ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جولائی ۲۰۱۰ء JULY 2010

درود تاج کی عظمت و افادیت

جنات کی رہائش گاہوں میں بھٹکتی روحیں...

درد کو سلب کرنے کا روحانی عمل

من پسند جگہ شادی کرنے کا روحانی فارمولہ

Rs.20/=

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

جولائی ۲۰۱۰ء JULY 2010

درودِ تاج کی عظمت وافادیت

جنات کی رہائش گاہ میں فیصلہ کن جنگ

درد کو سلب کرنے کا روحانی عمل

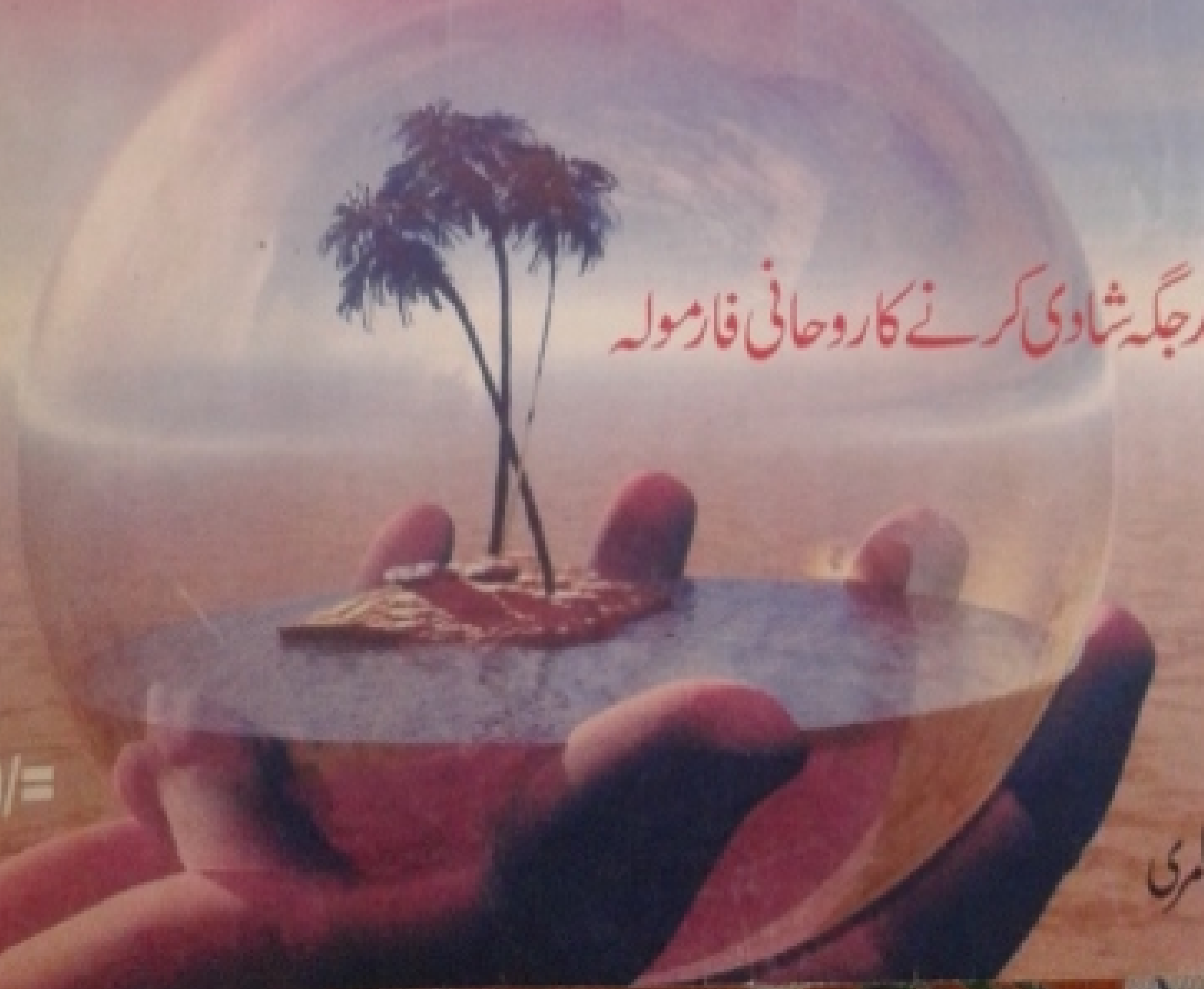

من پسند جگہ شادی کرنے کا روحانی فارمولہ

Rs.20/=

دانش عامری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جلد نمبر ۱۷

شمارہ نمبر ۷

جولائی ۲۰۱۰ء

سالانہ زرتعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے

۳۴۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۲۰ روپے

پاکستان سے

زرتعاون سالانہ 9 سوروپے انڈین

غیر ممالک سے

سالانہ زرتعاون 12 سوروپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں

7 ہزار روپے

لائف ممبری پاکستان میں

15 ہزار روپے انڈین

لائف ممبری غیر ممالک سے

25 ہزار روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
فیکس (01336) 224748

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ 'طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi

کیا اور کہاں

- اداریہ ۵
- مختلف پھولوں کی خوشبو ۶
- علاج بالقرآن ۱۱
- ذرا سوچیے ۱۲
- اسماء رحمۃ للعالمین ۱۳
- یا بصیر ۱۷
- استخارہ کی شرعی حیثیت ۱۹
- روحانی ڈاک ۲۱
- کرشماتِ جفر ۳۵
- عملیات حروف صوامت ۳۷
- علاج بذریعہ صدقات ۳۸
- مخزن العجائب ۳۹
- درود تاج کی عظمت وافادیت ۴۳
- شیطان کیا ہے؟ ۴۵
- اعلامیہ-۲۰ ۴۸
- گوشت کے فائدے نقصانات ۴۹
- کام کی باتیں ۵۱
- نومسلموں کی کہانی نومسلموں کی زبانی ۵۳
- اذان بتکدہ ۵۷
- جنات کی رہائش گاہ ۶۳
- عمر بھر کی تلخیاں ۶۷
- من پسند شادی کا فارمولہ ۷۰
- انسان اور شیطان کی کشمکش ۷۱
- قیامت نامے ۷۷
- خبرنامہ ۸۱
- آخری صفحہ ۸۲

بقلم خاص

سرکار دہشت گردی کو ختم کرنے میں سنجیدہ نہیں

جمعیۃ العلماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے فرمایا تھا کہ دہشت گردی کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں فرقہ پرستی کو بھی ختم کرنا چاہئے کیوں کہ ہمارے ملک کے لئے جتنی خطرناک دہشت گردی ہے اتنی ہی خطرناک فرقہ پرستی بھی ہے۔ مولانا کی یہ بات سولہ آنے سچ ہے جتنا نقصان ہمیں دہشت گردی سے پہنچ رہا ہے اتنا ہی نقصان ہمیں اور ہمارے ملک کو فرقہ پرستی سے بھی پہنچ رہا ہے۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ سرکار دہشت گردی کے خلاف آئے دن واویلا کرتی ہے اور فرقہ پرستی کے خلاف ایک حرف بھی اپنی زبان سے نہیں نکالتی اس کی وجہ یہ ہے کہ سرکار خود فرقہ پرستی کو فروغ دے رہی ہے۔ سرکار دہشت گردی کی بھی مخالف نہیں بلکہ دہشت گردی کی آڑ میں فرقہ پرستی کا مظاہرہ کرتی ہے اور مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے منصوبے بناتی ہے اور جب تک سرکار دہشت گردی کو ختم کرنے میں سنجیدگی اختیار نہیں کرے گی اور اصل دہشت گردوں کے چہروں سے نقاب اٹھا کر انہیں کیفر کردار تک نہیں پہنچائے گی ہمارے ملک سے دہشت گردی ختم نہیں ہوگی۔

ایل کے ایڈوانی جیسے فرقہ پرست لیڈروں کی یہ سوچ کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا لیکن ہر دہشت گرد مسلمان ہوتا ہے اپنا سا منہ لے کر رہ گئی ہے۔ حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سب ہندو برے نہیں ہیں لیکن سب ہندو اچھے بھی نہیں ہیں۔ اس ملک میں زیادہ تر ہندوؤں کی سوچ صاف ستھری ہے لیکن ایسے ہندوؤں کی تعداد بھی خاصی ہے جو فرقہ پرستی کا شکار ہیں اور جو تعصب اور تنگ نظری کی وجہ سے ایسے کام بھی کرتے ہیں جن پر یقیناً دہشت گردی کا اطلاق ہوتا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ دہشت گردی کا مظاہرہ کسی کی طرف سے بھی ہو، ہا ہو شک کی سوئی صرف مسلمانوں کی طرف گھومتی ہے۔ کاش ہماری سرکار انصاف سے کام لیتی اور فرقہ پرستی کی کیچڑ سے ابھر کر سوچتی تو اسے کچھ اور ہی نظر آتا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہماری تحقیقاتی ایجنسیاں اتنے طویل عرصہ تک اس تعصب اور تنگ نظری کا مظاہرہ کرتی رہیں ہیں جو انہیں وراثت میں ملا ہے۔ کئی بار یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مسجدوں میں اور درگاہوں میں جو بم نصب کئے گئے تھے یہ ان دہشت گردوں کا کارنامہ تھا جنہیں آر ایس ایس کی نظریہ سے تقویت ملی تھی۔ ۲۶ نومبر والی دہشت گردی میں عامر اجمل قصاب کو جو سزا سنائی گئی ہے وہ حق بجانب ہے۔ عامر قصاب جیسے لوگوں کے لئے سزائے موت سے بڑھ کر بھی اگر کوئی سزا ہوتی تو یہ اس سزا کا بھی مستحق ہے۔ جو انسان دوسروں سے زندہ رہنے کا حق چھینتا ہے وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کو زندہ رہنے کی مہلت دی جائے لیکن ہماری سرکار کو اس بارے میں بھی غور و فکر کرنا چاہئے کہ یہ عامر قصاب جیسے درندوں نے ہمت کر کے کرکرے کو کیوں موت کے گھاٹ اتارا۔ اگر یہ لوگ کسی لشکر طیبہ یا جیش محمد کے تربیت یافتہ لوگ تھے تو انہوں نے اس کرکرے کا قتل کیوں کیا جو فرقہ پرست ہندوؤں کی پول کھولنے کی خدمت انجام دے رہے تھے، کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم تو لشکر طیبہ اور جیش محمد کے خلاف شور و غل کرتے رہیں اور پردہ زنگاری کے پیچھے معشوق کوئی اور ہی ہو۔

عبادت گاہوں اور مسلم علاقوں میں بم کے دھماکوں کا آغاز ۲۰۰۶ء سے ہوا اور ناندیڑ میں بجرنگ دل کے کارکنان بم بناتے ہوئے ہلاک ہو گئے اس کے بعد اسی شہر میں شیو سینا کی شاکھا کا ایک رکن پٹاخوں کے گودام میں ہلاک ہو گیا۔ بجرنگ دل کے دو کارکنان ۲۰۰۸ء میں کانپور میں ہلاک ہوئے وہ بھی بم بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ سادھوی پرگیہ سنگھ نے ٹھیکری رنگا تن کے تہہ خانہ میں بم نصب کیا تھا جس کے دھماکہ سے سات افراد زخمی ہو گئے تھے۔ یہی گروپ دانش اور ہاکل میں ملوث تھا۔ اسی طرح ٹنکاسی میں تامل ناڈو پاپ لائن پر بم حملہ، جنوری ۲۰۰۸ء میں آر ایس ایس کے دفتر میں کیا گیا تھا، اور ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ جہادی مسلمانوں کی کارستانی ہے لیکن تحقیقات سے یہ انکشاف ہوا کہ اس میں بھی ہندو ملوث تھے۔ حال ہی میں یہ تحقیقات سامنے آئی ہیں کہ اجمیر میں جو بم دھماکے ہوئے تھے اس میں کئی ہندو ملوث ہیں اور ان کے خلاف بہت سست رفتار کے ساتھ کارروائی چل رہی ہے۔ پونہ بم دھماکے میں ہیڈلی کا ہاتھ تقریباً ثابت ہو چکا ہے اور انڈین مجاہدین کی قلعی بھی کھل گئی ہے، اندازہ یہ ہوتا ہے کہ یہ تنظیم بھی فرقہ پرست ہندوؤں اور بدنام زمانہ یہودیوں پر مشتمل ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہے دہشت گرد مسلمانوں میں بھی پیدا ہوتے ہیں اور ہندوؤں میں بھی، دہشت گرد عیسائی بھی ہو سکتے ہیں اور یہودی بھی اور یہ بھی طے ہے کہ دہشت گردی فرقہ پرستی کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ سرکار جب تک فرقہ پرستی کے خلاف اپنی آواز نہیں اٹھائے گی اور جب تک اصل دہشت گردوں کے خلاف کارروائی نہیں کرے گی تب تک اس ملک سے دہشت گردی ختم نہیں ہو سکتی۔ سرکار کو ہندو اور مسلمانوں کی تفریق کے بغیر تحقیقات کرنی چاہئے اور مجرم عامر قصاب ہو یا سادھوی اس کو پھانسی کے تختے پر لٹکا دینا چاہئے تاکہ ہمارا ملک دہشت گردی کی کارروائیوں سے محفوظ ہو جائے۔ عامر قصاب بے شک مجرم ہے لیکن عامر قصاب کو استعمال کس نے کیا اور کرکرے کا قتل کس کے اشاروں پر ہوا؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب سرکار کو تلاش کرنا چاہئے۔

مختلف پھول

حدیث مبارک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔

- سلام کا جواب دینا۔
- بحالت بیماری عیادت کرنا۔
- جنازے کے ساتھ جانا۔
- دعوت قبول کرنا۔
- چھینک کا جواب دینا (یعنی) چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا۔

بڑے لوگ

- بڑا بننا آسان ہے، بڑوں جیسے کام کرنے مشکل ہیں۔
- بڑے لوگ، چھوٹے کام کرنے سے نہیں، برے کام کرنے سے چھوٹے ہوتے ہیں۔
- بڑوں کو ہمیشہ چھوٹے لوگ بڑا بناتے ہیں۔
- چھوٹے لوگ، بڑے لوگوں کی ایک بڑی ضرورت ہیں۔
- بڑے لوگ اپنی بوئی ہوئی فصل کم ہی کاٹتے ہیں۔ اس کام کے لئے بھی انہیں کرائے پر بہت سے آدمی مل جاتے ہیں۔
- ہر بڑے آدمی سے بڑا اور چھوٹے آدمی سے چھوٹا موجود ہے۔ یوں ہر شخص بیک وقت بڑا بھی ہوتا ہے اور چھوٹا بھی۔
- چھوٹے لوگوں کو بڑے لوگوں کی عادتیں پڑ جائیں تو بہت تنگ کرتی ہیں۔
- بڑے سے بڑا آدمی بھی اس قبر میں سما جاتا ہے جس میں چھوٹے سے چھوٹا آدمی دفن ہوتا ہے۔
- بڑوں کی بڑائی انہیں نیچے نہیں دیکھنے دیتی، اسی لئے اکثر ٹھوکر کھا بیٹھتے ہیں۔
- اپنے قد سے بڑے نظر آنے والے کو غور سے دیکھیں اس کے پیچھے ضرور کوئی نہ کوئی سپورٹ ہوگی۔
- بڑے آدمی کی آمد پر چھوٹے لوگوں کے گھر تنگ نظر آتے ہیں اور چھوٹے آدمی کی آمد پر بڑے لوگوں کے دل۔

اقوال زریں

- منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکالو، جو کسی کو بری لگے۔
- ہمیشہ بڑوں کا احترام کرو اس سے تمہیں کامیابی حاصل ہوگی۔
- اگر کامیابی چاہتے ہو تو خوب محنت کرو۔
- منہ سے نکلی ہوئی بات کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح ہوتی ہے۔
- اپنے اعمال ایسے رکھو کہ قیامت کے دن جنت تمہاری منتظر ہو۔
- علم ایسی دولت ہے جو کبھی بھی ختم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہے۔
- علم کو کوئی چوری نہیں کرسکتا جب کہ دولت کے چوری ہونے کا ڈر رہتا ہے۔
- صرف دنیا کے لئے سامان نہ بناؤ، آخرت کے لئے بھی سامان کرتے رہو۔
- آخرت کی خوشی دنیا کی خوشی سے بڑھ کر ہے۔
- نظر آنے والی حقیقت ہمیشہ آدھی ہوتی ہے۔

کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

● تھوڑا تھوڑا ہو کر بہت ہو جاتا ہے اور قطرہ قطرہ مل کر دریا بن جاتا ہے۔

● نالائقوں کے پاس بیٹھ کر کوئی لائق نہیں بنتا۔

زندگی

ہندوستان کے شاعر جاوید اختر کی بات سچ ہے کہ زندگی ہے تو خیال ہیں، خیال ہیں تو خواب ہیں، خواب ہیں تو منزلیں ہیں، منزلیں ہیں تو راستے ہیں، راستے ہیں تو فاصلے ہیں، فاصلے ہیں تو مشکلیں ہیں اور مشکلیں ہیں تو حوصلے اور ارادے ہیں اور زندگی کی خوشیوں اور خوب صورتیوں کا سارا تعلق ہی ارادوں اور جذبوں سے ہے۔

سنہری الفاظ

● مجھے وہ دوست پسند ہے، جو محفل میں میری غلطیاں چھپائے اور تنہائی میں میری غلطیوں پر تنقید کرے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

● اگر تم اسے نہ پا سکو جسے تم چاہتے ہو تو اسے ضرور پالینا جو تمہیں چاہتا ہے۔ کیونکہ چاہنے سے چاہے جانے کا احساس زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

● کبھی زندگی میں کسی کیلئے مت رونا کیونکہ وہ تمہارے آنسوؤں کے قابل نہیں ہوگا اور جو اس قابل ہوگا وہ تمہیں رونے نہیں دے گا۔

● بڑی کتابیں تجربہ کار عورتوں کی طرح ہوتی ہیں۔ جب تک آپ کا تجربہ ان کے ہم پلہ نہیں ہوتا، آپ انہیں نہیں سمجھ سکتے۔

● خوبصورت ہونا اہم نہیں، اہم ہونا خوبصورتی ہے۔

● دوست وہ ہے جو آپ کو اس وقت بھی نہ چھوڑے جب سب آپ کو چھوڑ چکے ہوں۔

● رحم کرو کیونکہ رحم کردار کو خوبصورت بناتا ہے۔

● حسن کی ایک جھلک اس پوری کتاب پر بھاری ہوتی ہے جو اس حسن کو بیان کرنے کے لئے لکھی جاتی ہے۔

● سخت گیر سے سخت گیر حکمراں بھی ایسی زنجیر تلاش نہیں کرسکتے جو ذہنوں کو جکڑ سکے۔

● کوئی ایسی دلیل مت دو جس سے سامنے والا گھائل ہو جائے اس لئے دلیل کو اپنے پاس رکھو اور بندے کو تو بچالو۔

● کچھ لوگ چاند کی طرح ہوتے ہیں جو صرف اندھیرے میں چمکتے ہیں۔

لفظوں کی پھوار

● شہرت وہ ہے جو مرد اور عورتیں ہمارے بارے میں سوچتے ہیں اور کردار وہ ہے جو خدا اور فرشتے ہمارے بارے میں جانتے ہیں۔

● ہم جتنے بلند ہوجاتے ہیں اتنے تنہا بھی ہوجاتے ہیں، تمام بلندیاں سرد ہیں۔

یہ دنیا اس جوشیلے آدمی کی ہے جو ٹھنڈا رہتا ہے۔

● اکثر بہادری کا امتحان مرنے سے نہیں جینے سے ہوتا ہے۔

فکرونظر

● کچھ چیزیں انجوائے کرنے کے لئے ہوتی ہیں، مگر کچھ چیزیں محسوس کی جاتی ہیں، جیسے "سچی محبت، گہری شاعری، پھولوں کی خوشبو، آنسوؤں کی کہانی، ہونٹوں کی مسکراہٹ۔"

● ہر انسان قدرتی خوبصورتی اور کشش رکھتا ہے۔

- ظاہری خوبصورتی سے بڑھ کر سچے جذبات ہی خوبصورتی ہیں۔
- ضروری نہیں شاعری کرنے والا ہر کوئی محبت و بے وفائی کا مارا ہو کچھ شاعری اپنی محبت کو پانے کے لئے بھی کی جا سکتی ہے۔
- کسی کو کچھ دینا ہے تو چاند کی چاندنی دو، پھولوں کی خوشبو دو، اپنی روح کا سکون دو، اپنے دل کی دھڑکن دو، یہ سب وہی دے سکتا ہے جو سچے جذبات رکھتا ہو وہ جانتا ہے یہ سب کیسے دے۔
- کسی دامن میں پڑے کانٹے چن لو اور بدلے میں پھول ڈال دو۔
- سچی محبت وہ ہے، جو تمہاری روح میں سما جائے اور اس کی خوشبو آئے۔
- دنیا میں وہ انسان سب کچھ رکھتا ہے جسے سچی محبت حاصل ہو۔
- محبت چیزوں سے نہیں بلکہ دلوں اور روحوں سے ہوتی ہے۔
- محبت میں جنوں نہ ہو تو وہ ریاکاری بن جاتی ہے۔ محبت میں سچائی لازمی شرط ہے اور اعتماد ضروری ہے۔

شمع فروزاں

- آدمی اعمال کا عوض نہ چاہے، یہ اخلاص ہے۔
- طالب دنیا کو پڑھانا ڈاکو کے ہاتھ میں تلوار فروخت کرنا ہے۔
- اگر آنکھیں روشن ہوں تو ہر روز، روز محشر ہے۔
- نیک چلن ہونا اعلیٰ درجے کی خوبی ہے۔
- نظر اس وقت تک پاک ہے جب تک جھکی رہے۔
- جو تیرے سامنے دوسروں کی برائی کرتا ہے، وہ دوسروں کے سامنے تیری برائی کرے گا۔
- صبر کرنے والے کے غصہ سے ڈرتے رہو۔
- کسی کا دل نہ دکھا، تیرے پہلو میں بھی دل ہے۔
- پہلے قہقہے سے آخری مسکراہٹ بہتر ہے۔
- آنسو بہت سستے ہیں، سو تحفتاً مل جاتے ہیں۔
- کسی کے غصے میں کہے کلام کو مت بھولو۔
- زندگی سفر ہے اسے مکمل کرو۔

مسکراہٹ

- مسکراہٹ محبت کی زبان ہے۔
- مسکراہٹ پتھر دل کو موم کر دیتی ہے۔
- مسکراہٹ روح کو شگفتہ اور پائیدار رکھتی ہے۔
- مسکراہٹ دلوں کو جیتنے کا واحد ذریعہ ہے۔
- مسکراہٹ زندہ دلی کا نام ہے۔
- مسکراہٹ شدت غم کو چھپاتی ہے۔

اچھے موتی

- کسی کی برائی کرنے سے پہلے یہ سوچ لو کہ کوئی آپ کی برائی بھی کر رہا ہوگا۔
- ہر کسی سے احسن طریقے سے پیش آؤ تاکہ مرنے کے بعد لوگوں کی یادوں میں آپ لمبی عمر جیو۔
- اگر علم ہے تو عمل بھی کرو کیونکہ عمل کے بغیر علم اور علم کے بغیر عمل بے ذائقہ پھل کی مانند ہے۔
- دوسروں کے عیبوں کو تلاش کرنے سے پہلے اپنے عیبوں کو تلاش کرو تمہاری زندگی سنور جائے گی۔
- اگر کوئی اچھا کام کیا ہے تو اس کا اجر دنیا میں پانے کی تمنا مت کرو بے شک آخرت میں اس کا اجر بہتر ہوگا۔

بڑے لوگوں کی باتیں

- بڑے لوگوں کے آنے پر چھوٹے لوگ اس لئے بچھ جاتے ہیں کہ ان کے گھروں میں قالین نہیں ہوتے۔
- بڑا آدمی گرے تو اسے زیادہ تکلیف اس لئے ہوتی ہے کہ وہ چھوٹے آدمی کی نسبت زیادہ بلندی سے گرتا ہے۔
- کوئی آدمی اس وقت تک بڑا نہیں کہلا سکتا۔ جب تک وہ کسی کو فائدہ یا نقصان پہنچانے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔
- بڑے لوگ چھوٹی غلطیاں نہیں کرتے۔
- بڑے لوگوں کی سخاوتیں بھی چھوٹے لوگوں کی جیبیں کاٹ کر ہوتی ہیں۔
- لوگ لیڈروں کے پیچھے چلتے ہیں، لیڈر اپنی خواہشات کے۔
- قبرستان ایسے ہی لوگوں سے بھرے پڑے ہیں جن کا خیال تھا کہ دنیا کا ان کے بغیر کیسے گزارہ ہوگا۔؟

- عہدے لوگوں کو بڑا نہیں بناتے، ہاں ان کے چھوٹے پن کو ضرور ظاہر کر دیتے ہیں۔

مہکتی کلیاں

- جیسی محبت آپ اپنے ماں باپ سے کریں گے ویسی ہی محبت آپ کی اولاد آپ سے کرے گی۔
- ضمیر ہمارے اندر ایک آواز ہے، جو ہمیں خبردار کرتی ہے کہ کوئی ہمیں دیکھ رہا ہے۔
- لوگ موت سے تو ڈرتے ہیں لیکن زندگی کا ایک تہائی حصہ سو کر گزار دیتے ہیں۔
- وقت تیزی سے پرواز کر رہا ہے اگر تم نے اس کا ساتھ نہ دیا تو یہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائے گا۔
- غرور، حسد، لالچ وہ شعلے ہیں جنہوں نے انسانوں کے دلوں کو جلا کر خاکستر کر دیا ہے۔
- کمینے آدمی سے اپنی حاجت بیان کرنا بیابان میں مچھلی تلاش کرنا ہے۔

کام کی باتیں

- دوست وہی ہے جو صرف تعریف نہ کرے بلکہ دوست کی خامیاں بھی گنوائے۔
- دوست اسے سمجھ جو تیرے سامنے تیرے عیب تجھ پر ظاہر کر کے تجھے تنبیہ کرے اور تیرے پیچھے لوگوں میں تیری تعریف کرے اور مصیبت کے وقت تیری ہمراہی کرے۔
- محبت اشتہار نہیں اعتبار اور اظہار مانگتی ہے۔
- جھوٹی انا کے مضبوط خول کو صرف محبت ہی توڑتی ہے۔
- محبت کے رنگوں میں سب سے گہرا رنگ جدائی کا ہوتا ہے۔
- دنیا میں بہت کم لوگ ہیں، جن سے ہم محبت کرتے ہیں مگر ان سے بھی کم لوگ ایسے ہیں جو ہم سے محبت کرتے ہیں۔
- محبت ہمیشہ سیرت سے کرنی چاہئے، کیونکہ خوبصورت چہرے اکثر دھوکا دیتے ہیں۔ جیسے بعض خوبصورت سرورق والی کتابیں رقم اور وقت دونوں ضائع کرتی ہیں۔

انمول باتیں

- صبر ہمیشہ امید رکھ کر کیا جاتا ہے۔
- زندگی گزارنے کے لئے بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ہمیں بغیر پیسہ خرچ کئے مل جاتی ہیں۔ مثلاً پیار، سکون، محبت، نفرت وغیرہ۔
- چہرہ دل کی کتاب ہوتا ہے۔
- زندگی کو چلانے کے لئے امید اور خوشی کی ضرورت ہوتی ہے۔
- انسان کی زندگی کی سب سے بڑی سچائی بے یقینی اور بے چارگی ہے۔
- موت لافانیت سے فانیت کی طرف ایک راستہ ہے۔
- ہر دن کو اپنی زندگی کا آخری دن سمجھ کر گزارو اس طرح تم گناہوں سے دور ہوتے جاؤ گے۔

سنہری باتیں

- جب موت ہمیں اپنے وقت میں سے ایک لمحہ بھی نہیں دیتی تو ہم کیوں موت کو اپنی زندگی سے کوئی لمحہ دیں۔
- زندگی بذات خود جینے کے قابل نہیں، اسے جینے کے قابل بنانا پڑتا ہے۔
- انسان دنیا کے سمندروں میں تنکے کی طرح بہا چلا جانے کے لئے نہیں پیدا ہوا بلکہ اس لئے بھیجا گیا ہے کہ ملاح کی طرح موجوں کا مقابلہ کرتا ہوا اوروں کو بھی پار اتارنے کی کوشش کرے۔
- زندگی وقت کو کھا جاتی ہے، زمانے نگل جاتی ہے، کبھی کبھی صدیاں ہڑپ کر جاتی ہے اور ٹس سے مس نہیں ہوتی اور کبھی کبھی ایک لمحے میں کئی انقلاب برپا کر جاتی ہے۔
- زندگی میں بہت سے خوب صورت موڑ آتے ہیں مگر ہر موڑ کو منزل تو نہیں بنایا جا سکتا۔
- زندگی کے آدھے غم انسان دوسروں سے توقعات وابستہ کر کے خریدتا ہے۔
- زندگی کا کوئی لمحہ، کوئی ساعت بھی آرزو سے خالی نہیں۔
- زندگی ایک سراب ہے، جس کے پیچھے ہم بھاگتے ہیں اور موت حقیقت ہے جسے ہم فراموش کئے ہوئے ہیں۔

اقوال حضرت علی کرم اللہ وجہ

● ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے جو اس کے اندر ہے۔ معافی دینے کا حق اسی کو ہے جو سب سے زیادہ سزا دینے پر قادر ہے۔

● ضد اور ہٹ دھرمی صحیح رائے کو دور کرتی ہے۔

● تمہاری وہ خاموشی جس کے بعد تم سے بات کرنے کی خواہش پیدا ہو جائے، تمہارے اس کلام سے بہتر ہے۔ جس کے بعد تم کو خاموش کر دیا جائے۔

● اپنا حق لینے میں کبھی کوتاہی نہ کرو البتہ دوسروں کے غصب حقوق سے بچو۔

● ضرورت کے لئے اللہ کو پکارنے والا دونوں حالتوں میں اللہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ ضرورت پوری ہونے پر اور ضرورت پوری نہ ہونے پر۔

● کسی کے منہ پر تعریف کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔

● خوبصورتی کپڑوں سے نہیں، علم و ادب سے ہوتی ہے۔

● یہ ایام تمہاری زندگی کے صفحات ہیں ان کو اچھے اعمال سے زینت بخشو۔

منتخب اشعار

بے بسی کے سامنے آجائیں گے منظر کئی
ایک بوڑھے باپ کی آنکھوں میں پل کر دیکھئے

●

انا کی جنگ میں ہم جیت تو گئے لیکن
پھر اس کے بعد بہت دیر تک نڈھال رہے

●

برسات میں تالاب تو ہو جاتے ہیں کم ظرف
باہر کبھی آپے سے سمندر تک ہوتا

●

وقت کے پاس نہ آنکھیں ہیں نہ احساس نہ دل
اپنے چہرے پہ کوئی درد نہ تحریر کرو

●

سبق ملا ہے یہ اپنوں کا تجربہ کر کے
وہ لوگ پھر بھی غنیمت تھے جو پرائے تھے

●

آؤ تعلقات کو کچھ اور نام دیں
یہ دوستی کا نام تو بدنام ہوگا

●

جس کو بھی دیکھئے ملتا ہے بناوٹ لے کر
اب وہ پہلی سی محبت کہاں انسانوں میں

رہنما باتیں

● زندگی ایک سمندر کی طرح ہوتی ہے جہاں پر لہر کسی آزمائش سے کم نہیں ہوتی۔

● کسی ادارے کو نااہل لوگ تباہ نہیں کرتے، بلکہ وہ لوگ تباہ کرتے ہیں جو کچھ کامیابی حاصل کر کے اس کو بہت کچھ سمجھ کر بیٹھ جاتے ہیں اور مزید ترقی کا راستہ روک دیتے ہیں۔

● ہمیں زندگی کے صدمات کو برداشت کرنے کا حوصلہ رکھنا چاہئے کیونکہ انہی صدموں کی بدولت ہم اپنی کامیابیوں کے متعلق بہتر انداز میں سوچ سکتے ہیں۔

موتی مالا

● اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے کچھ لے کر اور کسی کو کچھ دے کر آزماتا ہے۔

● غیبت، حرص، حسد اور تکبر کی دنیا سے باہر نکل کر کسی کی مدد کر کے دیکھیں، آپ یہ جان کر حیران رہ جائیں گے کہ آپ کی زندگی حسین ترین بن جائے گی۔ اور آپ کو حقیقی سکون میسر آئے گا۔

● برداشت! عقل مند آدمی کا وہ صبر ہے۔ جس کا مظاہرہ وہ جاہل کی باتیں سنتے وقت کرتا ہے۔

● کسی کا دل مت دکھاؤ کیونکہ دکھی دل کی فریاد آسمانوں کا سینہ چیر دیتی ہے۔

● آنکھیں مسکراتی ہیں تو کائنات کی تمام معصومیت جذب کر لیتی ہیں، روتی ہیں تو عرش کو ہلا دیتی ہیں۔

قسط نمبر ۱۳۲

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ مرسلات

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ مرسلات قرآن حکیم کی ۷۷ ویں سورۃ ہے۔

● اگر کسی کے دانتوں میں تکلیف رہتی ہو۔ دانتوں سے رطوبت بہتی ہو، دانتوں میں بدبو پیدا ہوگئی ہو، یا دانتوں میں درد رہتا ہو تو سیاہ مرچ پیس کر ان پر سورۂ مرسلات کی یہ آیت سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے دانتوں پر ملنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ کم سے کم اس عمل کو ۷ دن یا ۲۱ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ دانتوں کی تمام تکالیف سے نجات ملے گی۔

آیات یہ ہیں۔ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ○ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ○ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ○ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ○ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ○ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ○ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ○

● اگر کان میں درد ہو تو ان ہی آیات کا روغن بادام پر سات مرتبہ دم کر کے کان میں ٹپکانا مفید ثابت ہوتا ہے۔

● اگر کسی شخص کی یہ خواہش ہو کہ اس کے دشمن کا رعب اور دبدبہ خاک میں مل جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ ۱۳۰ سو مرتبہ ان آیات کو ۱۳ دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ دشمن کی عزت و وقار اور اس کا رعب خاک میں مل جائیگا اور اس کی رسوائی ہوگی۔

آیات یہ ہیں۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ○ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ○ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ○ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ○ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ○ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ○ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ○ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ○ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ○

ان آیات کو پڑھ کر سجدے میں جا کر دشمن کی تباہ و بربادی کی دعا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد اس کا رعب اس کا دبدبہ اور اس کا وقار ختم ہوجائے گا۔ اس عمل کو زوال ماہ میں شروع کریں اور زوال کے وقت پڑھیں تو بہتر ہے۔

● اگر کسی عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو تو عورت خون حیض سے پاک ہوجائے اور غسل کرے تو اس کی پیشانی پر عرق گلاب میں کالی روشنائی گھول کر یہ آیات ایک بار لکھ دیں۔ اور اسی حالت میں عورت کے ساتھ شوہر مقاربت کرے۔ اگلے دن غسل کے بعد مندرجہ ذیل نقش لال کپڑے میں پیک کر کے عورت کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔ آیات یہ ہیں۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ○ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ○ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۷۴	۸۷۶	۸۷۹	۸۶۵
۸۷۸	۸۶۶	۸۷۱	۸۷۷
۸۶۷	۸۸۱	۸۷۳	۸۷۰
۸۷۵	۸۶۹	۸۶۸	۸۸۰

سورۂ مرسلات کا ایک بار پڑھنا مغرب کی نماز کے بعد برے خوابوں سے محفوظ رکھتا ہے اور عشاء کی نماز کے بعد پڑھنا احتلام سے محفوظ رکھتا ہے۔

سورۂ مرسلات کا نقش غائب کو بلانے کے لئے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو لکھ کر مفرور کا نام مع والدہ لکھ کر گھر میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ مفرور واپس آجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۶۵۸	۱۷۶۶۱	۱۷۶۶۴	۱۷۶۵۱
۱۷۶۶۳	۱۷۶۵۲	۱۷۶۵۷	۱۷۶۶۲
۱۷۶۵۳	۱۷۶۶۶	۱۷۶۵۹	۱۷۶۵۶
۱۷۶۶۰	۱۷۶۵۵	۱۷۶۵۴	۱۷۶۶۵

(باقی آئندہ)

ذرا سوچئے

مولانائے رومؒ اپنی مثنوی میں ایک حکایت لکھتے ہیں کہ کسی شہر میں ایک نہایت بدآواز مؤذن رہتا تھا۔ اس کی آواز اس قدر بھیانک اور وحشتناک تھی کہ لوگ اسے سن کر ڈر جاتے تھے۔ آخر سارے بستی والوں نے مل جل کر اس کے لئے چندہ جمع کر دیا، اور اس سے منت سماجت کی کہ وہ کسی اور شہر کو مشرف فرمائیں۔ اتفاق سے ایک قافلہ مکہ معظمہ کو جانے والا ادھر سے گزرا۔ مؤذن صاحب اس کے ہمراہ ہو گئے۔ راستہ میں ایک منزل ایسے مقام پر پیش آئی جہاں ہر طرف کافر ہی آباد تھے۔ یہ مؤذن صاحب اپنی آواز پر خود عاشق تھے، فوراً اذان دینے کھڑے ہو گئے۔ ان کی اذان کے بعد بستی کا ایک کافر رئیس ان کی تلاش میں بہت سے تحفے تحائف لے کر آیا، اور ان کی خدمت میں پیش کیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔؟ اس نے کہا کہ "میری ایک ہی لڑکی ہے جسے میں جان سے عزیز رکھتا ہوں، وہ مدت سے اسلام کی جانب مائل ہو رہی تھی، سمجھانے، بجھانے، روکنے کی ہر تدبیر کر کے میں تھک چکا تھا اور وہ اپنی ہٹ سے باز نہیں آتی تھی، آج آپ کے مؤذن نے جس بھیانک اور وحشت انگیز آواز سے اذان دی، اسے سن کر وہ ڈر گئی اور اسے اختلاج ہونے لگا۔ یہ موقع پا کر میں نے اسے سمجھایا، کہ یہی اس دین والوں کی پکار ہے۔ جس کی طرف تیرا دل مائل ہے۔ پہلے تو اس نے یقین نہیں کیا۔ لیکن جب یقین ہو گیا تو اس وقت سے اس کا دل خود بخود اسلام کی جانب سے ہٹ گیا ہے، اور اب وہ اپنے قدیم دین پر قائم ہے۔ آپ کے مؤذن صاحب کا میرے اوپر یہ ایسا زبردست احسان ہے، جس کا معاوضہ میں ادا ہی نہیں کر سکتا۔"

یہ کوئی ہنسنے ہنسانے والا لطیفہ نہیں، درد و عبرت کا سامان رکھنے والا موعظہ ہے۔ اپنی حالت پر غور کیجئے، اپنی زندگی کا محاسبہ کیجئے، اپنے طرز عمل کا جائزہ لیجئے کہ کہیں آپ تو وہ بدآواز مؤذن نہیں؟ کہیں آپ ہی تو اپنی بدآوازیوں سے، اپنی ہی سامعہ خراش نہیں، دل خراش تقریروں اور گفتگوؤں سے لوگوں کے دلوں کو اسلام سے نہیں پھیر رہے ہیں۔؟ کہیں آپ ہی تو اپنی بھیانک صداؤں اور وحشت انگیز آوازوں سے دلوں میں نفرت و وحشت نہیں پیدا کر رہے ہیں۔؟ کہیں آپ ہی تو اپنی بدکرداریوں اور بدنمائیوں سے اسلام کو رسوا و بدنام نہیں کر رہے ہیں۔؟ کہیں آپ ہی کی نظموں اور لطیفہ سنجیوں، رزولیوشنوں اور ہنگامہ آرائیوں کو سن کر اور پڑھ پڑھ کر تو ایسا نہیں ہو رہا ہے کہ بڑھتے ہوئے قدم پھر واپس ہوتے جاتے ہیں، دل گرم ہو ہو کر پھر سرد پڑ جاتے ہیں، کشش پیدا ہو ہو کر پھر ماند پڑتی جاتی ہے۔؟

آج آپ نے اپنی زندگی کا کونسا رخ، کونسا شعبہ، کونسا پہلو غیروں کے سامنے ایسا پیش کیا ہے، جس پر وہ اپنے دین کو چھوڑ کر آپ کے گروہ میں شامل ہونے کو بڑھیں۔؟ آج آخر وہ کس چیز میں آپ کو اپنے سے ممتاز پا سکتے ہیں۔؟ دیانت میں، امانت میں، سچائی میں، خلوص میں، پاکبازی میں، پارسائی میں، قناعت میں، پاک نظری میں، یکدلی میں، فیاضی میں، خداترسی میں، مزاج کی نرمی میں، برداشت مصائب میں، تمام اخلاقی فضائل میں، آخر کونسا جوہر آپ میں موجود رہ گیا ہے، جسے دیکھ کر وہ آپ کی طرف شوق و اشتیاق، رغبت و عقیدت کے ساتھ لپکیں۔؟ آپ کی "بدآواریاں" بیگانوں کو اپنانے والی ہیں، یا اس کے برعکس اور اپنوں کو بھی بیگانہ بنانے والی۔؟ اگر اسلام (نعوذ باللہ) صرف اسی قدر ہے، جو ہمارا اور آپ کا اسلام ہے، تو آخر اس اسلام کے کس پہلو پر کفر کو رشک آئے۔؟

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

قسط نمبر: ۵۰

سیدنا قدمایا صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا قدمایا بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں سب سے پہلے چونکہ حق تعالیٰ نے اس کائنات کو بنانے سے پہلے سب سے پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا تھا اس لئے آپ کو "قدمایا" کہا جاتا ہے۔ اس کے اعداد ۱۵۲ ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسم مبارک بھی بہت برکت والا ہے۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بھاری مصیبت کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کا ورد عشاء کی نماز کے بعد ۴۱ سو مرتبہ کیا کرے۔ انشاء اللہ ۴۰ دن میں کیسی بھی مصیبت ہوگی اس سے چھٹکارا مل جائے گا۔

□ جو شخص لوگوں کی نظروں میں مقبول اور محبوب بننا چاہے تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر کے بعد اس اسم مبارک کا ورد ۱۵۲ مرتبہ کیا کرے۔

□ اس اسم مبارک کا نقش تسخیر خلائق میں، مصیبت سے نجات دلانے میں اور نحوستوں کو ختم کرنے میں موثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰	۴۴	۴۱	۳۷
۴۲	۳۶	۳۱	۴۳
۳۵	۳۹	۴۶	۳۲
۴۵	۳۳	۳۴	۴۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۴	۴۶	۵۲
۴۸	۵۱	۵۳
۵۰	۵۵	۴۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، یا ض ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴	۳۶	۳۹	۳۳
۳۰	۴۲	۳۵	۴۵
۳۷	۴۳	۳۲	۴۰
۴۱	۳۱	۳۶	۴۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۲	۵۳	۴۷
۴۶	۵۱	۵۵
۵۴	۴۸	۵۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا

ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۱	۳۷	۳۰	۴۴
۳۱	۴۳	۴۲	۳۶
۴۶	۳۲	۳۵	۳۹
۳۴	۴۰	۴۵	۳۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۷	۵۳	۵۲
۵۵	۵۱	۴۶
۵۰	۴۸	۵۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، خ، ل، ع، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵	۴۳	۳۴	۳۰
۳۵	۳۹	۴۶	۳۲
۴۲	۳۶	۳۱	۴۳
۳۰	۴۴	۴۱	۳۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۷	۵۵	۵۰
۵۳	۵۱	۴۸
۵۲	۴۶	۵۴

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۱۵۲ مرتبہ "سیدنا قدمایا صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر دگنی ہوجائے۔

سیدنا الشمال صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا الشمال بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں جائے پناہ۔ چونکہ امت مسلمہ کو میدان حشر میں آپ ہی کے زیر سایہ پناہ نصیب ہوگی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "الشمال" کہا جاتا ہے۔ اس اسم مبارک کے اعداد ہیں ۵۷۱۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہے اور اس مصیبت سے اس کو کسی بھی طرح چھٹکارا نصیب نہ ہو رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ عصر کی نماز کے بعد ۵۷۱ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے اور اس عمل کو لگاتار ۷ دن تک کرے۔ انشاء اللہ مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شدید مرض میں مبتلا ہو اور مرض کی شدت دن بہ دن بڑھ رہی ہو تو اس اسم مبارک کا ورد صبح شام اس کو ۶۷۱ مرتبہ کرکے اپنے سینے پر دم کرنا چاہئے اور اگر وہ کسی وجہ سے خود نہیں پڑھ سکتا تو دوسرے کسی شخص کو پڑھ کر اس پر دم کرنا چاہئے۔ انشاء اللہ مرض میں افاقہ ہوگا اور رفتہ رفتہ تندرستی نصیب ہوجائے گی۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم مبارک کا ورد گردشوں اور نحوستوں سے بھی نجات دلاتا ہے، گردشوں اور نحوستوں کے دور میں اس اسم مبارک کو ہر فرض نماز کے بعد چودہ مرتبہ اس وقت تک پڑھنا چاہئے۔ جب تک گردشوں اور نحوستوں سے نجات نہ مل جائے۔

□ اس اسم مبارک کا نقش مصیبتوں کو دفع کرنے، گردشوں اور نحوستوں سے نجات دلانے اور موذی امراض سے شفا دلانے میں بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، ش، م، یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۵	۱۴۹	۱۳۵	۱۳۲
۱۳۶	۱۴۱	۱۳۶	۱۴۸
۱۴۰	۱۴۳	۱۵۱	۱۳۷
۱۵۰	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۹۱	۱۸۶	۱۹۴
۱۹۳	۱۹۰	۱۸۸
۱۸۷	۱۹۵	۱۸۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۸	۱۴۳	۱۴۱	۱۳۹
۱۵۰	۱۴۰	۱۳۶	۱۳۵
۱۴۳	۱۳۷	۱۴۸	۱۴۴
۱۳۹	۱۵۱	۱۳۶	۱۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۷	۱۹۲	۱۹۱
۱۹۳	۱۹۰	۱۸۶
۱۸۹	۱۸۸	۱۹۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۹	۱۳۵	۱۴۴	۱۳۵
۱۴۱	۱۳۶	۱۴۸	۱۳۶
۱۴۳	۱۴۰	۱۳۷	۱۵۱
۱۳۸	۱۵۰	۱۴۳	۱۳۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۹۱	۱۹۳	۱۸۷
۱۸۶	۱۹۰	۱۹۵
۱۹۴	۱۸۸	۱۸۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، خ، ل، ع، یا غ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۴۴	۱۳۹	۱۳۸	۱۵۰
۱۳۷	۱۵۱	۱۴۳	۱۴۰
۱۴۸	۱۳۶	۱۴۱	۱۳۶
۱۴۴	۱۳۵	۱۳۹	۱۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۹	۱۹۵	۱۸۷
۱۸۸	۱۹۰	۱۹۳
۱۹۴	۱۸۶	۱۹۱

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سیدنا "المشان صلی اللہ علیہ وسلم" ۱۰۵ مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان نقوش کی قوت وتاثیر دگنی ہوجائے۔مردوں کو اس بات کی تاکید کردیں کہ نقش داہنے بازو پر باندھیں اور عورتوں کو اس بات کی تاکید کریں کہ نقش بائیں بازو پر باندھیں ورنہ گلے میں ڈالیں۔(باقی آئندہ)

●●●●●

(آل انڈیا) **ادارہ خدمت خلق دیوبند** (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) **DEOBAND**

گذشتہ ۳۰ برسوں سے بلا تفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

نئی منصوبہ بندی

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مالی مدد، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ جس کی تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ عنقریب منظر عام پر آئے گی۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۰ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب وملت سے اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ انسانیت کے نقطۂ نظر سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 01910100118 6 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد فون پر اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔ یا اس فون پر ایس ایم ایس کر دیں 9897916786 آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

اعلان کنندہ

(رجسٹرڈ کمیٹی) **کُل ہند ادارہ خدمت خلق دیوبند**

پن کوڈ 247554 فون نمبر 9897916786

یَا بَصِیرُ

ڈاکٹر افتخار وارث

اس اسم اعظم کے ذاکر سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی

اسم یا بصیر کے لغوی معنی تمام چیزوں کو دیکھنے والے کے ہیں۔ جب یہ اسم الٰہی کی صورت میں سامنے آتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ ذات جو اپنی مخلوق کی ہر ظاہر و پوشیدہ فعل اور عمل کو دیکھ رہی ہے۔ اس اسم کے اعداد ۳۰۲ ہیں اور اس کے موکل کا نام شرطیائیل ہے۔ جس کے تحت ۳۰۲ افسر فرشتے مقرر ہیں جس میں سے ہر ایک ۳۰۲ صفوں کا حاکم ہے اور ہر صف میں ۳۰۲ فرشتے ہیں۔ اسم "یا بصیر" کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ میرے نانا پیر فضل شاہ المعروف سائیں روڑاں والی سرکار اپنے ملفوظات میں لکھتے ہیں کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس اسم پاک کے عامل پر زمین اور آسمان کے تمام راز منکشف ہوجاتے ہیں، دنیا کی کوئی رکاوٹ اس کی نظر میں خلل نہیں ڈال سکتی، وہ ہزاروں دور تک دیکھ سکتا ہے اور چاہے تو ہزاروں میل دور جو کچھ غلط ہو رہا ہے اس کو روک سکتا ہے۔ اس کا موکل حاضر ہوکر ذاکر کو دو خلعتیں عطا کرتا ہے، ایک ظاہری اور دوسری باطنی۔ ظاہری۔ ظاہری خلعت یہ ہے کہ ذاکر جو فعل کرتا ہے دیکھ بھال کر حقیقت پر نظر رکھ کر کرتا ہے اور خلعت باطن یہ ہے کہ دین و آسمان کی تمام پوشیدہ باتیں اس کو معلوم ہوجاتی ہیں۔ اس کے لئے لوگ ایک کھلی کتاب بن جاتے ہیں، جس کی وہ سطر سطر پڑھ سکتا ہے، سائل اس کے پاس آتا ہے وہ اس کے سوال سے پہلے اس کو عطا کردیتا ہے اور اگر میں کہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بعد اس صفت کو سب سے زیادہ جس نے ظاہر کیا وہ نبی آخر الزماں حضرت محمدؐ ہیں تو غلط نہ ہوگا۔ جو شخص کسی پوشیدہ مراد کے بارے میں معلوم کرنا چاہے اور وہ پوشیدہ امر چاہے زمینی ہو یا آسمانی اگر وہ اس اسم پاک کی مداومت کرے تو کوئی راز اس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ اس کا ورد کرنے کے اور نقش پاس رکھنے سے کشف کی نعمت حاصل ہوتی ہے، اہل تحقیق فرماتے ہیں کہ جو شخص اس اسم کا ورد کرے اور اپنی نظر کو عیوب خلق اور امر خلاف شرع سے روکے تو اللہ تعالیٰ اسے ظاہری اور باطنی بینائی عطا فرماتے ہیں۔ اس اسم مبارک کی عظمت یہ ہے کہ اس کی برکت سے انبیاء علیہم السلام کو دیدار الٰہی کی نعمت حاصل ہوئی اور اولیائے کرام کا مقرب بارگاہ الٰہی ہوئے۔ اس اسم کے ذاکر سے کوئی غیر معقول حرکت سرزد نہیں ہوسکتی بلکہ اس کی آنکھ میں ایک خاص قوت پیدا ہوجاتی ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور حقیقت جان لیتا ہے۔ مراقبہ کرے تو ان اسرار خفیہ سے پردہ اٹھتا ہے جسے جان کر ذاکر کی قوت ایمانی بڑھ جاتی ہے۔ اس اسم کے ذاکر کے دل کی آنکھ اللہ کھول دیتا ہے اور وہ جب کسی شئے کو دیکھتا ہے تو اس کی حقیقت اس پر عیاں ہوجاتی ہے۔ تنہائی میں رہ کر اس اسم کا ورد کرنے والا ہر قسم کی برائی سے دور رہتا ہے۔ جن لوگوں کو آنکھ میں جالے کا مرض لاحق ہوجائے انہیں چاہیے کہ اس اسم پاک کو ایک سفید کاغذ پر اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر اس کے درمیان میں اسم پاک کو لکھے اور اس کے چاروں طرف اس کے موکل کا نام لکھ کر عرق گلاب میں حل کرکے آنکھ میں لگائیں تو اللہ کے فضل سے آنکھ میں لگنے والا جالا ختم ہوجائے گا۔ یاد رہے کہ نقش زعفران اور عرق گلاب سے لکھا جائے گا۔ اگر کوئی شخص خاص مراد رکھتا ہے اور اس کے پورے ہونے کا اس کو امکان نظر نہ آتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ چاند کے سامنے ۷ مرتبہ الحمد شریف بمعہ بسم اللہ شریف کے پڑھے، اس کے بعد اپنے اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد اس اسم کے اعداد میں جمع کرے اور پھر اس کو دگنا کرکے پڑھے تو انشاء اللہ ۷ روز میں مراد حاصل ہوجائے تو اس کے بعد حسب توفیق شرینی بچوں میں تقسیم کرے اور ۱۲ رنفل شکرانے کے ادا کرے۔

صاحب بصیرت بننے کا عمل

اسم یا بصیر کا ورد صاحب بصیرت بننے کے لئے بہت مجرب ہے۔ جو شخص چاہے کہ وہ اس نعمت سے مالا مال ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس اسم پاک کو ۵ مرتبہ اول و آخر درود شریف کے ساتھ ۱۳۹۲ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ ۴۰ دن اس عمل کو جاری رکھے۔ اس کے بعد زندگی بھر کے لئے روز ۵ مرتبہ اس اسم پاک کو پڑھنا اپنا معمول بنالے تو پڑھنے

والے کو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ظاہری اور باطنی بصیرت عطا فرمائے گا، پھر اس انسان کے اندر تبدیلی یہ واقع ہوگی کہ وہ نہ صرف صاحب بصیرت بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جرأت بھی کر سکے گا اور خلاف شرع اور غلط کاموں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے کے علاوہ انہیں روکنے کی کوشش بھی کرے گا۔ اچھے کاموں کی ترغیب دے گا اور دوسروں کو اچھے کام کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوگا۔

ناگہانی آفت سے محفوظ رہنا

جو شخص ناگہانی آفات سے محفوظ رہنا چاہے تو اسے چاہئے کہ روزانہ عصر کی نماز کے بعد اسم پاک یابصیر کو ۳۳ مرتبہ اول و آخر درود شریف کے ساتھ ۳۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ اگر وہ ایسا کرے تو اس پر حق تعالیٰ کی رحمت حاصل ہوگی اور وہ ناگہانی آفات سے محفوظ رہے گا۔ عمل میں پابندی زندگی بھر کے لئے کرنا ہوگی۔ بعض لوگ سوال پوچھتے ہیں کہ اگر یہ اسم پڑھنا بھول جائے تو کیا اس پر سے اللہ تعالیٰ کا فضل اٹھ جاتا ہے تو ان کی خدمت میں جواب حاضر ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے ساری زندگی مانگتا رہتا ہے اور وہ عطا کرتا رہتا ہے۔ انسان مانگتے ہوئے نہیں تھکتا اور وہ دیتے ہوئے نہیں تھکتا لیکن اس کے صلے میں اس نے انسان سے کچھ طلب نہیں کیا تو کیا انسان جو یہ چاہتا ہے کہ ۲۴ گھنٹے وہ اللہ تعالیٰ کے سایہ عافیت میں رہے، وہ اللہ تعالیٰ کے لئے دن میں ۵ منٹ نہیں نکال سکتا اور بھول جانا تو اور بھی بڑے بے ادبی ہے۔ انسان اپنی زندگی کی ضروریات کو نہیں بھولتا، کھانا نہیں بھولتا، پینا نہیں بھولتا، غرض ہر چیز جو اس کی ضرورت ہے اسے یاد رہتی ہے تو کیا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت نہیں جس کی وجہ سے اس کی تمام ضرورتیں پوری ہوجاتی ہیں، وہ اسی کو بھول جائے تو بے شک اللہ چاہے تو اس پر اپنی رحمت نہ کرے لیکن انسان میں اور اللہ میں یہی ایک فرق ہے کہ انسان دوسرے کے فعل کو دیکھتا ہے اور تب صلہ دیتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کچھ نہیں دیکھتا اور انسان کا دامن اپنی رحمتوں سے بھر دیتا ہے، بھلے وہ اس کو بھولا ہو یا یاد کرتا ہو۔ اگر انسانی نقطہ نظر سے اور حضور نبی کریمؐ کی فرمودات کی روشنی میں دیکھا جائے تو انسان کا بھولنا بے ادبی ہے اور بے ادب بامراد نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا زندگی کے باقی امور کی طرح ان اسماء الحسنیٰ کو بھی اپنی ضروریات میں شامل کرلیا جائے تاکہ انسان اسے بھول نہ سکے۔ اور قدم قدم اللہ کی یاد تازہ ہوتی رہے۔

مقاشفات سے مشرف ہونا

جو شخص مقاشفات سے مشرف ہونا چاہے تو اسے چاہئے کہ اسم پاک یابصیر کو ۷۰ مرتبہ بمعہ اول و آخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷ دن پڑھے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی عنایات اور مقاشفات ظاہر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ راز اس کی روح کی نظر کے سامنے کھل جائیں گے اور دین و دنیا کی نعمتیں اور مرادیں حاصل ہوں گی۔

سفید موتیا کا علاج

جو شخص آنکھوں میں سفید موتیا اترنے سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اسم مبارک یابصیر کو روزانہ سونے سے پہلے ۱۱ مرتبہ اول و آخر درود شریف کے ساتھ ۲۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنی آنکھوں پر لگائے تو انشاء اللہ اس کی آنکھیں ساری زندگی سفید موتیا سے محفوظ رہیں گی۔ اگر سفید موتیا آنکھوں میں موجود ہو تو آپریشن کرانے سے ۳ روز قبل اسم پاک یابصیر کو ۳۰۲ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ اول و آخر ۵ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ آپریشن میں کامیابی ہوگی۔

آنکھوں کی بینائی قائم رکھنا

اسم پاک یابصیر کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے آنکھوں کی بینائی سے محروم نہیں ہوتے اور مرتے دم تک ان کی بینائی ٹھیک رہتی ہے۔ اگر کوئی شخص اسم پاک یابصیر کو ۱۰۰ مرتبہ روزانہ اول و آخر ۱۹ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تمام زندگی اس کی نظر ٹھیک رہے گی۔

آنکھوں میں پانی اترنے کی شروعات

اگر کسی کی آنکھوں میں پانی اترنا شروع ہوا ہو اور آئندہ کے لئے اس مرض کے بڑھنے کا خطرہ ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ روزانہ گیارہ مرتبہ "یَا بَصِیْرُ" پڑھا کرے، اول و آخر تین تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّاجِدِیْنَ سَیِّدِ الرَّاکِعِیْنَ سَیِّدِ الْعَامِلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر پانی اترنا بالکل بند ہوجائے گا اور آنکھیں جملہ امراض سے محفوظ ہوجائیں گی۔ ایک ماہ کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ "یَا بَصِیْرُ" اول آخر ایک ایک مرتبہ درود شریف

استخارہ کی شرعی حیثیت

☆ تجمل حسین

لغوی معنی: طلب خیر کرنا، نیکی کی توفیق مانگنا

استخارہ اصطلاح شرع میں کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کی نسبت ایک خاص طریق پر اشارہ غیبی چاہنا۔ دین کے مسلمہ اصول ہیں جن میں انسان ردوبدل کرے تو وہ کافر ومشرک ہوجاتا ہے لیکن دنیا کا میدان وسیع وعریض ہے، دنیاوی کاموں کے لئے اللہ تعالیٰ سے مشورہ لینا یعنی جہاں انسان تذبذب کا شکار ہو اور عقل کام نہ کررہی ہو وہاں مرضی رب معلوم کرنے کو استخارہ کہا جاتا ہے۔

استخارہ کیوں کرنا چاہئے؟

انسان کو عموماً تین اشکال پیش آتے ہیں۔

۱۔ایک کام درپیش ہے اور اس کے کرنے کا پختہ ارادہ ہے۔

۲۔ایک کام درپیش ہے اور یہ رائے قائم نہیں ہوتی کہ اس کام میں بہتری ہے یا نہیں یا دو کام پیش ہیں اور رائے قائم نہیں ہوتی کہ وہ کون سا کام ہے جو میرے لئے مناسب ہوگا اور کیا جائے۔

۳۔فلاں کام ہوگا یا نہیں

پہلی صورت میں کوئی رکاوٹ نہیں کیوں کہ ظاہر اسباب اور ضروریات اس کام کے حق میں ہیں اور کام کرنے کا ارادہ بھی ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ رب تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ اس کا کام بخیر وخوبی احسن طریقہ سے انجام پائے۔ لہٰذا استخارہ کرکے کام کو کرنا چاہئے۔

قرآن میں ذکر استخارہ

بحوالہ پارہ نمبر ۲۵ سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۳۸۔ ترجمہ (استخارہ بمعنی مشورہ)

"اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ان کے کل کام آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا۔"

احادیث کی روشنی میں ذکر استخارہ

حاکم ترمذی نقل کرتے ہیں کہ "نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام کو استخارہ کی تعلیم فرماتے، جس طرح آیات قرآن کی تعلیم فرماتے"

دوسری روایت جامع الاصول میں نقل کی ہے کہ "ہرگز نقصان نہ اٹھائے گا وہ شخص جس نے استخارہ کیا اللہ تعالیٰ سے اور ندامت نہ اٹھائے جو آپس میں مشورہ کرے اور فقیر نہ ہوگا جو میانہ روی اختیار کرے گا۔

تیسری حدیث حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے انس جس کام کا بھی قصد کرے تو استخارہ کر اللہ تعالیٰ سے سات بار پھر جو کچھ تیرے دل پر القا ہو اس پر عمل کرنا ہی بہتر ہے۔

۴۔ظفر جلیل شرح حصن حصین میں تحریر کرتے ہیں کہ جب کسی کام (مباح) کا ارادہ کرے تو استخارہ کرنا بہتر ہے۔

۵۔مشکوٰۃ شریف فصل اول باب التطوع طوالت مضمون کی وجہ سے حدیث کا مرکزی حصے کا مفہوم تحریر کرتا ہوں کیوں کہ حدیث مبارکہ نصف رکوع کے برابر ہے۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ اہم کام کا ارادہ کرے تو پہلے دو رکعت نماز نفل برائے استخارہ پڑھے اور بعض روایات میں دو دو سلام سے چار رکعت نفل ادا کرے۔

(۱) قُرْبَةً إِلَى اللّٰهِ رکعت اول میں سورہ الحمد کے بعد اِذَا زُلْزِلَتْ دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد وَالْعٰدِيٰتِ اور تیسری رکعت اول میں سورہ الحمد کے بعد اِذَا جَاءَ اور چوتھی میں سورہ الحمد کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ ہر رکعت میں سوروں کے بعد ۱۵ مرتبہ تسبیحات اربعہ تلاوت کریں یعنی رکوع وسجود میں بھی تسبیحات پڑھیں۔

(۲) طریق نمبر ۲: دو رکعت نفل سورہ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورہ توحید، تین مرتبہ درود پاک، پھر ۱۵ مرتبہ دعائے توسل، ہر رکعت میں ادا کریں اور مناجات استخارہ پڑھ کر استخارہ کریں۔

مناجات استخارہ

اوّل آیت الکرسی کو پڑھ کر پھر سورہ انعام پارہ نمبر ۷، رکوع نمبر ۷، آیت نمبر ۵۸، پھر دس مرتبہ درود پڑھ کر استخارہ کریں۔ (۲) نادعلی (۳) بحوالہ مفاتیح الجنان ص ۱۳۵۲+۱۳۵۱)

کن لوگوں سے استخارہ کروانا چاہئے

مجتہد، عالم باعمل، مفتی، پابند شرع انسان، متقی، عابد، زاہد، صالح، صاحب تقویٰ، پابند صوم صلوٰۃ۔

آدابِ استخارہ

باوضو، فاسد خیالات سے دل دماغ پاک ہو، تنہائی، گفتگو سے پرہیز، کامل یقین، ہمہ تن خالق حقیقی کی طرف متوجہ ہونا، انکار کی صورت میں دوسری یا تیسری بار استخارہ کرنا بے محل اور بے موقع ہے۔ فرض اور واجب امور کے لئے استخارہ کرنا آداب کے منافی ہے۔

ممنوعات استخارہ

فعل حرام و مکروہات کا ترک کرنا یا نہ کرنا، روزانہ کھانا پینا، سٹہ بازی، چوری، زنا، گیم کی قرعہ اندازی کے نمبر، اگڑا، پنگھوڑا، مال سود پر دینا، مال ہاتھ میں آئے گا یا نہیں، فلاں عورت قابو میں آئے گی کہ نہیں، بیوی کی مرضی کے بغیر زیور بیچنا وغیرہ۔

استخارہ کئی طریقوں سے کیا جاسکتا ہے

بذریعہ دل، ذریعہ اعداد، بذریعہ جسم، بذریعہ نادعلی، بذریعہ تسبیح، بذریعہ کاغذ اور پانی، بذریعہ مٹی، بذریعہ طلسم، بذریعہ خواب، بذریعہ قرآن، بذریعہ مزدور، بوقت گرہن بذریعہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بذریعہ الحمد حالتِ قیام میں۔

دو استخارے بذریعہ خواب

طریقہ استخارہ نظام الدینؒ اولیاء: بعد از نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ لا الٰہ الا الہ اول و آخر ۱۱-۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے، پہلے اس نقش کو زعفران سے لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر مصلے کے نیچے رکھ لے اور یہ عزیمت ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھ کسی سے ہم کلام نہ ہو اور ذہن میں کام رکھ کر نیت درست ہو اول شب ہی میں حال معلوم ہو جائے گا، زیادہ سے زیادہ ۳ یوم کرے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶	۵۱	۵۸
۵۷	۵۵	۵۳
۵۲	۵۹	۵۴

استخارہ حضرت موسیٰ بذریعہ طلسم

بوقت استخارہ عطر، خوشبو لگا ہوا کمرہ، اگر بتی سلگتی ہو، کپڑے پاکیزہ ہوں، ۱۴۰ مرتبہ درود پاک پڑھیں اور سونے کے وقت یہ نقش مشک، زعفران سے تحریر کرکے سرہانے رکھ کر سو جائیں، تمام احوال رات کو ظاہر ہو جائیں گے، جمعرات، خلوص نیت شرط ہے اور استخارہ ذہن میں رکھے۔ نقش یہ ہے۔

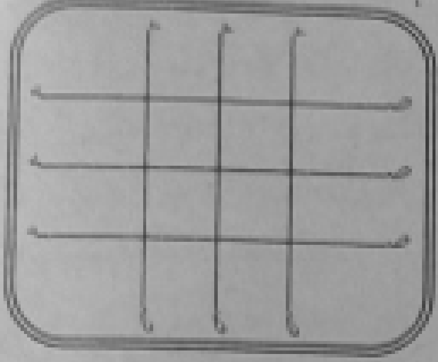

استخارہ بذریعہ شعر

۳ روز شروع جمعرات، جمعہ کی درمیانی شب کہ کام کس طرح ہوگا، دیر کیوں ہوئی، اثر مند نہیں ہوا خبر ہو، شعر ۳۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ

برائے درد چشم

☆ آنکھوں کی تکلیف و بیماری کے لئے سورۂ کوثر ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں، آشوب چشم سے نجات ملے گی، نیز ہر قسم کی مصیبت اور پریشانی کے لئے بھی بہت مفید ہے۔

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے اپنے صحابی حضرت مفضلؓ کو آشوب چشم کے لئے یہ دعا تعلیم فرمائی تھی طریقہ اس کا یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر داہنے ہاتھ کا انگوٹھا داہنی آنکھ پر اور بائیں ہاتھ کا انگوٹھا بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی بائیں طرف والی آنکھ پر رکھ کر تین مرتبہ درج ذیل دعا پڑھتے ہوئے آنکھ پر پھیرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُحْسِنِ الْمُجْمِلِ الْمُنْعِمِ .... (اپنا نام)

بینائی کی کمزوری رفع ہونے کے واسطے یہ دعا سات مرتبہ اس طرح پڑھے کہ آنکھوں پر انگلیاں پھیرتا رہے دعا کے بعد آیت الکرسی مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خالدون تک پڑھے (مفاتیح الجنان)

اُعِيْذُ نُوْرَ بَصَرِيْ بِنُوْرِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفَاُ

(میں اپنی آنکھوں کے نور کو اللہ

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

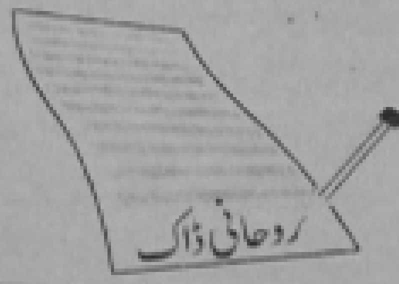

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

زندگی کے سکھ دکھ

سوال از: محمد ابراہیم ——— گجرات

بہر حال آج میں آپ سے میرے خاص دوست جو میرے جسم کا ایک عضو مانند ہے۔ ان کی تکلیف کو آپ سے حل کرانا چاہتا ہوں۔ اس امید کے ساتھ کہ آپ میری ادنیٰ سی درخواست کو قبول فرما کر راقم کو خوش کریں گے۔

میں آپ سے کئی بار اس بارے میں میں خط لکھا لیکن کبھی بھی مجھے اس کا جواب نہیں ملا اور نہ رسالہ میں آیا لیکن پھر بھی امید قوی ہے اور حوصلہ بلند ہے اور آپ کی دعا ساتھ ہے۔ بہر کیف میرا دوست جس کا نام منوج کاشمن بھائی ٹھاکر، ماں کا نام وسندھرا۔ ان کی پیدائش ۱۹۶۸ء-۲-۱۶ شام کو ۶ بجے جمعہ کو نیپال میں ہوئی۔ ان کی بیوی کا نام دیپکا ہے۔

ان کے لڑکے کا نام انکشٹ ۱۹۹۳ء-۱۰-۱۴، دوپہر ساڑھے بارہ بجے۔ یہ تقریباً ۱۹۹۰ء سے یعنی ۲۰ سال سے مسلسل مصیبت میں مبتلا ہے۔ ان کا کاروبار زمین کی دلالی کا ہے۔ اور اس میں انہوں نے کافی نام کمایا اور ساتھ ہی ساتھ کافی روپیہ بھی کمایا لیکن یہ سب ۱۹۹۰ء سے پہلے ۱۹۹۰ء سے ان کی پریشانی شروع ہوگئی اور آج پورے ۲۰ سال ہوئے ہیں۔ ایک ایک روپیے کے ایک ایک کوڑی کے محتاج ہو گئے ہیں، نہ کاروبار چل رہا ہے اور نہ ہی کوئی روشنی نظر آرہی ہے۔ اس ۲۰ سال میں انہوں نے گجرات کے بڑے سے بڑے نامچین مولوی ملاؤں کے پاس گئے لیکن کوئی مرد خدا نے ان کا کام نہیں کیا۔ تمام کے تمام نے ہاتھ اٹھالیا۔ تمام مولوی ملا، بابو نے یہ کہا کہ آپ کے اوپر جادو سے آپ کو موٹھ ماردی گئی ہے۔ اور تمام مولوی ملاؤں نے ان کے اوپر کے جادو کو کاٹا بھی اور موٹھ کو توڑا بھی لیکن پھر بھی حالت ویسی کے ویسی ہی ہے بلکہ اور زیادہ خراب ہوگئی پھر انہوں نے بہت سارے درگاہ پر گئے اور بہت زیادہ وہاں پر محنت کی وہاں جاکر صاف صفائی کی منتیں مانگی لیکن پھر بھی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ جس بابو کے پاس گئے انہوں نے ایک ہی بات کہی کہ جادو ہے اور موٹھ ماردی ہے اس سے بڑا تعجب یہ ہے کہ یہ تمام علاج بھی کیا پھر بھی کیوں درست نہیں ہوا۔ کیا بات بابو کا علاج صحیح نہیں ہے یا ان کی بیماری کچھ اور ہے۔ جو وہ جنہیں جان سکیں۔ بہر حال ۲۰ سال ہوگئے ایک روپیہ نہیں بلکہ یہ قرض دار ہوگئے ہیں۔ کل تک یہی آدمی لوگوں کو روپیہ دیتا تھا، غریبوں کی مدد کرتا تھا، درگاہوں پر ہزاروں کی چادریں چڑھاتا تھا لیکن آج اس کی مدد کو کوئی نہیں آیا۔ کل جو اس کے تھے آج وہ سب پرائے ہوگئے۔ اور اس کی بیوی بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور وہ اپنے گھر میں اپنی ماں کے ساتھ چلی گئی ہے۔ باہر والوں نے تو ساتھ چھوڑا ہی تھا ساتھ میں گھر والوں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا۔ کل یہی آدمی گاڑی میں پھرتا تھا آج وہی آدمی پیدل چل رہا ہے۔ کیا اس کا ستارہ خراب ہے، کیا اس کے رزق کو کسی نے باندھ دیا ہے۔ آخر کون سی ایسی چیز ہے جو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی ہے۔ حضرت میری ایک رائے ہے کہ آپ ان کا علاج ستارے کے حساب سے ہی کیجئے اور بتایئے کہ اس کی تقدیر کب پلٹے گی، کب اس کا قسمت کا ستارہ طلوع ہوگا۔ آپ سے یہ ادنیٰ درخواست ہے۔ گجرات کے اندر کوئی بھی ایسا بابو یا ملا یا گدی نشین ایسا نہیں ہوگا کہ یہ آدمی ان لوگوں کے پاس نہ گیا ہو۔ جب ان کے پاس جاتے ہیں تو بہت بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں اور چیلنج بھی کرتے ہیں کہ اتنے دن میں تیرا کام

ہو جائے گا۔ ۲۰ سال ہو گئے آج بھی ان کے پاس جا کر کہتے ہیں کہ بابا پکڑ بھی نہیں ہوا تو کہتے ہیں منوج پر گدی ایسی ویسی نہیں ہے اور میں فقیر ہوں فقیر۔ فقیر ایک بار کہے اور وہ نہ ہوا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ آخر میں وہ بھی ہار جاتے ہیں اور کہتے ہیں منوج تو ہے تو ایسا مریض جس کا علاج ہمارے لئے مشکل ہے ورنہ میرے جیسے بہت سوکو میں نے اچھا کر دیا۔

بہر حال ۲۰ سال کی داستان ہے اور بہت دردناک داستان ہے۔ اگر پورے دن بھی دیکھا جائے تو بھی ناکافی ہے۔ ایک سال ۶ مہینہ ہوتو سمجھ میں آتا ہے لیکن ۲۰ سال تک مسلسل مصیبت پر مصیبت کبھی بیماری کبھی ایکسیڈنٹ، کبھی بے عزتی، کبھی لڑائی۔ ۱۵ دن پہلے ان کے لڑکے کا ہاتھ ٹوٹ گیا اور تعجب ہے وہ سویا تھا اور تیسری منزل سے نیچے گر گیا اور گاڑی جمع ہو گئی، بیوی بھاگ گئی، ۲۰ سال سے اپنے ہی ہاتھوں سے کھانا پکا کر کھاتے ہیں نہ ہی عورت کا ساتھ ملا اور نہ ہی دولت کا۔ اگر کوئی عورت پسند کرتی ہے وہ بھی ہاں کہتی ہے اور پھر جب بات لے کر جاتے ہیں تو نا کہتے ہیں۔ اسی طرح کاروبار میں دونوں طرف سے دونوں فریق طے ہو جاتے ہیں لیکن پھر وہ بھی نا کہہ دیتے ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے ان کی خواہش ہے بس کاروبار کرنا ہے تو کبھی کاروبار کرتا ہے ورنہ نہیں۔ صرف دو چیزوں کا سکھ مل جائے ایک عورت کا، اور دوسرا روپیہ کا یہ دو ہی چیز ان کو آج تک نہیں ملی۔ کتنے ہی لوگوں سے روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ دیتے نہیں وہ بھی آج کل کہتے رہتے ہیں آخر میں یہ مایوس ہو کر مجھ سے کہنے لگے یہ آخر کیسا جادو ہے جو کوئی نہیں توڑ پایا، ایسا تو کیسا موٹھ ماری ہے جس کو کوئی نہیں کاٹ سکتا یا کسی تو کیسی روزی باندھی ہے جس کو کوئی کھول نہیں سکا۔ کیا پورے گجرات کے بابو ملا مل کر بھی اس کو توڑ سکتے ہیں کیا اس کا علاج جب میں قبر میں چلے جاؤں گا تب ہی ختم ہو گا۔؟ جب میں نے یہ بات سنی تو کہا کہ منوج بھائی دنیا میں کوئی بیماری ایسی نہیں جس کا علاج اللہ نے ہم کو نہ بتایا ہو، ہو سکتا ہے آپ کو کوئی ایسا طبیب ہی نہیں ملا جو آپ کو بیماری کو سمجھ سکتا ہو۔ خیر اب اللہ سے امید رکھو اور ناامید نہ ہو کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے گھر والوں کو تکلیف اٹھانی پڑے۔ میں اپنے مربی و مولائی استاد کے سامنے آپ کی پوری بات رکھ دوں گا مجھ کو امید ہے کہ وہ یقیناً آپ کا علاج کریں گے۔ اور آپ کی بیماری بھی بتائیں گے۔ اور آپ کا ستارا ابھی کس جگہ گھوم رہا ہے وہ بھی بتائیں گے آپ صبر اور ہمت کو باندھے رکھیں۔ جب یہ بات کہی تو بہت خوش ہوئے اور آپ کے جواب کا انتظار کرنے لگے۔ حضرت سے گزارش ہے کہ آپ ان کا علاج ستاروں کو دیکھ کر کریں اور یہ بھی بتائیں کہ کب سے ان کی قسمت کا ستارہ طلوع ہو گا اور کب تک رہے گا۔ کیونکہ یہ شخص ستاروں پر زیادہ توجہ رکھتا ہے اور جو بھی بابو علاج کیا کسی نے ان کا ستارہ نہیں دیکھا۔ بس جو من میں آیا لکھ دیا۔ مربی و مولائی سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ میرے دوست کا علاج جلد از جلد کر دیں آپ کا بہت بہت احسان ہو گا مجھ غریب اور لاچار پر۔ حضرت ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں کہ ان کا عدد کیا ہے۔؟ اور ان کا ستارہ کونسا ہے۔؟ اور کونسا عدد کچی ہے۔؟ اور کونسا غیر کچی۔؟ کونسا پتھر راس آئے گا۔؟ کونسا رنگ بہتر ہے۔؟ کونسا سال ان کے حق میں اچھا ہے۔؟ کتنے سال تک یہ خوش رہ سکتے ہیں۔؟ حضرت اللہ گواہ ہے۔ نیت تھی کہ جتنا مختصر ہو لکھوں گا مگر نہیں لکھ سکا۔ خط طویل ہونے پر معافی چاہتا ہوں۔ بہر حال حضرت کیا ان کے حق میں خوشی لکھی یا نہیں۔؟ ضرور بتائیں، حضرت میں آپ سے زیادہ تعلق رکھتا ہوں اور ۱۹۹۷ء سے میرا تجربہ ہے کہ حضرت بہت نرم دل ہیں اور اللہ والے بہت نرم دل ہی ہوتے ہیں۔ حضرت خط کے طویل ہونے پر معافی چاہتا ہوں، انشاء اللہ آئندہ پھر کبھی ایسا نہ ہو گا۔

حضرت معاف فرما دیجئے مجھ پر اور رحم کیجئے۔ آخر میں آپ کا ایک چاہنے والا ہوں اور ہمیشہ آپ کی لمبی عمر کی دعائیں کرتا ہوں۔

آخر میں طلسماتی دنیا کے تمام کارکن ورفقاء کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

جواب

آپ کا خط کافی طویل ہے۔ ہماری مصروف ترین زندگی میں طویل خطوں کو پڑھنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ اس طرح کے لمبے چوڑے خطوط کو پڑھنے کے لئے باقاعدہ فرصت نکالنی پڑتی ہے۔ اور باقاعدہ غور و فکر کرنا پڑتا ہے۔ لیکن آپ کی دلجوئی اور ایک غیر مسلم بھائی کی دلبستگی کے لئے ہم نے اس خط کو بہت غور و فکر کے ساتھ پڑھا اور اب اس خط کا جواب لکھ رہے ہیں۔ اس امید کے ساتھ کہ رب العالمین کسی صحیح نتیجے پر ہمیں پہنچائے گا اور ہم جو حل اور علاج تجویز کریں گے اس سے اس غیر مسلم بھائی کو فائدہ پہنچے گا جس کی وجہ سے آپ نے خامہ فرسائی کی ہے۔ منوج بھائی کی کشتی ابھی تک مصائب کے طوفانوں میں پھنسی ہوئی ہے ان کی کشتی کو ہم مصائب اور شدائد کے طوفانوں سے نکالنے کی کوشش کریں گے اس امید و یقین کے ساتھ کہ رب العزت ہمیں اپنی کوششوں میں کامیاب کرے گا اور منوج کا شمن جی کے دکھ سکھ میں بدل جائیں گے۔

آپ نے لکھا ہے کہ منوج بھائی نے بہت سے مولوی اور عاملوں کو

دکھایا ہے اور تقریباً ابھی نے جادو بتایا لیکن کسی کے علاج سے فائدہ نہیں ہوا اور کسی بھی طرح ان کے رنج والم کم نہ ہو سکے۔ عزیزم! یہ ضروری نہیں کہ معالجین نے علاج صحیح طریقے سے نہ کیا ہو۔ ہمارا اپنا خیال یہ ہے کہ معالج کوئی بھی ہو، حکیم ہو، ڈاکٹر ہو، یا کوئی عامل ہو وہ اپنے مریض پر پورا دھیان دیتا ہے کیونکہ اپنے مریض کو ٹھیک کرنے کی اس کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے اور اگر وہ اس ذمہ داری کے ادا کرنے میں کسی طرح کی کوتاہی برتتا ہے تو اس کی اپنی بدنامی اور رسوائی ہوتی ہے اور اس کے پیشے کو ہر طرح کی بدنامی اور رسوائی سے نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ معالج کتنی بھی ذمہ داری نبھائے اور کتنا بھی صحیح طریقے سے علاج کرے فائدہ تو مریض کو جب ہی ہوتا ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اگر اللہ کی مرضی نہیں ہے تو نہ دوا کام کرتی ہے نہ تعویذ، نہ غذا اور نہ ہی کوئی وظیفہ۔ اس لئے سمجھدار لوگ جن کا عقیدہ بھی درست ہوتا ہے وہ کسی بھی طرح کی دوا استعمال کرتے وقت اللہ شافی کہتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ جو دوا ہم کھا رہے ہیں یہ اسی وقت فائدہ کر سکتی ہے جب مالک دو جہاں کی مرضی شامل ہو جائے۔ تعویذ اور وظائف بھی اللہ کی مرضی سے محتاج ہیں اور یہ بھی اسی وقت ضرورت مند کو فائدہ پہنچاتے ہیں جب اللہ کا حکم ہو جائے۔ ورنہ ان کی حقیقت ایک کاغذ کے پرزے سے زیادہ نہیں ہوتی۔

جو عاملین اس بات کے دعویدار ہوتے ہیں کہ ہم گارنٹی سے علاج کر دیں گے یا ہم ۲۴ گھنٹے میں مریض کو ٹھیک کر دیں گے تو وہ جھوٹ بولتے ہیں کیونکہ عامل محض عامل ہی ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہوتا اور خدا کی مرضی کے بغیر کسی بھی عامل کی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو معالج صحیح علم سے واقف ہوگا اور عقل وخرد کی دولت سے بھی بہرہ ور ہوگا اور تجربات کی کنجیاں بھی اس کی جیب میں پڑی ہوں گی تو وہ سوچ سمجھ کر صحیح طریقے سے صحیح فارمولوں کے ساتھ اپنے مریض کا علاج کریں گا۔ لیکن اس کا صحیح علاج اسی وقت کارگر ہوگا جب خداوند تعالیٰ کی مرضی مریض کو زندگی اور صحت دینے کی ہوگی۔ اگر خداوند تعالیٰ کی مرضی زندگی اور صحت دینے کی نہیں ہوگی تو صحیح معالج کا صحیح علاج بھی کسی کام نہیں آسکے گا۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ صحت اور زندگی تو تب ہی ملتی ہے جب اللہ چاہے لیکن ہر انسان کی یہ ذاتی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا علاج کرانے کے لئے صحیح معالجین تک پہنچے۔ ٹٹ پونجیوں اور مکار اور عیار لوگوں کے ہاتھ میں برائے علاج اپنا ہاتھ نہ دے اور یہ یقین رکھے کہ نیم ملا خطرہ ایمان اور نیم حکیم خطرہ جان ہوتے ہیں اور اگر ہم کسی جاہل، کسی دھوکے باز اور کسی بدمست معالج سے اپنا علاج کرا کر مرجاتے ہیں تو یہ خودکشی کے مترادف ہوتا ہے۔ معالج تو اس صورت میں گناہگار ہوتا ہی ہے لیکن مریض مر کر بھی قابل رحم قرار نہیں پاتا کیونکہ جب اللہ نے کسی کو عقل اور آنکھیں عطا کی ہیں تو اس کا فرض ہے کہ وہ دیکھ بھال کر کے کسی صحیح معالج کا انتخاب کرے۔ چکنے دار باتوں میں آ کر یا اشتہار بازی سے متاثر ہو کر ہم کسی عامل کا دامن پکڑیں گے اور تباہی بربادی اور جیب کٹوانے اور عقیدوں کو پامال کرنے کے مرتکب ہوں گے تو اس کی سزا ہمیں اس دنیا میں بھی ملے گی اور لٹ جانے کے بعد اس دنیا میں بھی ملے گی کیونکہ ہم نے اپنے علاج کے لئے اللہ کی دی ہوئی عقل اور اللہ کی بخشی ہوئی آنکھوں کا صحیح استعمال نہیں کیا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ منوج صاحب جادو کا شکار ہیں اور ایک طویل عرصے سے وہ جادو کے رنج وغم جھیل رہے ہیں۔ ہم نے پڑھا ہے کہ جب جادو پر سات دیوالیاں گزر جاتی ہیں تو وہ لوہا لاٹ ہو کر رہ جاتا ہے پھر اس کا علاج ناممکن تو نہیں لیکن دشوار تر ضرور ہوتا ہے۔ منوج صاحب بیس سالوں سے زندگی کے دکھوں کو جھیل رہے ہیں اور ان پر کیا ہوا جادو بیس دیوالیاں ہی گزر جانے کی وجہ سے درد وغم کا ہمالیہ پہاڑ بن چکا ہے۔ جادو کے ساتھ ان کو ایک اور غم بھی لگا ہوا ہے اس نے بھی ان کی خوشیوں کو اور ان کے سکون کو برباد کیا ہے۔ ان کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے۔ اور ان کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہے۔ آٹھ اور چھ ایک دوسرے کے سخت دشمن ہیں۔ یہ دونوں عدد اگر ایک ساتھ ہوں تو یہ اپنے حامل کے لئے مصیبت اور عذاب بن کر رہ جاتے ہیں۔ منوج بھائی کا تقدیر کا عدد ۶ ہے۔ اور ان کی شخصیت کا عدد ۸ ہے۔ ۶ کو ہم کسی طرح بدل نہیں سکتے کیونکہ وہ تو قدرت کی طرف سے ہے۔ لیکن منوج بھائی کو اپنے نام میں تبدیلی کر لینی چاہئے تھی کیونکہ آٹھ اور چھ کے ساتھ ان کی زندگی اسی طرح پامال رہے گی۔ اور وہ اسی طرح رنج وغم کے طوفانوں میں گھرے رہیں گے۔ ان کے نام کا مفرد عدد اگر ۴، ۳، یا ۹ ہوتا تو شاید انہیں یہ دن دیکھنے نہ پڑتے۔ ابھی بھی وہ اپنے نام میں مناسب تبدیلی کر سکتے ہیں۔

تاریخ پیدائش کے حساب سے ان کی زندگی ۴۴ سال کی عمر میں اچھا انقلاب آنے کی امید ہے۔ ۲۱ر جنوری ۲۰۱۳ء سے ہم اس بات کی امید کرتے ہیں کہ ان کی زندگی میں خوشگوار انقلاب آئے گا اور ان کی کشتی حیات جو اس وقت طوفانوں میں ہچکولے کھا رہی ہے پرسکون ہو جائے گی۔

منوج بھائی کی راشی کنبھ ہے اور ان کا ستارہ زحل۔ زحل ستارے کو

منحوس مانا گیا ہے۔ جس شخص کی قسمت کا ستارہ زحل ہوتا ہے اس کی زندگی میں نشیب و فراز بہت آتے ہیں۔ اور اس کو اپنی زندگی بہت سی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ زحل ستارے کی ایک پرابلم یہ ہے کہ اس کی رفتار بہت سست ہے اور ساتوں سیاروں میں یہ ایک ایسا سیارہ ہے جو اپنی سست رفتاری میں کچھوے کو بھی مات کر دیتا ہے۔ قمر سات سیاروں میں سب سے زیادہ تیز رفتار ہے۔ یہ ۲۸ دن میں ۱۲ برجوں کا سفر تہہ کر لیتا ہے۔ اس کا قیام ایک برج میں صرف ڈھائی دن رہتا ہے۔ عطارد بارہ برجوں کا سفر ۱۸۰ دن میں تہہ کر لیتا ہے اور اس کا قیام ایک برج میں ۱۵ دن رہتا ہے۔ شمس ۳۶۵ دن میں ۱۲ برجوں کا سفر تہہ کرتا ہے اور اس کا قیام ایک برج میں ایک ماہ رہتا ہے۔ زہرہ تین سو دنوں میں ۱۲ برجوں کا سفر تہہ کرتا ہے اور اس کا قیام ایک برج میں ۲۵ دن رہتا ہے۔ مریخ بارہ برجوں کا سفر ۵۴۰ دنوں میں تہہ کرتا ہے اور اس کا قیام ایک برج میں ۴۵ دن رہتا ہے۔ مشتری ۱۲ برجوں کا سفر ۱۲ سالوں میں تہہ کرتا ہے اور اس کا قیام ایک برج میں ایک سال رہتا ہے۔ زحل بارہ برجوں کا سفر ۲۹ سال میں تہہ کرتا ہے اور اس کا قیام ایک برج میں ۲۹ ماہ رہتا ہے۔ زحل اگر رجعت میں آجاتا ہے تو ایک طویل مدت تک وہ رجعت ہی میں رہتا ہے۔ جن لوگوں کی قسمت کا ستارہ زحل ہوتا ہے وہ اچھے برے انقلاب میں ایک طویل مدت تک گھرے رہتے ہیں۔ منوج بھائی کی تقدیر کا ستارہ زحل ہے اور یہ ستارہ ان کے لئے الجھنوں کا باعث بنا ہے۔ ان کے نام کا عدد ۸ ہے۔ ۸ کا عدد ویسے بھی بہت بہتر نہیں مانا گیا ہے۔ یوں تو ۸ عدد والے مستحکم مزاج کے لوگ ہوتے ہیں اور ان کی شخصیت میں گہرائی ہوتی ہے ان کی فطرت ٹھوس ہوتی ہے۔ یہ لکیر کے فقیر بھی نہیں ہوتے ان کو ٹس سے مس کرنا آسان نہیں ہوتا۔ لیکن جن لوگوں کے نام کا عدد ۸ ہوتا ہے ان کی زندگی میں حادثات بہت آتے ہیں۔ انہیں قدم قدم پر آسانی آفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۸ عدد والوں کی ایک مشکل یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ کچھ بھی کر گزریں لیکن وہ ہمیشہ ناقدری کا شکار رہتے ہیں۔ ان کے کارناموں کو پذیرائی مشکل ہی سے ملتی ہے۔ منوج بھائی کی ایک مشکل یہ ہے کہ ان کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے۔ جب کہ ان کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہے۔ ۸ اور ۶ ایک دوسرے کے سخت دشمن ہیں۔ یہ عدد ایک دوسرے سے عمر بھر چھیڑ خوانی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پیچھا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا حامل شخص افراتفری کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے اور اس کی زندگی ایک عجیب طرح کی اتھل پتھل رہتی ہے جو انہیں اضطراب و انتشار کا شکار رکھتی ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ منوج بھائی بندشوں کا بھی شکار ہیں اور جادو کی لپیٹ میں بھی ایک طویل عرصہ سے ہیں۔ جس شخص کو اتنی بہت ساری رکاوٹیں درپیش ہوں گی اس کی زندگی میں جتنے بھی نشیب و فراز ہوں اور وہ شخص جتنی بھی محرومیوں کا شکار ہو کم ہی کم ہے۔ حالات بے حد پیچیدہ ہیں اور صورت حال بہت ہی گمبھیر ہے پھر بھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہم روحانی علاج تجویز کر رہے ہیں۔ اگر منوج بھائی نے اس علاج پر یقین کے ساتھ دھیان دے لیا تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ ان کی نیا پار لگ جائے گی اور وہ زندگی کے درد والم سے انشاء اللہ نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

علاج یہ ہے۔ انہیں سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے ''یاسلام'' ۱۳۱ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ ہر جمعرات کو انہیں ایک گلاس پانی پر ''یاسلام'' ۱۳۱ مرتبہ دم کرنا چاہئے۔ پھر اس پانی سے آٹا گوندھ کر ۳ روٹیاں پکانی چاہئیں۔ اور تین گائیوں کو ایک ایک روٹی کھلانی چاہئے۔ یہ گائے اگر کسی کی پلی ہوئی نہ ہوں تو بہتر ہے۔ اس عمل کو ۱۱ جمعراتوں تک کریں۔ مندرجہ ذیل تین تعویذ کسی عامل سے بنوائیں۔ ایک تعویذ اپنے تکیہ میں سلوائیں، ایک تعویذ اپنے کمرے میں لٹکائیں اور ایک تعویذ اپنے گلے میں ڈالیں۔ تینوں تعویذ کالے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ پینے کے ۱۰۰ تعویذ گلاب و زعفران سے لکھیں اور روزانہ ایک ایک تعویذ کا پانی دن میں ۲ بار پیا کریں۔ گلے میں ڈالنے والا، تکیہ میں رکھنے والا اور کمرے میں لٹکانے والا تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۳۵	۳۹	۲۵
۳۸	۲۶	۳۱	۳۶
۲۷	۴۱	۳۳	۳۰
۳۴	۲۹	۲۸	۴۰

پینے کا تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵	۳۹	۴۷
۴۶	۴۴	۴۱
۴۰	۴۸	۴۳

اس آسان طریقے سے مندرجہ ذیل بندشوں، گردشوں اور کرنی کرتوت کے اثرات سے انشاء اللہ نجات پالیں گے۔ اب رہی بیوی کی بیوفائی کی بات تو یہ ایک مشکل ترین بات ہے اس کے لئے انہیں مقامی طور پر کسی عامل سے ملنا پڑے گا۔ یا دیوبند ہمارے پاس آنا پڑے گا۔ محبت کے لئے منوج صاحب اور ان کی زوجہ کے فوٹو درکار ہوں گے۔ ویسے ہمارا اپنا اندازہ یہ ہے کہ بیوی نے راہ فرار محض اس لئے اختیار کی ہے کہ منوج کے پلے میں اب کچھ نہیں رہا تھا۔ اچھی بیویاں برے حالات میں بھی شوہر کا ساتھ دیتی ہیں لیکن ہر عورت اچھی بیوی ثابت نہیں ہوتی۔ اکثر عورتیں دور تری کی بھوا ہوتی ہیں، دور خشکی میں ہر عورت دمساز بن کر شوہر کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ اغلب گمان یہ ہے کہ جب منوج صاحب غربت وافلاس کا شکار ہوئے تو ان کی بیوی نے ان سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ اگر ایسا ہی ہے تو منوج صاحب کے حالات میں سدھار پیدا ہو جائے گا تو وہ پھر گلے کا ہار بن جائے گی۔

ہمارا مشورہ یہ ہے کہ پہلے منوج صاحب کو اپنے حالات سدھارنے پر توجہ دینی چاہئے ابھی اگر بیوی کے چکر میں نہ پڑیں تو بہتر ہے۔ آپ اچھے انسان ہیں کہ آپ نے گئے گزرے حالات میں منوج سے دوستی کے رشتے کو نبھایا۔ ایک اچھے مسلمان کی پہچان یہی ہوتی ہے وہ وفادار ہوتا ہے، وہ اندھیروں میں روشنی بن کر ابھرتا ہے وہ صرف عیش وآرام کے دور کا ساتھی نہیں ہوتا بلکہ وہ غربت وآلام کی گھڑیوں میں بھی اپنے ساتھیوں کی دستگیری کرتا ہے۔ اگر پیسے سے مدد نہیں کرسکتا تو کم سے کم تسلی دیتا ہے اور حوصلہ افزائی کرکے وفاداری کا فرض نبھاتا ہے۔ انشاء اللہ آپ کا یہ خلوص آپ کے دوست کے حق میں اللہ کا فضل ثابت ہوگا اور بہت جلد ان کے حالات بدل جائیں گے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین منوج صاحب کو دنیا کی دولت سے سرفراز کرے اور آخرت میں سرخرو کرنے کے لئے انہیں ایمان کی دولت سے بھی بہرہ ور کرے۔ (آمین)

باموکل عمل میں ناکامی

سوال از: حافظ عرفان ــــــــ ممبئی

میں تقریباً ۵،۶ مہینے سے آپ کی کتاب مقبول عامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتا ہوں مجھے یہ کتاب کافی پسند ہے اس میں تحریر شدہ اعمال بھی کافی فائدہ مند ہیں۔ میں نے تقریباً تین سال قبل سورۂ فاتحہ کا باموکل عمل شروع کیا تھا لیکن صرف ایک غلطی کی وجہ سے میرا عمل باطل ہوگیا وہ میرے عمل کا ۳۲واں دن تھا اور موکل نے خود انسانی شکل میں آکر مجھے اس عمل سے روک دیا۔ اس کے بعد میں نے کوئی عمل یا وظیفہ نہیں کیا لیکن میں خود کو عمل کرنے سے روک نہیں سکا ہوں جب سے میں نے آپ کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ تب سے مجھے مطالعہ کا شوق بڑھ گیا اور اپنے ایک دوست کے پاس سے پرانی کتابیں پڑھنے کے لئے لایا۔ معاف کیجئے گا آپ کی اجازت کے بغیر میں نے ایک عمل مجرب کر ڈالا جو کامیاب ہوگیا اور اب باقاعدہ میں آپ کا شاگرد بننا چاہتا ہوں۔

میری تاریخ پیدائش ۶ رجون ۱۹۸۱ء ہے۔ میرا نام حافظ عرفان شیخ، والد کا نام عبدالرحیم، والدہ کا نام عارفہ ہے۔ ایک سوال کی اجازت چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کسی بھی قرآنی آیات، سورتیں، اسمائے الٰہیہ کے وظائف کے لئے بھی حصار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے یا نہیں اور ایک ضروری بات یہ ہے کہ آپ پرانی طلسماتی دنیا میں خوابوں کی تعبیر کا سلسلہ ہے لیکن حضرت نے وہ سلسلہ کسی نامعلوم وجوہ کی بنا پر بند کر رکھا ہے۔ مہربانی فرما کر صرف ایک خواب کی تعبیر بتادیجئے بڑی نوازش ہوگی۔

خواب میری اہلیہ نے دیکھا ہے۔ تقریباً ۲۷، ۲۸ رمارچ کی رات ہوگی۔ رات کا تقریباً ۳ بج چکے تھے۔ میں طلسماتی دنیا کا مطالعہ کررہا تھا وہ میرے بازو میں سو رہی تھی اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی لڑکا جس کے سر پر ٹوپی ہے وہ مجھ کو یعنی اس کے شوہر کو آواز دے رہا ہے، روشنی اتنی زیادہ ہے کہ آنکھوں کو خیرہ کئے دے رہی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی میں اس کے ساتھ چلا جاتا ہوں میرے جانے کے بعد میرے گھر میں دو نقاب پوش عورتیں اور ایک لڑکی آئی۔ میری اہلیہ نے خواب میں ان سے سوال کیا کہ آپ لوگ کون ہیں۔ انہوں نے جواب دیا ہم آپ کے شوہر کے رشتے دار ہیں اور جہاں میں آرام کرتا ہوں وہاں جاکر بیٹھ گئیں، بعد میں اس نے انہیں کھانے کی دعوت دی تو انہوں نے صرف پیلی کھچڑی کی فرمائش کی۔ اہلیہ نے ان کو وہی بنا کردی۔ میری اہلیہ نے ان سے کہا کہ میرے خاوند فی الحال گھر پر نہیں ہے آپ لوگ صبح چلے جائیں مگر ان لوگوں نے کہا ہم کو ابھی جانا ہے وہ گھر سے باہر نکل گئے اور راستے میں کچھ دور چلنے کے بعد وہ تینوں غائب ہوگئیں۔ میری اہلیہ کا نام یاسمین ہے۔

مہربانی کرکے جون کے رسالے میں اس خط کا جواب ضرور مرحمت فرمائیں۔

جواب

آپ کو بغیر اجازت کے باموکل عمل نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اگر آپ شاگرد بننے کے بعد پہلے روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزارتے اور اس کے بعد باموکل اجازت کے بعد شروع کرتے تو آپ یقیناً کامیاب ہوجاتے اور آپ کی موکل تابع کرنے کی خواہش پوری ہوجاتی۔ لیکن آپ نے روحانی عملیات کی ابتدا باموکل والے عمل سے کی اور کسی سے اجازت بھی طلب نہیں کی اس لئے آپ کو محنت ومشقت کے بعد بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ امید ہے کہ آپ اس طرح کی غلطی دوبارہ نہیں کریں گے۔

شاگرد بننے کے لئے اپنا مکمل نام، والدین کا نام روانہ کریں۔ اپنے شناختی کارڈ کی فوٹو اسٹیٹ بھجوائیں، اپنا موبائل نمبر یا فون نمبر اور اپنا مکمل پتہ لکھیں، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر کی وضاحت کریں، اپنے تین فوٹو بھجوائیں اور پانچ سو روپے کا منی آرڈر بھی روانہ کریں۔ انشاء اللہ آپ کو شاگرد بناکر آپ کی رہنمائی کی جائے گی۔

آپ کی بیوی نے اگر مذکورہ خواب آپ کے عمل کے بعد دیکھا ہے تو اس خواب سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ عمل میں تقریباً کامیاب ہوگئے تھے لیکن آپ کی کسی غلطی کی وجہ سے آپ کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ خواب میں جو موکلین آپ کی بیوی کو نظر آئے اور انہوں نے کھچڑی کی فرمائش کی تو اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر آپ دوران عمل اس طرح کی کھچڑی کھاتے تو آپ کو عمل میں کامیابی مل جاتی۔ (واللہ اعلم)

بہر حال یہ خواب آپ سے متعلق ہے اور اس خواب سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے اندر موکل تابع کرنے کی صلاحیت ہے لیکن آپ نے عجلت سے کام لیا اور بغیر استاد کی اجازت کے عمل شروع کردیا اس لئے کوئی غلطی ہوگئی اور عمل مکمل نہیں ہوسکا۔ موکل تابع کرنے کی خواہش بری خواہش نہیں ہے لیکن موکل تابع کرنا اگر ناممکن نہیں ہے تو بہت آسان بھی نہیں ہے جو لوگ اپنے روحانی سفر کی شروعات کسی باموکل عمل سے کرتے ہیں انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ باموکل عمل سے پہلے روحانی ریاضتوں سے گزرنا، حروف تہجی وغیرہ کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ آئندہ اس معاملے میں عجلت اور جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کریں گے اور قوت صبر وضبط کے ساتھ اس لائن میں قدم رکھیں گے اور اس لائن میں بنیادی قواعد وشرائط کے ساتھ اس لائن کا سفر جاری رکھیں گے۔

۷۸۶ اور ہری کرشنا

سوال از: ناہید ایڈووکیٹ ——————— سہارنپور

ایک مولوی صاحب کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع کیا گیا ہے جو برائے ایصال ثواب تقسیم کیا جارہا ہے۔ اس پمفلٹ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ۷۸۶، بسم اللہ کا بدل نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ۷۸۶ ہری کرشنا کے اعداد ہیں۔ اور بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ۷۸۶ ... ۱۹ ... ہوتے ہیں۔ انہوں نے اعداد کو یونانیوں، یہودیوں، اور رافضیوں کی سازش بتایا ہے۔ اور اس کو کفر تک قرار دیدیا۔ یہ پمفلٹ میں آپ کو بھجوا رہی ہوں۔

پمفلٹ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ۷۸۶

برادران اسلام!

بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن مجید کی ایک مستقل آیت ہے اور سورۃ نمل پارہ ۱۹، آیت ۳۰ میں آیت کا جزو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ۱۱۳ سورتوں (سورۃ توبہ کے علاوہ) کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے فرمایا ہے۔ اس کی فضیلت میں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے برکتوں سے خالی ہوتا ہے اور خود رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنے مراسلات (خط وپیغام) میں بسم اللہ لکھوایا۔ بسم اللہ کی اہمیت اس لئے ہے کہ یہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف اور ذکر وثنا پر بڑے بلیغ اور جامع طریقہ پر دلالت کرتی ہے۔ بسم اللہ کی دینی اہمیت اور شرعی حیثیت کے باوجود ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے اکثر وبیشتر مسلمان اپنی لاعلمی کی وجہ سے بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ کا عدد لکھتے ہیں۔ کیا عدد کے نکالنے کا ثبوت قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔؟ اگر نہیں ہے تو پھر اس کی ضرورت کیا ہے۔؟ حالانکہ قرآن مجید اپنے الفاظ ومعانی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کو ہندسوں میں تبدیل کرنا یقیناً اللہ کے مقدس کلام کی توہین ہے اور ان من گھڑت اعداد کو آیتوں کا بدل تصور کرنا قرآن میں تحریف (ردوبدل) کرنا ہے۔ بلکہ کفر کے مترادف ہے۔ حروف تہجی کے اعداد، یونانی، یہودی اور شیعی (رافضیوں کی) سازشوں کا نتیجہ ہے۔ جنہیں کاروباری ملاؤں نے

فروغ دیا۔

۷۸۶ بسم اللہ کا بدل نہیں، بلکہ ہندوؤں کے بھگوان "ہری کرشنا" کا نمبر ۷۸۶ ہے۔ مسلمانوں! دشمنان اسلام کی ہر قسم کی سازشوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ۔

خبردار!!

بسم اللہ یا قرآن کی کسی آیت کو نمبر میں لکھنا قرآن میں تحریف ہے اور یہ صریح گمراہی ہے۔

ہری کرشنا	ہ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا
۷۸۶	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۳۰۰	۵۰	۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا
۷۸۶	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۳۰۰	۵۰	۱

	ر	ر	ح	م	ا	ن	ال	ر	ر	ح	ی	م
۱۲۱۸=	۲۰۰	۲۰۰	۸	۴۰	۱	۵۰	۳۱	۲۰۰	۲۰۰	۸	۱۰	۴۰

ابجد کے نمبرات قاعدہ ابعدادی سے لئے گئے ہیں۔

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰
ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ		
۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰		

چلو آج سے ہم عہد کریں کہ آئندہ انشاء اللہ کبھی بھی ہم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ نہیں لکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مرتے دم تک صحیح اسلامی تعلیمات پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حافظ مولوی خورشید عالم

برائے ایصال ثواب

شیخ محی الدین علیہ الرحمہ و دلشاد بیگم علیہا الرحمہ

اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ کیا ان کا دعویٰ درست ہے۔؟ اور کیا اعداد قرآن حکیم میں تحریف کرنے کے مترادف ہیں۔ یہ کیا بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔؟

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں مفصل جواب سے ہماری تشفی فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

جواب

۷۸۶ پر گفتگو کرنے سے پہلے ہم علم الاعداد کے تعلق سے کچھ عرض کریں گے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو جائے کہ اس علم کی حیثیت کیا ہے اور اس علم کے ذریعہ ہم کتنے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ جب کہ اس علم کو بھی دوسرے علوم کی طرح ان علماء نے جو اپنے علم میں وسعت تو رکھتے ہیں لیکن گہرائی سے محروم ہیں، کوئی اہمیت نہیں دی ہے بلکہ بعض عاقبت نااندیش قسم کے علماء نے اسے ناجائز بھی قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ علم اعداد ایک سے لے کر ۹ اعداد تک اپنی وسعت رکھتا ہے گویا کہ علم اعداد میں سب سے پہلا مفرد عدد ایک ہے اور سب سے آخری مفرد عدد ۹ ہے۔ باقی دوسرے اعداد جو بھی بنتے ہیں ان سے مرکب ہو کر بنتے ہیں لیکن مفرد اعداد صرف ایک سے ۹ تک ہیں۔

ہم اسے اتفاق نہیں کہہ سکتے کہ اسماء حسنیٰ میں حق تعالیٰ کا ایک نام "اول" بھی ہے۔ اور حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام "آخر" بھی ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ اسماء حسنیٰ سے حق تعالیٰ کے وہ صفاتی نام مراد ہیں جن کا ذکر قرآن حکیم میں آیا ہے۔ جیسے مذکورہ یہ دو نام بھی قرآن حکیم میں مذکور ہیں۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ اب آپ غور کریں کہ حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ ازل سے ہے، وہ اول ہے۔ اس کے کل اعداد ۳۷ ہیں اور اس کا مفرد عدد ایک ہے۔ جو اعداد میں سب سے پہلا عدد ہے اور حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات گرامی ابد تک رہے گی۔ وہ آخر ہے اور اس کے کل اعداد ۸۰۱ ہیں اور اس کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ اندازہ کیجئے کہ حق تعالیٰ کے دو ناموں سے علم اعداد کی حقانیت کس طرح ثابت ہوتی ہے اس کے اسم اول سے ایک اور اس کے اسم آخر سے ۹ بنتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ کی ذات گرامی ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ اسی طرح اس کائنات کے اختتام تک ایک سے لے کر ۹ تک تمام چیزوں کا احاطہ کئے رکھیں گے اور ان کے مطالعے سے بعض ایسی چیزوں کا انکشاف ہوگا جو کسی علم ظاہر سے ممکن نہیں ہے۔ اور یہی بات قرآن حکیم میں بایں الفاظ فرمائی گئی ہے۔ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا۔ اور تمام چیزوں کا احاطہ اعداد کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ کی حکمت عملی دیکھئے کہ قرآن حکیم کی جس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات اول ہے وہی آخر ہے، وہیں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات ظاہر بھی

ہے اور وہی باطن بھی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح علم اعداد میں ایک سے لے کر ۹ تک ۹ اعداد اپنی ابتدا اور انتہا کو ثابت کرتے ہیں اسی طرح دوسرے علوم سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس دنیا میں کچھ علوم ظاہری ہیں اور کچھ علوم باطنی۔ اس دنیا میں انسان کو حق تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ تقریباً وہ تمام صفات جو حق تعالیٰ کی ہیں کم و بیش وہ صفات انسان کی بھی ہیں اور اگر انسان میں حق تعالیٰ کی صفات پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو حدیث پاک میں یہ نہ فرمایا جاتا کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ تم سب اللہ کے اخلاق اپناؤ اور اپنے اندر وہی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرو جو صفات حق تعالیٰ کی ذات گرامی میں ہیں۔ اس وقت چونکہ ہم ایک خاص موضوع سے متعلق بات کر رہے ہیں اس لئے تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اجمالاً یہ عرض کریں گے کہ اس دنیا میں ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ مخفی علوم کا بھی ایک سلسلہ ہے اور اس سلسلے کی بھی مخالفت علم اعداد ہی کی طرح کی گئی ہے۔ جب کہ دین و شریعت کسی بھی علم کی حیثیت علم مخالفت نہیں کرتے صرف اس کے جائز و ناجائز پر گفتگو کرتے ہیں لیکن ہمارے علماء کی اکثریت ایسے تمام علوم کو مسترد کر دیتی ہے جو باقاعدہ اپنا وجود رکھتے ہیں اور اہل دنیا ان علوم سے باقاعدہ استفادہ بھی کر رہے ہیں اور علم اعداد کی حقانیت قرآن حکیم سے بھی ثابت ہوتی ہے لیکن ہم نے گہرائی کے ساتھ کبھی غور و فکر کرنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ دیکھئے کہ علم اعداد کی ابتدا عدد ایک سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا عدد ۹ پر ہوتی ہے۔ اور ان دونوں کا مجموعہ ۱۹ بنتا ہے۔ قرآن حکیم میں یہی مرکب عدد ایک جگہ سورۂ مدثر میں استعمال میں ہوا ہے۔ فرمایا گیا ہے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اور دوزخ پر ۱۹ نگہبان مسلط ہیں۔ ماہرین علم الاعداد نے جب اس انیس کے عدد پر غور و فکر کیا تو یہ بات واضح ہوئی کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وہ حروف جو لکھنے میں آتے ہیں ان کی تعداد بھی ۱۹ ہی ہے۔ ماہرین علم اعداد نے یہ بات سمجھ لی ہے کہ وہ بسم اللہ جو قرآن حکیم کی ہر سورۃ میں پڑھی جاتی ہے وہی قرآن حکیم کو پرکھنے کا ایک پیمانہ ہے۔ اس کے بعد ماہرین علم اعداد نے قرآن حکیم کی مختلف سورتوں اور مختلف آیتوں کو پرکھنے کا کام کیا تو ان پر روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ قرآن بے شک اللہ کی کتاب ہے۔ یہ کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے۔ جب ہم قرآن حکیم کو علم الاعداد کی روشنی میں پرکھتے ہیں تو ایسے ایسے حقائق کھلتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

دیکھئے قرآن حکیم میں کل سورتیں ۱۱۴ ہیں۔ ۱۱۴ کے اعداد ۱۹ کے عدد سے جو ایک کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے برابر تقسیم ہو جاتے ہیں۔

۱۹)۱۱۴(۶
۱۱۴
×

یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ قرآن حکیم میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا استعمال بھی ۱۱۴ ہی مرتبہ ہوا ہے حالانکہ سورۂ توبہ کے ساتھ بسم اللہ نازل نہیں ہوئی تھی۔ اسی لئے سورۂ توبہ قرآن حکیم میں بغیر بسم اللہ کے نقل کی گئی ہے اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۳ بنتی ہے جب کہ سورتیں ۱۱۴ ہیں لیکن قرآن حکیم کی ایک سورۃ سورۂ نمل میں بسم اللہ الگ سے نازل کی گئی اور فرمایا گیا کہ وَاِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۴ ہی ہوگئی اور حیرتناک بات یہ ہے کہ جس سورۃ میں یہ بسم اللہ الگ سے نازل ہوئی وہ قرآن حکیم کی انیسویں سورۃ ہے۔ جو قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کی حقانیت پر دلالت کرتی ہے۔

مزید دیکھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ۴ کلمات کا استعمال ہوا ہے۔

نمبر: ایک۔ بسم۔ نمبر: دو۔ اللہ نمبر: ۳۔ الرحمٰن۔ نمبر: ۴۔ الرحیم۔

یہ تمام کلمات بھی قرآن حکیم میں اتنی بار استعمال ہوئے ہیں کہ یہ سب ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہو جاتے ہیں۔

مثلاً، لفظ بسم پورے قرآن میں ۱۹ بار استعمال ہوا ہے۔ اور یہ ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ اسم اللہ پورے قرآن میں ۲۶۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اور یہ بھی ۱۹ کی تقسیم سے برابر کٹ جاتا ہے۔ دیکھیں۔

۱۹)۲۶۹۸(۱۴۲
۱۹
۷۹
۷۶
۳۸
۳۸
×

اسم الرحمٰن قرآن حکیم میں ۵۷ مرتبہ آیا ہے۔ یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے۔

۱۹)۵۷(۳
۵۷
×

اسم الرحیم قرآن حکیم میں ۱۱۴ مرتبہ آیا ہے اور یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے۔

۱۹)۱۱۴(۶
۱۱۴
×

مزید دیکھئے قرآن حکیم کی سب سے پہلی وحی جو غار حراء میں نازل

ہوئی تھی اس وحی میں صرف آیات لے کر حضرت جبرائیل علی السلام تشریف لائے، وہ پانچ آیات یہ ہیں۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○

اس کے بعد سورۂ مدثر نازل ہوئی اور اس کی ۳۰ آیات نازل ہوئیں۔ اس سورۃ کی تیسویں آیت میں فرمایا گیا۔ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ یعنی دوزخ پر مقرر ہیں ۱۹ فرشتے۔

اس کے بعد جب تیسری مرتبہ حضرت جبرائیل علی السلام وحی لے کر تشریف لائے تو بجائے اس کے کہ سورۂ مدثر کی بقیہ ۲۶ آیات لے کر آتے وہ سورۂ علق کی بقیہ ۱۴ آیات لے کر تشریف لائے اور اس طرح سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہوگئی۔

قرآن حکیم کی پہلی سورۃ، سورۂ علق ہے۔ جو قرآن حکیم کی پہلی سورۃ ہے یعنی جو بسم اللہ کے طور پر نازل ہوئی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف ۱۹ ہیں۔ قرآن حکیم کی پہلی سورۃ، سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہے۔ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ نبا سے جو ۳۰ ویں پارہ کی پہلی سورۃ ہے۔ سورۂ علق ۱۹ ویں نمبر پر ہے۔ اس سورۃ میں کل کلمات ۷۶ ہیں جو انیس کی تقسیم پر پورے اترتے ہیں۔ اگر قرآن حکیم کی آخری سورۃ سورۂ ناس سے الٹی گنتی شروع کریں یعنی ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲ تو جب سورۂ علق تک پہنچیں گے جو قرآن حکیم کی ۹۶ ویں سورۃ ہے تو یہ سورۃ الٹی گنتی کے اعتبار سے ۱۹ ویں نمبر پر آتی ہے۔

قرآن حکیم کی پہلی سورۃ سورۂ فاتحہ ہے اور سورۂ نمل جو ۱۹ ویں سپارے میں ہے وہ قرآن حکیم کی ۲۷ ویں سورۃ ہے۔ ۲۷ کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ پہلی سورۃ ۲۷ ویں سورۃ کے مفرد عدد ۹ کو جب برابر برابر رکھتے ہیں تو ۱۹ بنتا ہے۔ کیا یہ سب محض اتفاق ہے؟ ان باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی ایک حقیقت ہے اور علم الاعداد سے قرآن حکیم کی حقانیت اور موزونیت ثابت ہوتی ہے۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کی متعدد سورتوں میں جو حروف مقطعات استعمال ہوتے ہیں وہ سب بھی مختلف انداز سے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتے ہیں۔

سورۂ شوریٰ میں حروف مقطعات حٰمٓ عٓسٓقٓ کل ۵ حروف ہیں۔ ح، م، ع، س، ق۔ اگر سورۂ شوریٰ میں ان پانچوں حروف کا شمار کریں تو ان کی تعداد اس طرح ہے۔

حرف ح ۵۳ بار

حرف م ۳۰۸ بار۔

حرف ع ۹۹ بار۔

حرف س ۵۳ بار

حرف ق ۵۳ بار۔

ان حروف کی کل تعداد ۵۷۰ بنتی ہے جو ۱۹ پر برابر تقسیم ہو رہے ہیں۔ اسی طرح حرف صٓ قرآن حکیم کی تین سورتوں کے حروف مقطعات میں آیا ہے۔ سورۂ اعراف، سورۂ مریم، سورۂ صٓ۔ ان تینوں میں حرف صاد کی تعداد یہ ہے۔

سورۂ اعراف میں حرف ص ۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

سورۂ مریم میں حرف ص ۲۶ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

سورۂ ص میں حرف ص ۲۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

ان کی مجموعی تعداد ۱۵۲ بنتی ہے۔ دیکھئے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہو رہے ہیں۔

۱۹)۱۵۲(۹
۱۵۲
۹

سورۂ ص اور سورۂ ق میں ایک اور حیرتناک حقیقت سامنے آتی ہے وہ یہ کہ سورۂ ص میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے بَصْطَةً۔ اس کے معانی پھیلاؤ کے ہیں۔ یہ حرف سورۂ بقرہ میں بھی استعمال ہوا ہے اور قرآن حکیم کی دوسری آیات میں بھی استعمال ہوا ہے لیکن اس کا صحیح تلفظ حرف صٓ سے نہیں حرف س سے ہے۔ لیکن سورۂ اعراف میں جب یہ لفظ استعمال ہوا ہے تو اس کو حرف ص سے لکھا گیا ہے لیکن چونکہ اس کا صحیح تلفظ س ہی سے ہے تو حرف صٓ کے اوپر سٓ بنا دیا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والوں کو غلط فہمی نہ ہو۔ یہاں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اگر بصطة کو حرف س ہی سے لکھ دیتے تو سورۂ اعراف میں ایک صٓ کم ہو جاتا ہے اور پھر اس کی مجموعی تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم نہ ہوتی۔

اسی طرح سورۂ ق کی تلاوت کریں اس سورۃ میں حق تعالیٰ نے قوم لوط کا ذکر اخوان لوط کے ساتھ کیا ہے جب کہ قرآن حکیم میں تقریباً ۱۲ جگہوں پر یہ ذکر قوم لوط کے ساتھ ہی ہے۔ اور تاریخ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کا کوئی بھائی نہیں تھا۔ اور سورۂ ق میں اخوان لوط بول کر حق تعالیٰ نے قوم لوط ہی مراد لی ہے۔ لیکن اگر سورۂ ق میں اخوان لوط کے بجائے قوم لوط کا لفظ استعمال ہوتا تو ایک ق کی تعداد بڑھ جاتی اور پھر ۱۹ کی تقسیم پر برابر نہ ہوتی۔ بے شک یہ موزونیت حیرتناک

ہے اور اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ یہ کلام بے شک کلام الٰہی ہے۔ کسی انسان کے کلام میں یہ موزونیت ممکن ہی نہیں ہے۔

سورۂ اعراف حروف مقطعات المّصٓ سے شروع ہوتی ہے۔ ان چاروں حروف مقطعات الف، ل، م، ص کی اس سورۃ میں تعداد اس طرح ہے۔

الف	۱۱۶۵
ل	۱۵۲۳
م	۲۵۷۲
ص	۹۸
ٹوٹل	۵۳۵۸

اور یہ تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم ہوجاتی ہے۔ دیکھئے۔

۱۹)۵۳۵۸(۲۸۲

۳۸
۱۵۵
۱۵۲
۳۸
۳۸
×

سورۂ یٰسین میں حروف مقطعات یٓ اور سٓ کی مجموعی تعداد ۲۸۵ ہے اور یہ ۱۹ سے برابر تقسیم ہوجاتی ہے۔

سورۂ طٰہٰ میں حرف طٓ اور ہٓ کی مجموعی تعداد ۳۴۲ ہے۔ اور ۱۹ سے برابر تقسیم ہوتی ہے۔ اس طرح اور بھی بے شمار شواہد ایسے ہیں جن سے قرآن حکیم کی حقانیت کے ساتھ ساتھ علم الاعداد کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ اور کھل کر یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ علم الاعداد بھی ایک باقاعدہ علم ہے اور اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا اگر ہم علم الاعداد کی روشنی میں مطالعہ کریں تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عدد ۹ کی آپ کی زندگی پر چھاپ رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ جو آپ کی سب سے چہیتی بیوی تھیں ان سے آپ کا نکاح اس وقت ہوا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی عمر ۹ سال تھی۔ سرکار دو عالم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ ۹ سال مہینے ۹ دن ۹ گھنٹے مقیم رہے اس کے بعد فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا۔ آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی۔ ۶۳ کے ۳ اور ۶ کو باہم جوڑیں تو ۹ ہی بنتے ہیں وغیرہ۔ اگر بے جا مخالفت سے کام نہ لے کر تحقیق اور ریسرچ کی بات کی جائے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ علم الاعداد بھی ایک حقیقت ہے اور اس کی گرفت بہت مضبوط ہے۔ اسی طرح اب ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ علم الاعداد کی روشنی میں کرتے ہیں تو ہمیں ان کی زندگی آئینے کی طرح صاف شفاف نظر آتی ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا کوئی جھول نظر نہیں آتا۔ جو لوگ آنکھیں بند کر کے اس علم کی مخالفت کرتے ہیں دراصل وہ اس علم کی حقیقت سے نابلد ہیں اور انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ جس چیز سے انسان نابلد ہوتا ہے اس کی مخالفت شروع کردیتا ہے۔

قدیم عربی اور فارسی کی کتابوں میں جو حاشیہ ہوتا ہے وہاں حاشیہ کے ختم پر ۱۲ تحریر کردیا جاتا ہے۔ یعنی کہ حاشیہ یہاں ختم ہے۔ یہ حاشیے کی حد ہے۔ ارباب قلم حد لکھنے کے بجائے ۱۲ لکھ دیا کرتے تھے۔ علم الاعداد میں ح کے آٹھ ہوتے ہیں اور د کے ۴ دونوں کا ٹوٹل ۱۲ ہوتا ہے۔ مراد ہوتی تھی حد۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم حاشیہ نگار علم الاعداد کے قائل تھے۔ اب کسی کا یہ کہنا کہ یہ اعداد رافضیوں، یہودیوں اور دیگر کافروں اور مشرکوں کی سازش کی بنا پر رائج کئے جارہے ہیں محض ایک جہالت اور محض ایک حماقت ہے۔ اور اس بات کی کھلی علامت ہے کہ بولنے والا تاریخ اور حقائق بالکل نابلد ہے۔

ہرے کرشنا ہندی زبان میں हरे कृष्णा لکھا جاتا ہے हरय कृष्णा نہیں لکھا جاتا۔ لیکن انہوں نے ہرے کرشنا کو ہری کرشنا اسلئے لکھا ہے کہ اسکے اعداد ۷۸۶ کے بجائے ۷۸۶ ہوجائیں۔ صاحب پمفلٹ نے یہ لکھ کر کہ انہوں نے حروف کے اعداد قاعدہ بعدادی سے نقل کئے ہیں۔ اپنے علم کی حقیقت کھول دی ہے۔ اگر وہ دیانت دار ہوتے تو اس بارے میں قلم اٹھانے سے پہلے اس فن کی کتابوں کو ٹٹولتے۔ امت کے کروڑوں لوگوں پر الزام تراشی کرنے کیلئے قاعدہ بعدادی پر قناعت کرلینا اس بات کی علامت ہے کہ ان کے علم کا جغرافیہ اس سے زیادہ ہے ہی نہیں۔ اگر انہوں نے تفسیر جلالین کا مطالعہ کیا ہوتا تو انہیں یہ پڑھنے کو ملتا۔ مشہور مفسر اور کئی عظیم کتابوں کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطی نے تفسیر جلالین میں بسم اللہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے میں بے ادبی کا احتمال ہو تو علماء سلف کی نقل کی وجہ سے اسکے اعداد ۷۸۶ پر اکتفا کرنا باعث برکت ہے۔ اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علامہ سیوطی جیسے حضرات ہی نے نہیں بلکہ علماء سلف بھی بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کو جائز سمجھتے تھے۔ اب کسی کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ کی بیماری کافروں، مشرکوں یا قرآن حکیم میں تحریف کرنے والوں کی پھیلائی ہوئی ہے محض ایک تہمت تراشی

ہے اور تہمت شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہرے کرشنا کے اعداد ۷۷۶ ہوتے ہیں ۷۸۶ نہیں۔ ھر زیر کے ساتھ ہندی زبان میں ماترا کے ساتھ لکھا جاتا ہے ے کے ساتھ نہیں۔ جن لوگوں کو ۷۸۶ کی مخالفت کرنی تھی یہ ان کی کارگیری ہے کہ انہوں نے زیر کو ی میں اس لئے بدل دیا تاکہ ۱۰ اعداد کا فائدہ اٹھایا جاسکے۔ تاہم اگر زور زبردستی سے یہ ثابت بھی کر دیا جائے کہ ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہی ہیں تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ۷۸۶ تو ذبیح اللہ کے اعداد بھی ہوتے ہیں جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کا لقب تھا۔ لیکن ۷۸۶ لکھنے والے کی نیت نہ ہرے کرشنا کی ہوتی ہے اور نہ ہی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بلکہ ان کی نیت تو بسم اللہ کی ہوتی ہے اور اسلام میں عمل سے زیادہ نیت کا دارومدار ہے۔ صاحب پمفلٹ کو یہ بھی خبر نہیں کہ دنیا کی تمام تحریریں، تمام اقتباسات اور تمام نام ۲۸ حروف پر مشتمل ہوتے ہیں الف الف ہی ہے لیکن یہ الف جب اللہ کے شروع میں آتا ہے تو قابل احترام ہوتا ہے اور یہی الف ابلیس کے شروع میں آتا ہے تو قابل احترام نہیں ہوتا۔ ب بر کے شروع میں بھی ہے اور بدی کے شروع میں بھی لیکن بر اور بدی ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اسی طرح دین اسلام میں نسبت کی بھی ایک حقیقت ہے، کسی مسلمان کے بھٹے سے اینٹ آکر اگر شراب خانہ کی دیوار میں نصب ہو جائے تو وہ مسلمان کے بھٹے کی ہونے کے باوجود مردود ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور اگر کسی ہندو کے بھٹے سے اینٹ آکر کسی مسجد کی دیوار میں لگ جائے تو وہ مسجد کی نسبت کی وجہ سے قابل احترام ہو جاتی ہے۔ جب کوئی شخص ۷۸۶ لکھ کر اس کی نسبت بسم اللہ کی طرف کرتا ہے تو اس کو گناہگار قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ۷۸۶ کی نسبت اگر کسی برے کلمے کی طرف ہو تو اس کو قابل احترام نہیں مانیں گے لیکن ۷۸۶ کی نیت اگر کسی اچھے کلمے کی طرف ہو تو اس نسبت کو باعث برکت سمجھنا ہرگز ہرگز گناہ نہیں ہے۔

صاحب پمفلٹ نے اعداد کو بالکل ہی ناجائز قرار دے کر لاکھوں علماء کی توہین کی ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا میاں صاحب دیوبندیؒ جیسے اکابرین نے تعویذوں میں اعداد کا استعمال کیا ہے۔ یہ لوگ صاحب پمفلٹ سے زیادہ متقی، پرہیزگار اور علوم شریعت کے ماننے والے تھے اگر انہوں نے اعداد کو قرآن حکیم میں تحریف کا درجہ دیا ہوتا تو یہ لوگ اپنے قلم سے کوئی تعویذ لکھنے کے مرتکب نہ ہوتے۔ سچ یہ ہے کہ آج کے چھٹ بھیے اپنی بساط سے زیادہ زبان چلا رہے ہیں اور کچھ بھی لکھتے وقت اپنی اوقات کو بھول جاتے ہیں۔

صاحب پمفلٹ سے ہم پوچھتے ہیں کہ جب اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے تو انہوں نے قاعدہ بغدادی ہی سے اعداد نکال کر بسم اللہ کے اعداد کیوں نکالے ہیں؟ جب یہ ایک طرح کی تحریف ہے تو اس تحریف کو انہوں نے خود شجر ممنوعہ کیوں نہیں سمجھا؟ جو عمل وہ دوسروں کے لئے غلط سمجھتے ہیں اس کا استعمال ان کے لئے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔

صاحب پمفلٹ نے اپنے پمفلٹ کے شروع میں یہ لکھ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو اس کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے تو وہ برکتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

صاحب پمفلٹ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں مراد بسم اللہ پڑھنے سے ہے۔ بسم اللہ لکھنے سے نہیں ہے۔ کسی بھی کام کی ابتدا بسم اللہ سے کرنی چاہئے اور لکھنے کی اگر نوبت آئے تو ۷۸۶ پر قناعت کرنا کسی بھی طرح ناجائز نہیں ہے۔ لکھنے اور پڑھنے میں واضح فرق ہوتا ہے۔ اس فرق کو نظر انداز کرنا قطعاً غلط ہے۔

آئیے اب بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کا جائزہ لیں جس کے بارے میں آپ نے معترضین کا یہ اعتراض لکھا ہے کہ ۷۸۶ اعداد ہرے کرشنا کے ہیں اسی لئے ان کا استعمال بجائے بسم اللہ کے ناجائز ہے۔

اس موضوع پر اگرچہ ہم متعدد مرتبہ روشنی ڈال چکے ہیں لیکن قارئین کی تسلی اور آپ کے اطمینان کی خاطر ایک بار پھر ہم اس موضوع پر مفصل گفتگو کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس گفتگو کے بعد آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ معترضین کے اعتراض کی کیا حقیقت ہے اور ان کی سوچ و فکر قطعاً غیر اسلامی ہے۔ ہمارے دور کی ایک مشکل یہ ہے کہ داڑھی منڈے لوگ گھنٹوں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بحث کرتے ہیں اور سنت رسولؐ کی اہمیت پر صبح سے شام تک دلائل پیش کرتے ہیں حالانکہ ان کا ایک بالشت کا چہرہ سنت رسولؐ سے محروم ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم نے سینکڑوں ایسے مسلمانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ توحید پر اظہار خیال فرما رہے ہیں اور توحید کے معاملات میں وہ اتنے ذکی الحس ہیں کہ انہیں سورہ فاتحہ کے نقش سے بھی اور دیگر تعویذات سے بھی شرک کی بو آتی ہے لیکن ان ہی کی زبان سے ایسے کلمات بھی بار ہا سننے کو ملتے ہیں کہ مجھے تو فائدہ فلاں ڈاکٹر کے علاج ہی سے ہوتا ہے اور مجھے تو فلاں غذا ہی راس آتی ہے وغیرہ۔ کیا اس طرح کی باتیں خلاف توحید نہیں ہیں جب کہ غذا اور دوا دونوں ہی انسان کو فائدہ اس وقت پہنچاتی ہیں جب اللہ کی مرضی ہو۔

اللہ کی مرضی کے بغیر نہ دوا انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے اور نہ نقصان۔ جو لوگ تعویذوں پر یقین نہیں رکھتے وہ آسانی سے جوشاندے پر خمیرہ مروارید پر ڈیکیا اور ایول پر ایمان لے آتے ہیں اور ان چیزوں کی افادیت کے شدت سے قائل ہوتے ہیں حالانکہ ان چیزوں میں افادیت بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اگر کوئی بھی شخص اس دنیا میں تعویذ کا استعمال یہ سوچ کر کرے کہ اللہ چاہے گا تو مجھے اس تعویذ کی برکت سے شفا ہوگی تو اس میں خلاف توحید کیا بات ہے۔؟ دنیا کی دوسری چیزیں جب اس نیت کے ساتھ استعمال کی جاسکتی ہیں اور ان کا استعمال کرنا جائز ہوتا ہے تو تعویذوں کو اسی نیت کے ساتھ استعمال کرنے میں کیا حرج ہے۔؟ وہ تعویذات جن میں غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہو بے شک حرام ہیں لیکن وہ تعویذات جن میں کلام الٰہی یا اسماء حسنیٰ کے ذریعہ مدد طلب کی گئی ہو ان کو بھی شرک سمجھنا ان ہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے جو بے چارے توحید کی حقیقت سے نابلد ہیں۔ اور جن کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ کلام الٰہی سے استمداد کرنا بجائے خود اللہ سے استعانت طلب کرنے کے برابر ہے۔

بسم اللہ کے اعداد کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اعداد اور ہندسوں کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے انہیں ایک بار چار سو بیس کہہ کر دیکھئے پھر دیکھئے کہ وہ کس طرح آپے سے باہر ہوتے ہیں۔ حالانکہ ۴۲۰ کے اعداد کوئی گالی نہیں ہے۔ لیکن وہ جس مفہوم میں بولے جاتے ہیں وہ مفہوم اس قدر معروف ہو چکا ہے کہ ان اعداد کو اگر کسی کیلئے استعمال کریں گے تو وہ یہ سمجھے گا کہ اسے گالی دی جا رہی ہے۔

کسی کا یہ کہنا کہ اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے صرف ناسمجھی اور نا علمی کی بات ہے۔ آج کے دور میں جب کہ اخبارات و رسائل میں اور ٹی وی پر اعداد اور ہندسوں کے بارے میں آئے دن مضامین اور پروگرام نشر ہو رہے ہیں اور دنیا ان کی افادیت کی بھی قائل ہوگئی ہے۔ اس علم کی مخالفت کرنا اور اس کو شرعاً ناجائز بتانا ایسے ہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے اور جو دوراندیشی سے محروم ہوں اور حکمت عملی سے بھی کوسوں دور ہوں۔ اور اگر علم الاعداد کی حقیقت کو مان لیا جائے تو پھر بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کو تسلیم نہ کرنا خواہ مخواہ کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ بعض حضرات کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ ہرے کرشنا کے اعداد ہیں قابل غور ہوسکتا ہے لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اگر ہرے کرشنا کے اعداد ۷۸۶ ہیں تو بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔

دیکھئے بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہی ہیں۔

ب	۲
س	۶۰
م	۴۰
اللہ	۶۶
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
م	۴۰
ن	۵۰
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
ی	۱۰
م	۴۰
	۷۸۶

اگر ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہی ہوں تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ ۷۸۶ لکھنے والوں کی نیت ہرے کرشنا لکھنے کی ہے۔ دین اسلام میں جب تمام اعمال کا دارومدار نیت ہی پر ہے تو پھر ۷۸۶ لکھنے والوں کو یہ سمجھنا کہ وہ ۷۸۶ لکھ کر ہرے کرشنا مراد لے رہے ہیں محض ایک حماقت ہے اور یہ حماقت جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔

بلال نام کا اگر کوئی شخص برائیوں میں اور جرائم میں مبتلا ہو اور کوئی شخص حضرت بلال حبشیؓ کی وجہ سے اسم بلال کا احترام کرتا ہو تو اس وقت کسی کا یہ کہنا کہ ہم اس بلال کو تقویت پہنچا رہے ہیں جو جرائم میں مبتلا ہے۔ یقیناً نادانی کہلائے گا کسی بھی اچھی چیز کی مناسبت حروف اور اعداد کی وجہ سے اگر بری چیز سے ہو جائے تو اچھی چیز کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔

ہندوستان میں جتنے بھی مندر بنے ہوئے ہیں ان کا رخ خانہ کعبہ کی طرف ہی ہے۔ جب کہ تمام مساجد کا رخ بھی خانہ کعبہ ہی کی طرف ہے۔ اگر مندروں کے رخ کو دیکھ کر جو مغرب کی طرف ہوتے ہیں مساجد کے رخ کی مخالفت کرنا کیا درست ہوگا۔؟ ظاہر ہے کہ نہیں تو پھر ۷۸۶ کی مناسبت اگر ہرے کرشنا سے ہو جاتی ہے تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ آج دنیا بھر میں کوئی ایک مسلمان ایسا دکھائیں کاغذ پر ۷۸۶ لکھتے وقت اس سے مراد ہرے کرشنا لیتا ہو۔ جہاں تک لکھنے اور پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ بات بھی مسلم ہے کہ اگر کسی بھی کام کی شروعات میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جائے تو افضل ہے۔ پڑھنے کی صورت میں ۷۸۶ کہنا درست نہیں

ہوگا۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے حضرات انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے ان اسماء گرامی پر صرف ؑ بنادی جاتی ہے اور اس سے مراد علیہ السلام ہوتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام کا ذکر کرتے ہوئے رضؓ بنادیا جاتا ہے اور اس سے مراد رضی اللہ عنہ ہوتا ہے۔ اور اسی طرح اولیاء کا ذکر کرتے ہوئے رحؒ بنادیا جاتا ہے اور اس سے مراد رحمۃ اللہ علیہ ہوا کرتا ہے لیکن پڑھنے والا ؑ کو علیہ السلام، رضؓ کو رضی اللہ عنہ اور رحؒ کو رحمۃ اللہ علیہ ہی پڑھتا ہے۔ پڑھنے کی صورت میں رضؓ اور رحؒ پڑھنا درست نہیں ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہے۔ ہم لکھ چکے ہیں کہ عربی کی قدیم کتابوں میں حاشیہ ختم ہوتا ہے اس کے ختم پر ۱۲ لکھا ہوتا ہے۔ اور ۱۲ سے مراد ہوتا ہے حاشیہ کی حد۔ حد کے اعداد ۱۲ ہی ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی حاشیہ پڑھ کر کسی کو سنا رہا ہو تو وہ ۱۲ نہیں پڑھے گا بلکہ وہ پڑھے گا حاشیہ ختم۔ کیونکہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہوتا ہے۔

جو لوگ ۷۸۶ کو لے کر یوں فرماتے ہیں کہ اس سے تو لوگ بسم اللہ پڑھنے کے بجائے ۷۸۶ کہنے پر قناعت کرنے لگیں گے اور قرآنی سورتوں کی تلاوت کے بجائے ان کے اعداد بولنے پر اکتفا کرنے لگیں گے وہ عقل مند نہیں عقل زدہ لوگ ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ درحقیقت فتنے پھیلاتے ہیں۔

آج اہل مذہب علم الاعداد کے ذریعہ اپنے اپنے مذہب اور اپنے اپنے دھرم کی سچائی ثابت کرنے کی فکر میں تگ ودو کر رہے ہیں اور ہم مسلمان اس مسئلے کو لے کر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف ہیں۔ یہ بات کسی لطیفے سے کم نہیں ہے کہ بیشتر ہندو بھائی ۷۸۶ کا احترام اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اس کو بسم اللہ کے قائم مقام ہی سمجھتے ہیں لیکن بعض مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ انہیں ۷۸۶ کا غم نڈھال کئے دے رہا ہے کیونکہ وہ اس فاسد خیال کا شکار ہیں کہ ۷۸۶ کا مطلب صرف ہرے کرشنا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت یہ جانتی ہے سمجھتی ہے اور اس بات کی دعویدار بھی ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ ایک ہی عمل مختلف نیتوں کی وجہ سے مختلف بن جاتا ہے اور مختلف اعمال ایک ہی نیت کی وجہ سے ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔

ایک صحابی نے اپنا گھر مسجد کے قریب بنایا تھا اور ان کی نیت یہ تھی کہ جب بھی اذان ہو ان کے گھر تک آواز آئے کیونکہ پہلے اذانیں لاؤڈ اسپیکر پر نہیں ہوتی تھیں۔ اور اذان بلالی سننے کے لئے ضروری تھا کہ گھر مسجد نبوی کے قریب ہو۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی کے طرز عمل کی تعریف کی اور ایک دوسرے صحابی کے طرز عمل کی بھی تحسین فرمائی جب کہ ان کا طرز عمل اس سے بالکل مختلف تھا اور انہوں نے اپنا گھر مسجد نبوی سے کافی فاصلے پر بنایا تھا۔ ان سے جب کسی نے پوچھا کہ آپ نے اپنا گھر مسجد سے اتنی دور کیوں تعمیر کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ محض اس لئے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جب کوئی مسلمان نماز باجماعت پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کو ہر ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ہر ہر قدم پر اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں تو میں نے سوچا جب میرا گھر مسجد سے فاصلے پر ہوگا اور دن میں پانچ مرتبہ میرے قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے تو بے شمار نیکیوں کا حق دار ہو جاؤں گا، بے شمار گناہ میرے معاف ہو جائیں گے۔ دیکھئے عمل ایک دوسرے سے مختلف رہے لیکن سوچ وفکر ایک جیسی ہے اور حسن نیت دونوں عمل میں موجود ہے اس لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تعریف کی اور دونوں کو جنتی قرار دیا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ اور بھی ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے مسجد نبوی کے دروازے پر لکڑی کا ایک کھونٹا گاڑ دیا تھا۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔ جب ان دونوں صحابیوں کے ایک دوسرے سے مختلف عمل کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپؐ نے دونوں کے عمل کی تعریف کی اور دونوں کو اجر کا مستحق قرار دیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جن صحابی نے مسجد نبوی کے دروازے کے پاس کھونٹا گاڑا تھا ان کی نیت یہ تھی کہ لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں تو بعض لوگوں کے پاس اونٹ یا بکری بھی ہوتی ہے اگر وہ اس کھونٹے سے اپنا جانور باندھ دیں گے تو انہیں اطمینان رہے گا اور وہ سکون وطمانیت کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو محض اس وجہ سے اکھاڑ کر پھینک دیا کہ کسی نمازی کو اس سے ٹھوکر نہ لگ جائے اور خواہ مخواہ ان کا پیر زخمی ہو جائے۔ ان دونوں صحابہ کا عمل ایک دوسرے سے مختلف تھا لیکن حسن نیت کی وجہ سے دونوں صحابہ اجر وثواب کے حقدار قرار پائے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نیت ہی پر اعمال کا دارومدار ہے چنانچہ ایک حدیث پاک میں واضح انداز میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جس شخص نے ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کے لئے ہے اور جس نے ہجرت کی کسی دنیاوی مقصد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے تو اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لئے ہے اور اس کو مہاجر سمجھ لینا غلط ہے۔ جو

اسلام نیت کو اعمال میں روح قرار دیتا ہو اس کے ماننے والے ۷۸۶ جیسے مسائل میں آنکھیں بند کر کے الجھے ہوئے ہیں کون بد بخت مسلمان ایسا ہوگا جو ۷۸۶ لکھ کر بسم اللہ کے بجائے کسی اور چیز کی نیت یا تصور کرتا ہو۔

اور جہاں تک بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کا معاملہ ہے تو اس کی افضلیت میں کوئی کلام نہیں ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ افضل تو یہی ہے کہ کسی بھی تحریر کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، باسمہ تعالیٰ لکھنا چاہئے لیکن ہم ۷۸۶ کو ناجائز یا بدعت نہیں مانتے اور اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہیں کہ ۷۸۶ لکھنے والے بسم اللہ کے بجائے ہرے کرشنا یا کسی اور کلمے کا تصور کرتے ہیں یا بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔ بے شک بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہیں اور بسم اللہ کا تصور کر کے ۷۸۶ لکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کہ کسی بھی اہم کام کو کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے لکھنا واجب نہیں ہے۔ صاحب پمفلٹ نے بسم اللہ کے جو حروف لکھے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں لیکن صاحب پمفلٹ نے بسم اللہ کے حروف ۲۲ لکھے ہیں جو سراسر بے ایمانی ہے۔ انہوں نے حروف کی تعداد اس لئے بڑھائی ہے تاکہ اعداد ۷۸۶ سے بڑھ کر ۱۲۱۸ ہو جائیں اور انہیں تالیاں پیٹنے کا موقع مل جائے۔ جہاں جہاں تشدید ہے وہاں وہاں انہوں نے ایک حرف کو مکرر لکھا ہے جو اصول علم الاعداد کے منافی ہے۔

علم الاعداد میں زیر زبر اور پیش کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ لیکن انہوں نے ہر کرشنا کو ہرے کرشنا لکھ کر دھاندلی بازی کا ثبوت دیا ہے۔ اور اس طرح ۷۷۶ کے ۷۸۶ بن گئے ہیں۔

صاحب پمفلٹ نے بسم اللہ کے حروف ۲۲ ثابت کئے ہیں جو قطعاً بد دیانتی ہے۔ ساری دنیا اس بات سے باخبر ہے کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں لیکن صاحب پمفلٹ نے بسم اللہ کے اعداد بڑھانے کے لئے بسم اللہ کے حروف ۲۲ لکھے ہیں اور انہوں نے مشدد حروف کو ڈبل تسلیم کیا ہے جو لاعلمی اور کم فہمی کی کھلی دلیل ہے۔ صاحب پمفلٹ کو ایصال ثواب کے لئے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ ایک اختلافی مسئلہ کو "عبادت" سمجھ کر کسی کو ایصال ثواب کرنا ایک بدعت کی ایجاد ہے اور کوئی بدعت ایصال ثواب کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔

اللہ ہم مسلمانوں کو عقل سلیم دے خود کو طرم خاں ثابت کرنے کے لئے ہم ایسی چھلانگیں بھی لگا دیتے ہیں جنہیں دیکھ کر بندروں کو بھی شرمسار ہونا پڑتا ہے۔ انسان تو پھر انسان ہے۔

سفلی عمل کی کاٹ

سوال از: سید نظیر صوفی ـــــــ سکوڑ

عرض گزارش یہ ہے کہ میں ہیئر کے تعلق سے آپ کی مدد چاہتا ہوں کہ آپ میری رہنمائی فرمائے۔ میرا سوال یہ ہے کہ ہیئر کی ڈیوٹی جو لوگ لگاتے ہیں اور سفلی عمل کر کے خلق خدا کو تکلیف دیتے ہیں اس کے بارے میں آپ میری مدد کریں۔ اور یہ بھی بتا دیں کہ ہیئر کو توڑنے کے لئے کونسا طریقہ اپنایا جائے۔

ایک ہیئر یہ ہے کہ جو درج کر رہا ہوں۔ بسم اللہ کی کل قوۃ اللہ کا تیر کس نے بھیجا ہیئر الٹ کلیجا اسی کا چیر اس طرح اور کچھ ہیئر جو توڑ کرنے میں مدد دیتے ہیں آپ اس طرح کے اور بھی ہیئر مرحمت فرما دیجئے عین کرم ہوگا۔

جواب

سفلی عمل کی کاٹ قرآن حکیم کے ذریعہ کرنی چاہئے۔ ہمارا اپنا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ سفلی عمل کتنا بھی سخت اور گھناؤنا کیوں نہ ہو وہ قرآن حکیم کی آیات سے کٹ جاتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ علاج کرنے اور کرانے والے کو قرآنی آیات پر پورا بھروسہ ہو۔ جادو کتنا بھی سخت کیوں نہ ہو، اگر مریض کو سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ پڑھ کر دم کریں تو جادو سے نجات مل جاتی ہے۔ آپ روزانہ ۳ بار سورہ عبس کی تلاوت مغرب کے بعد کیا کریں۔ اور ہر بار ختم سورۃ پر اِرْجِعُوْا ۳۱ بار غصے سے پڑھا کریں۔ انشاء اللہ جادو سے کرنی کرتوت، سفلی عمل سے نجات ملے گی اور جادو کرنے والے کی طرف لوٹے گا۔ باقی دوسرے اعمال بھی اپنی جگہ درست ہیں اگر ان کے کلمات شرکیہ نہ ہوں لیکن میں تو قرآن حکیم اور اسماء حسنیٰ پر پورا یقین رکھتا ہوں اور میرا اپنا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ ہر بیماری کا علاج آیات قرآنی میں موجود ہے۔ اور ہر مصیبت سے چھٹکارا قرآنی آیات کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

روحانی ڈاک

- کے کالم میں اپنا خط چھپوانے کیلئے چند باتوں کا خیال رکھیں۔
- خط صاف صاف تحریر کریں۔
- خط مختصر ہو۔
- خط کے ساتھ جوابی لفافہ بھی ہو۔
- خط بھیجنے کے بعد جواب کا انتظار کریں

(ادارہ)

قسط نمبر: ۵۱

کرشماتِ جفرُ

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

مقدمات میں کامیابی، ترقی رزق، محبت وتسخیر، فتوحات اور مقبولیت عامہ کے لئے ایک نادر تحفہ

مقدمات میں کامیابی، رزق کی فراوانی، روزی میں خیر وبرکت، آمدنی میں زبردست اضافے، باہمی تعلقات میں پختگی، کاروبار میں استحکام، لوگوں میں مقبولیت ومحبوبیت اور فتوحات عامہ کے لئے ایک ایسا طریقہ اپنے قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے جو روحانی تجربات کی کسوٹی پر کھرا اترتا ہے اور جس پر عمل کرنے کے بعد حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ پوشیدہ اور مخفی خزانوں کا ایک ... جسے افادیت عامہ کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ اس روحانی طریقے کی کل ۲۸ قسطیں پیش کرنی ہیں۔ ۷ قسطیں پیش کی جاچکی ہیں۔ آٹھویں قسط نذر قارئین کی جارہی ہے۔ ان قسطوں کو غور وفکر کے ساتھ پڑھیں اور جس قسط میں آپ کے نام کے پہلے حرف کے مطابق تفصیل دی گئی ہو اس پر عمل کریں۔ اس مضمون کو پوری توجہ کے ساتھ پڑھیں تاکہ استفادہ کرتے وقت کوئی بھول چوک نہ ہوجائے۔ طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد برآمد کرے۔

مثلاً طالب کا نام داؤد خاں ہے اور والدہ کا نام نجمہ خانم ہے۔ داؤد کے اعداد ۱۵ ہیں۔ ماں کے اعداد ۹۸ ہیں۔ دونوں کے مجموعی اعداد ۱۱۳ ہیں۔ چونکہ داؤد کے نام کا پہلا حرف د ہے۔ اس لئے قرآن حکیم میں حرف د جتنی بار استعمال ہوا ہے اس تعداد کو ۴ سے ضرب دے کر حاصل ضرب کو شامل کریں گے۔ قرآن حکیم میں جن سورتوں کے نام حرف د سے شروع ہوتے ہیں ان کے اعداد بھی شامل کریں گے اور حرف د سے جو اسماء الٰہی شروع ہوتے ہیں ان کے اعداد بھی شامل کریں گے۔ حرف دال قرآن حکیم میں ۵۶۰۲ بار استعمال ہوا ہے۔ ۴ سے ضرب دے کر تعداد یہ بنی۔ ۲۲۴۰۸ کل تفصیل یہ ہے۔

طالب کے اعداد مع والدہ ۱۱۳

حرف د کی کل تعداد ۴ سے ضرب دینے کے بعد ۲۲۴۰۸

قرآن حکیم میں د سے شروع ہونے والی

سورتوں کے نام مع اعداد

سورۂ دخان۔ ۹۷۷۹۳

سورۂ دہر ۷۷۵۸۸

حروف د سے شروع ہونے والا اسم الٰہی یادافع ۱۵۵

نوٹ ۱۹۸۰۵۷

ان میں سے ۶۰۰ وضع کئے۔ ۶۰۰

پھر ۴ سے تقسیم کیا۔

حاصل قسمت ۴۹۳۶۴ ہے۔

۴)۱۹۷۴۵۷(۴۹۳۶۴
۱۶
۳۷
۳۶
۱۴
۱۲
۲۵
۲۴
۱۷
۱۶
۱

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا۔ نقش کے پہلے خانہ میں ۳۹۳۶۴ رکھ کر ہر خانہ میں ۲۰ کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ نقش میں چونکہ کسر آرہی ہے اس لئے ۱۳ویں خانہ میں ۲۰ کے بجائے ۲۱ کا اضافہ کریں گے اس کے بعد آخر تک ہر خانہ میں ۲۰ کا اضافہ کریں گے۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۳۹۵۰۴	۳۹۵۶۴	۳۹۶۲۵	۳۹۳۶۴
۳۹۶۰۴	۳۹۳۸۴	۳۹۳۸۴	۳۹۵۸۴
۳۹۴۰۴	۳۹۶۶۵	۳۹۵۴۴	۳۹۴۶۴
۳۹۵۴۴	۳۹۴۴۴	۳۹۴۴۴	۳۹۶۲۵

وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

دو نقش تیار کریں ایک طالب اپنے گھر میں لٹکادے اور ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ انشاءاللہ اگلی قسط ان حضرات وخواتین کے لئے ہوگی جن کے نام حرف ذ سے شروع ہوتے ہیں۔ (اگلے شمارے کا انتظار کیجئے)

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 9897648829

عملیات حروف صوامت

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۳۸

برائے مدد خداوندی

حروف صوامت کے کچھ حیرت انگیز عملیات قارئین کی نذر کیے جارہے ہیں۔ ان میں اسماء الٰہی کے ذریعہ مدد لی جائے گی۔ جو حروف صوامت پر مشتمل ہوں۔ طریقہ یہ ہے کہ طالب کے اور والدہ کے نام میں سے نقطے والے حروف حذف کرکے جو حروف باقی رہیں ان کے اعداد برآمد کریں۔ پھر ان میں اسم الٰہی کے اعداد شامل کرکے مثلث خالی البطن تیار کریں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کردیں اور پہلے خانہ میں اعداد لکھ کر ہر خانہ میں اتنے ہی اعداد کا اضافہ کرتے رہیں۔ تقسیم کے بعد اگر کچھ باقی رہے تو خانہ ۶ میں انہیں بڑھا دیں۔ باقی خانوں میں آخر تک اتنے اعداد کا اضافہ کرتے رہیں جتنے اعداد پہلے خانہ میں لکھے گئے تھے۔ اس طریقہ سے دو نقش تیار کیے جائیں گے۔ ایک نقش طالب اپنے گھر میں لٹکادے اور ایک نقش طالب اپنے گلے میں ڈال لے۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔

مثلاً نسیم احمد ابن انیسہ بیگم کے لئے برائے امداد غیبی نقش تیار کرنا ہے۔ نسیم احمد میں دو حرف نقطے والے ہیں ان دونوں کو حذف کرکے باقی حرف یہ ہیں۔

س م اح م د اعداد۔ ۱۵۳

والدہ کے نام میں ۳ حروف نقطے والے ہیں ان کو حذف کرکے باقی حروف اس میں اس و گ م۔ اعداد ۱۲۶۔ اسم الٰہی، اعداد ۲۴۹۔

مجموعی اعداد ۱۵۳

۱۲۶

۲۴۹

۵۲۸

۱۲)۵۲۸(۴۴
۴۸
۴۸
۴۸
×

تقسیم برابر ہوگئی۔ پہلے خانہ میں خارج قسمت ۴۴ رکھ کر سب خانوں میں اتنے ہی کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۸	۱
۷	الٰہی نسیم احمد بن انیسہ بیگم پر اپنا فضل کرنا	۵
۲	۴	۶

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۳۲	۳۵۲	۴۴
۳۰۸		۲۲۰
۸۸	۱۷۶	۲۶۴

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۵۲۸ ہی ہے۔ دوسری مثال سرفراز ابن سروری۔

حروف صوامت س ر ر اس ر و ر ۹۲۷

اسم الٰہی سامع اعداد ۱۶۱

مجموعی اعداد ۱۰۸۸=۱۶۱+۹۲۷

۱۲)۱۰۸۸(۹۰
۱۰۸
×۸

۱۲ سے تقسیم کیا۔

خارج قسمت ۹۰ آیا ہے۔ ۸ باقی رہے۔ چھٹے خانہ میں ۹۸ کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۷۰	۷۲۰	۹۰
۶۳۰	الٰہی سرفراز ابن سروری کی غائبانہ مدد کرنا	۴۵۰
۱۸۰	۳۶۰	۵۴۰

علاج بذریعہ صدقات

حسن الہاشمی

بروقت صدقہ دیجئے اور آسمانی آفتوں سے نجات حاصل کیجئے

انسان اپنی زندگی میں دسیوں طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا شکار ہوتا ہے۔ پریشانیاں بطور آزمائش بھی آتی ہیں اور بطور سزا بھی۔ جب بھی انسان کسی طرح کی پریشانی کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنی غلطیوں کا احساس کرے اور اپنے اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔ انسان سے اپنی زندگی میں بہت سی غلطیاں دانستہ طور پر بھی ہوتی ہیں اور کچھ غلطیاں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ نادانستہ طور پر سرزد ہو جاتی ہیں۔ انسان کو اپنی ہر غلطی کی تلافی کرنی چاہئے اور ہر گناہ سے خواہ وہ جان بوجھ کر کیا گیا ہو یا غیر دانستہ طور پر ہو گیا ہو اس کی معافی مانگنی چاہئے۔

قرآن حکیم میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وَمَا اَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ۔ اور تمہارے اوپر جو بھی مصیبتیں اس دنیا میں آتی ہیں وہ درحقیقت تمہارے اپنے افعال واعمال کا خمیازہ ہوتی ہیں۔ جب کہ اللہ کا مزاج یہ ہے کہ وہ تمہاری بے شمار غلطیوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔

آزمائشوں اور سزاؤں کا سلسلہ زندگی بھر چلتا ہے اور ہر انسان ہر سال کئی بار یا چند سالوں میں ایک بار آزمائش اور اللہ کی پکڑ سے دوچار ہوتا ہے لیکن انسان کی فطرت یہ ہے کہ وہ کسی بھی مصیبت پر غور وفکر نہیں کرتا۔ اور اس کو توبہ کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔ قرآن حکیم میں یہ بھی فرمایا گیا کہ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم انہیں ہر سال یا دوسرے سال کسی آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ نہ انہیں توبہ کرنے کی توفیق ہوتی ہے اور نہ یہ اپنی خطاؤں کو اور ہماری آزمائشوں کو یاد رکھتے ہیں۔ بہرکیف جب بھی کوئی انسان کسی آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے تو سب سے پہلے تو اس کو اپنی خطاؤں سے توبہ کرنی چاہئے۔ جو انسان توبہ کرتا ہے اللہ کی نظروں میں وہ محبوب ہو جاتا ہے اللہ اس کی توبہ کو قبول کرتے ہیں اور اس کو پریشانیوں سے نجات عطا کرتے ہیں۔ توبہ کے ساتھ مصائب سے نمٹنے کے لئے صدقات کا سہارا بھی لینا چاہئے۔ صدقہ ہر بلا کو دفع کرتا ہے اور صدقہ کے ذریعہ باذن اللہ پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔

● اگر کوئی [illegible]

الوقت خیرات کرنا چاہئے اور یہ خیرات الگ الگ ضرورت مندوں کو دینی چاہئے۔ مثلاً کسی کو ایک روپیہ دے، کسی کو دو کا سکہ دے، کسی کو ۵ کا سکہ دے، کسی کو دس کا نوٹ دے، کسی کو بیس کا، کسی کو پچاس کا، کسی کو ۱۰۰ کا نوٹ دے۔ انشاء اللہ یہ صدقہ صرف ایک بار کرنے سے مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

● اگر کوئی شخص کسی بھی جسمانی بیماری کا شکار ہو جتنی عمر ہو اتنا آٹا کسی غریب کو دیدینا چاہئے۔ مثلاً کوئی شخص بیماری کے وقت پچاس سال کا ہے تو اس کو پچاس کلو آٹا خیرات کرنا چاہئے۔ یہ آٹا مختلف غریبوں کو بھی دے سکتے ہیں۔ یہ صدقہ اس دن کرنا چاہئے جس دن بیماری کا حملہ ہوا ہو۔

● اگر کوئی شخص سحر کا شکار ہو تو اس کو سات طرح کے اناج سات سات کلو خیرات کرنے چاہئیں۔ وہ سات اناج یہ ہیں۔ گیہوں، چنا، باجرہ، مکی، جو، جوار، دھان یا چاول۔ یہ صدقہ بدھ کے دن ادا کرنا چاہئے۔

● اگر کوئی شخص آسیب کا شکار ہو تو اس کو اپنے نام کے مفرد عدد کے برابر گوشت کسی بھی طرح کا دریا میں ڈالنا چاہئے۔ مثلاً کسی کے نام کا مفرد عدد ۵ ہے اور وہ جنات کا شکار ہے تو اس کو ۵ کلو گوشت کی بوٹیاں بنا کر دریا میں منگل کے دن ڈالنی چاہئیں۔

● اگر کوئی بندشوں کا شکار ہو وہ جسمانی ہوں یا کاروباری تو اس کو سفید رنگ کی ۷ چیزیں خیرات کرنی چاہئیں۔ جیسے دودھ، دہی، چاول، سفید، کپڑا وغیرہ۔

● جو شخص نظر بد میں مبتلا ہو اس کو کمسن بچوں کو شیرینی تقسیم کرنی چاہئے۔ شیرینی کی کوئی مقدار نہیں ہے، حسب استطاعت خیرات کر دے۔

● نامعلوم مصیبت، آفت اور بیماری کا صدقہ یہ ہے کہ ۷ فقیروں کو یا غریبوں کو پیٹ بھر کھانا کھلائے یا دے۔ اگر گنجائش ہو تو اس عمل کو لگاتار ۷ دن تک کرے۔ اگر گنجائش نہ ہو تو ایک دن کرے انشاء اللہ مصیبت اور بیماری سے نجات ملے گی۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

قسط : ۳۹

مخزن العجائب

حسن الہاشمی

شفابخش چھینٹے

سورۂ فاتحہ، چاروں قل، آیت الکرسی پڑھ کر آبِ زمزم پر دم کریں پھر اس پانی کی چھینٹیں اس شخص کے چہرے پر دیں جو آسیب کا شکار ہو اور چند قطرے اس کے منہ میں ڈالیں۔ انشاء اللہ آسیب سے نجات ملے گی۔ یہ عمل بہت آسان ہے لیکن اپنے اندر بہت تاثیر رکھتا ہے۔

ساحر اور ذریعہ سحر کی نشان دہی

رات کو سونے سے پہلے سات مرتبہ سورہ کوثر کی تلاوت کرکے سو جائیں، انشاء اللہ خواب میں اس بات کی نشان دہی ہو جائے گی، سحر کرنے والا اور کرانے والا کون ہے اور کس طرح سحر کیا گیا ہے۔ اس عمل کو لگاتار سات راتوں تک کریں، اگر پہلی رات میں نشاندہی نہ ہو سکے تو سات راتوں کے اندر اندر نشاندہی ہو جائے گی۔

آسیب کو بھگانے کے لئے

اگر کوئی شخص آسیبی اثرات کا شکار ہو تو اس کے لئے کان میں یہ آیت سات مرتبہ پڑھ کر دم کردیں اور سات مرتبہ اسی آیت کو پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائیں اور اس آیت کا نقش آسیب زدہ کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات ملے گی، آیت یہ ہے: وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَ اَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ.

نقش یہ ہے۔

۵۱۳	۵۱۷	۵۲۰	۵۰۶
۵۱۹	۵۰۷	۵۱۲	۵۱۸
۵۰۸	۵۲۲	۵۱۵	۵۱۱
۵۱۶	۵۱۰	۵۰۹	۵۲۱

سحر سے نجات کے لئے

چینی کی پلیٹ لے کر اس پر یہ آیت لکھیں: وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ گلاب و زعفران سے لکھیں، پھر اس تحریر کو پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں اور یہ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ سحر سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

نقش یہ ہے۔

۱۰۱۸	۱۰۳۱	۱۰۲۵	۱۰۱۱
۱۰۲۳	۱۰۱۴	۱۰۱۷	۱۰۲۲
۱۰۱۳	۱۰۲۴	۱۰۱۹	۱۰۱۶
۱۰۲۰	۱۰۱۵	۱۰۱۲	۱۰۲۶

اگر جادو سے کوکھ بند کردی ہو

اگر کسی عورت کی بذریعہ سحر کوکھ بند کردی ہو جس کی وجہ سے حمل قرار نہ پائے تو قرآن حکیم کی یہ آیت سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے عورت کو پلائیں اور مندرجہ ذیل نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ کوکھ کھل جائے گی اور تین ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔ آیت یہ ہے: وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا.

نقش یہ ہے۔

۹۷۴	۹۷۸	۹۸۱	۹۶۷
۹۸۰	۹۶۸	۹۷۳	۹۷۹
۹۶۹	۹۸۳	۹۷۶	۹۷۲
۹۷۷	۹۷۱	۹۷۰	۹۸۲

بندشِ نیند کا خاتمہ

اگر سحر کے ذریعہ کسی کی نیند باندھ دی گئی ہو اور مریض مسلسل بے خوابی کا شکار ہو تو مریض کو چاہئے کہ قرآن حکیم کی اس آیت کو سوتے وقت ۲۱ مرتبہ پڑھ لے، انشاء اللہ بے خوابی کی شکایت دور ہوگی اور اس آیت کو

سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لے۔ انشاء اللہ سحر سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

شیطان کے شر سے بچنے کے لئے

اگر کوئی شخص نماز فجر کے بعد اشراق کی نماز پڑھنے سے پہلے بجے میں جا کر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اس دن وہ شخص تمام دن شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص رات کو عشاء کی نماز کے بعد یہ عمل کرے تو تمام رات وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ دعا یہ ہے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَ سُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

دفع آسیب کے لئے

سرسوں کا تیل لے کر سات مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سمیت کے پوری سورۃ پڑھ کر دم کر دیں اور پوری سورۃ میں کسی آیت میں س نہ پڑھیں۔ پھر یہ تیل مریض کی پیشانی پر، کانوں پر، ناک کے نتھنوں پر اور بیسوں ناخنوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ ۷ روز یہ عمل کرنے سے آسیب سے نجات ملے گی۔

بچوں کی حفاظت کے لئے

چھوٹے بچوں کو آسیب، سحر اور زہریلے جانوروں سے محفوظ رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ حفاظت رہے گی۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَ ھَامَّۃٍ وَ عَیْنٍ لَامَّۃٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

بندش کاروبار کے لئے

سات کنکریوں پر یہ عمل کر کے پھونک ماریں۔

سات مرتبہ درود ابراہیم

سات مرتبہ آیت الکرسی

سات مرتبہ سورہ فلق

سات مرتبہ سورہ ناس

سات مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

کنکریوں پر دم کر کے نماز فجر کے بعد رکھ لیں، پھر دکان کے گیٹ پر جا کر ایک ایک کر کے ان کنکریوں کو گیٹ پر ماریں، پھر ان کنکریوں کو پانی پر ڈال دیں، اسے بہا دیں۔ سات یا اکیس روز یہ عمل کریں، کاروبار کی بندش ہوگی کھل جائے گی۔

شادی کی رکاوٹ دور کرنے کے لئے

اگر کسی لڑکے یا لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اور رشتوں میں رکاوٹیں پڑتی ہوں تو اس کو چاہئے کہ نماز مغرب کے بعد ۲۱ مرتبہ دونوں آیتوں کو پڑھنے کا معمول بنا لے۔ انشاء اللہ ۳ ماہ کے اندر اندر رشتہ طے ہو جائے گا۔ آیت یہ ہے رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ. رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ اور یہ نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

۱۰۴۱	۱۰۳۵	۱۰۳۲	۱۰۲۹
۱۰۳۳	۱۰۲۷	۱۰۴۲	۱۰۳۴
۱۰۲۶	۱۰۳۰	۱۰۳۷	۱۰۴۳
۱۰۳۶	۱۰۴۳	۱۰۴۵	۱۰۳۱

جادو کے اثرات سے نجات کے لئے

اس عمل کی برکت سے گھر اور گھر کے سبھی افراد جادو کے اثرات سے نجات پائیں گے اور آئندہ کے لئے محفوظ ہو جائیں گے۔ ڈھائی سو گرام شکر اور ڈھائی سو گرام سونف لے کر سامنے الگ الگ رکھیں اور ایک بالٹی میں پانی رکھ لیں اور یہ عمل کریں۔

(۱) آیت الکرسی ۲۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں۔

(۲) اس کے بعد پھر ۷ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں۔

(۳) درود ابراہیم ۱۱ مرتبہ پڑھ کر شکر، سونف اور پانی پر دم کر لیں۔

(۴) سورہ فلق ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر سونف، شکر اور پانی پر دم کر لیں۔

(۵) سورہ ناس ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر مذکورہ چیزوں پر دم کر لیں۔

عمل کے بعد پانی خود بھی پئیں، گھر کے سب افراد کو پلائیں اور اس پانی سے گھر کے در و دیوار کو چھینٹیں دیں۔ سونف اور شکر بھی تھوڑی تھوڑی سب لوگ کھا لیں جو باقی رہے اس کو شیشی میں رکھ دیں اور روزانہ تھوڑی تھوڑی کھاتے رہیں۔ پانی بھی کچھ بچا کر رکھ لیں اور روزانہ ۷ روز تک پیتے رہیں۔ انشاء اللہ جادو سے نجات ملے گی اور آئندہ کے لئے بھی حفاظت ہوگی۔

سفلی سے عمل سے نجات کے لئے

اگر کسی شخص کو یہ شبہ ہو کہ اس کے اوپر سفلی عمل کی کارروائی ہے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ "یامنتقم" ۶۴۰ مرتبہ پڑھے، پہلے دن ۶ ہزار ۴ سو مرتبہ پڑھے، اس کے بعد روزانہ ۶۴۰ مرتبہ پڑھتا رہے، اول و آخر درود شریف نہ پڑھے اور اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ نہ صرف یہ کہ سفلی عمل سے نجات ملے گی بلکہ جس نے جادو کرایا ہوگا وہ تکلیف میں مبتلا ہوگا۔ پڑھتے وقت یہ نیت رکھے کہ میں اپنے اس معاملے کو اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو بہتر انتقام لینے والا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۷	۱۶۰	۱۶۳	۱۵۰
۱۶۲	۱۵۱	۱۵۶	۱۶۱
۱۵۲	۱۶۵	۱۵۸	۱۵۵
۱۵۹	۱۵۴	۱۵۳	۱۶۴

لاعلاج مرض کے لئے

اگر کوئی شخص ایسے مرض میں مبتلا ہو کہ جس کا بظاہر کوئی علاج نہ ہو یا ایسے مرض میں مبتلا ہو کہ جس کی تشخیص نہ ہو پا رہی ہو تو ایسے مرض سے نجات کے لئے روزانہ نماز فجر کے بعد ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ ۴۱ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کریں اور اس پانی کو ان اوقات میں مریض کو پلائیں۔ صبح ناشتے کے بعد، دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد، عصر کی نماز کے بعد، رات کو کھانے کے بعد، رات کو سوتے وقت اور اگلے دن نہار منہ۔ روزانہ پانی تیار کرکے اس طرح مریض کو ۲۱ روز تک پلائیں اور سورۂ فاتحہ کا نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

وساوس شیطان سے نجات کے لئے

اگر کسی شخص کو وسوسے پریشان کرتے ہوں تو اس کو چاہئے کہ روزانہ صبح شام ۷ مرتبہ یہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. اور یہ نقش اپنے گلے میں ڈالے۔

۷۸۶

۱۱۲۴	۱۱۲۸	۱۱۳۱	۱۱۱۷
۱۱۳۰	۱۱۱۸	۱۱۲۳	۱۱۲۹
۱۱۱۹	۱۱۳۳	۱۱۲۶	۱۱۲۲
۱۱۲۷	۱۱۲۱	۱۱۲۰	۱۱۳۲

جادو کو لوٹانے کے لئے

اگر کسی شخص پر سحر ہو تو مندرجہ ذیل نقش کو مغرب کی نماز کے بعد اس طرح ۱۰۰ مرتبہ پڑھے کہ قبلہ کی طرف اپنی پشت کرکے بیٹھ جائے اور اپنے کپڑے الٹے کرکے پہن لے۔ عمل کے شروع اور آخیر میں درود نہ پڑھے اور اس عمل سے پہلے وضو کرے۔ عمل یہ ہے: اَللّٰہُ رَبِّیْ. اَللّٰہُ وَاحِدُ الْقَھَّارُ، اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. اگر اس عمل کو زوال ماہ میں کریں تو بہتر ہے۔

بلاؤں سے بچنے کا زبردست عمل

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بار تمام سرکش جنوں اور شیطانوں کو قید کرنے کا حکم دیا۔ اس وقت زنجیروں میں جکڑ کر ایک ایسی بلا کو بھی پیش کیا گیا جو گود والے بچوں کا گودا کھاتی تھی، ان کا خون پیتی تھی اور ان کی ہڈیاں توڑتی تھی، اس بلا نے یہ بھی بتایا کہ وہ گھروں کو خالی کرتی ہے اور قبروں کو آباد کرتی ہے، بچوں کو ہلاک کرتی ہے اور بڑوں کو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کرتی ہے، عورت کو بانجھ کراتی ہے، مردوں کی مردانگی کو فنا کر دیتی ہے، تاجروں کو نقصان سے دوچار کرتی ہے اور ملازم پیشہ لوگوں کو بیمار کرکے ان کو پیسے پیسے سے محروم کرا دیتی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو زمین کے ساتویں طبقے میں ڈال دیا۔ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا میں ۱۲ را یسے اسم کی آپ کو تعلیم دیتی ہوں جو ان کو اپنے پاس رکھے گا میں اس کے جسم سے نکل جاؤں گی۔ وہ ۱۲ را سماء یہ ہیں:

(۱) لولین (۲) طرطوس (۳) برقوس (۴) فیوس (۵) مہردس (۶) حروس (۷) بعدوس (۸) سرکوس (۹) پلوس (۱۰) معلون (۱۱) ام الصبیان (۱۲) عطروس۔

سحر کا ابتدائی علاج

اگر کسی کو یہ شک ہورہا ہو کہ اس پر کوئی جادو کر رہا ہے یا ابھی جادو کا اثر نہیں ہوا لیکن کوئی سحر سے اپنی حفاظت چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ان آیات کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے ۲۱ روز تک پئے اور ۴۰ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر اپنے اوپر دم بھی کرتا رہے۔ آیت یہ ہے: قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ الْخَبِیْثِ فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ.

اثراتِ سحر سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص سحر میں مبتلا ہو تو مندرجہ ذیل دعا کو چاشت کے وقت ۲۱ مرتبہ پڑھے اور لگاتار ۲۱ روز تک پڑھے۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔ دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَارَبِّ دَخَلْتُ دَخِیْلِیْ اَنْتَ وَکِیْلِیْ وَکَافِیْ یَکْفِیْنِیْ حَافِظٌ حَفِیْظِیْ یَکْفِیْ حَنَّانٌ مَنَّانٌ یَکْفِیْ غَفُوْرٌ غَفَّارٌ یَکْفِیْ قَهَّارٌ جَبَّارٌ یَکْفِیْ حَیٌّ قَیُّوْمٌ یَکْفِیْ خَالِقٌ خَلَّاقٌ یَکْفِیْنِیْ عَلِیْمٌ عَلَّامٌ یَکْفِیْنِیْ رَازِقٌ رَزَّاقٌ یَکْفِیْنِیْ شَاهِدٌ نَاظِرٌ یَکْفِیْ اللّٰہُ یَکْفِیْ یَکْفِیْ یَکْفِیْ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ. لَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْکِ وَ جَاعِلُوْہُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ. یٰمُوْسٰی اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ

دافع جنات

قرآن حکیم کی یہ آیت دافع جنات میں اکسیر کی حیثیت رکھتی ہے، اس آیت کا نقش گلے میں ڈالیں اور روزانہ اس آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں۔ انشاء اللہ جنات سے حفاظت رہے گی اور اگر جنات کا اثر ہو تو اس سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے: اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ. نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۳	۳۳۶	۳۳۳	۳۳۰
۳۳۴	۳۲۹	۳۲۴	۳۳۵
۳۲۸	۳۳۱	۳۳۸	۳۲۵
۲۳۷	۳۲۶	۳۲۷	۳۳۲

افرادِ خانہ کی ناچاقیاں

اگر کسی گھر کے رہنے والے آپس میں تکرار کرتے ہوں اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت نہ ہو تو مندرجہ ذیل نقش سب کے موڈھوں سے چھوا کر گھر میں لٹکا دیں اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں اور مندرجہ ذیل عمل ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اس پانی میں شربت بنائیں اور سب گھر والوں کو پلادیں۔ انشاء اللہ آپس کی نااتفاقی ختم ہوگی اور ایک دوسرے کے لئے اچھے جذبات دلوں میں پیدا ہوں گے۔ عمل یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا. هُوَ الَّذِیْ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ. وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ. یُحِبُّوْنَهُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ. وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ. فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ. عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّۃً. وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ. وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. اَللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ لَا حُجَّۃَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ. وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی وَتَرَکْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَدُوْدٌ وَدُوْدٌ وَدُوْدٌ وَدُوْدٌ رَؤُفٌ رَؤُفٌ رَؤُفٌ عَطُوْفٌ عَطُوْفٌ عَطُوْفٌ اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ اَلَّفَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ وَ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ فلاں ابن فلاں (گھر کے سب افراد کے نام زبان سے ادا کریں) کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ عَلٰی مَحَبَّتِکَ وَطَاعَتِکَ وَکَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ تَحْتَ عَرْشِکَ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَمِنْ اٰیٰتِہٖۤ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً. اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ. اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَالرَّحْمَۃِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ. اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. وَتِلْکَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیْنٰهَاۤ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِہٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۰۱۷	۱۵۰۳۱	۱۵۰۲۸	۱۵۰۲۴
۱۵۰۲۹	۱۵۰۲۳	۱۵۰۱۸	۱۵۰۳۰
۱۵۰۲۲	۱۵۰۲۶	۱۵۰۳۳	۱۵۰۱۹
۱۵۰۳۲	۱۵۰۲۰	۱۵۰۲۱	۱۵۰۲۷

درود تاج کی عظمت وافادیت

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

علامہ عالم فقری فرماتے ہیں کہ درود تاج بے پناہ فیوض و برکات کا منبع ہے۔ اور یہ عاشقان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب وظیفہ ہے۔ بے شمار صوفیاء اور اولیاء نے اس درود کو پڑھنے کا معمول بنایا اور اپنے مریدوں کو اس بات کی تاکید کی وہ درود تاج کو پابندی سے پڑھیں۔ صاحب کشف اور صاحب الہام بنانے کیلئے درود تاج کا ورد خاص اہمیت رکھتا ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص صاحب کشف بننے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ سو مرتبہ درود تاج کا ورد رکھے۔ اور تین سال تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاءاللہ کشف والہام کی دولت سے سرفراز ہوگا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتا ہو تو شب جمعہ کو عشاء کی نماز کے بعد ۱۷۰ مرتبہ درود تاج پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر سو جائے۔ انشاءاللہ خواب میں زیارت رسول اللہ علیہ وسلم سے بہرہ ور ہوگا۔ اگر کامیابی نہ ملے تو ۷ جمعوں تک اس عمل کو جاری رکھا جائے۔

برائے ترقی روزگار

عشاء کی نماز کے بعد ۵ راتوں تک یہ عمل کرے۔ ۶۶ مرتبہ درود تاج پڑھے اور سو مرتبہ "یامسبب الاسباب" پڑھے، کھلے آسمان کے نیچے ننگے سر اور ننگے پاؤں یہ عمل کرے۔ انشاءاللہ روزگار میں زبردست اضافہ ہوگا۔

مطلوب کو حاضر کرنے کے لئے

مطلوب کے نام کے اعداد مع والدہ نکال کر درود تاج اتنی بار پڑھے اور مطلوب کے نام کا جو مرکب عدد ہو اتنے دن اس عمل کو جاری رکھے اور مطلوب کا تصور رکھے۔ انشاءاللہ مطلوب بے قرار ہو کر حاضر ہوگا۔

دست غیب کے لئے

سات روزے رکھے اس دوران جھوٹ بالکل نہ بولے۔ عشاء کی نماز کے بعد درود تاج ۹۹ مرتبہ اور سورۂ نصر ۹۹ مرتبہ مع بسم اللہ پڑھے۔ اسکے بعد "یاحی یاقیوم" ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ ساتویں دن ایک جن حاضر ہوگا وہ جو رقم دے گا اس کو لے لے اور بغیر گنے خرچ کرتا رہے۔ انشاءاللہ رقم کبھی ختم نہیں ہوگی۔ جس دن رقم گن لے گا اسی دن یہ عمل بیکار ہو جائے گا۔

مصائب وحادثات سے حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص روزانہ ۷۲ مرتبہ یاباسط پڑھنے کا معمول رکھے اور اول وآخر ایک مرتبہ درود تاج پڑھے تو تمام آفات مصائب اور حادثات سے وہ محفوظ رہے گا اور رزق میں خیر وبرکت ہوگی۔

بدزبان اور بداخلاق شوہر کے لئے

اگر کسی عورت کا شوہر بدمزاج، بدزبان اور بداخلاق ہو اور بیوی سے محبت نہ کرتا ہو تو اس عورت کو چاہئے کہ روزانہ سو مرتبہ "یاودود" اس طرح پڑھے کہ اول وآخر ایک مرتبہ درود تاج پڑھے تو ۴۰ روز اس عمل کو جاری رکھنے سے شوہر اپنی بداخلاقیوں سے باز آجائے گا اور بیوی سے محبت کرنے لگے گا۔

مالک کی ناراضگی دور کرنے کے لئے

اگر کسی شخص کا مالک، حاکم یا افسر ناراض ہو تو اس کو چاہئے کہ "یاکافی" سو مرتبہ پڑھے اور اول وآخر درود تاج ایک مرتبہ پڑھے اور تصور ہی تصور میں مالک کی پشت پر پھونک دے اور اس عمل کو ۷ روز تک جاری رکھے۔ انشاءاللہ اس کی ناراضگی دور ہو جائے گی۔

دل کی صفائی کے لئے

اپنے دل کو برے خیالات اور برے ارادوں سے پاک صاف کرنے کے لئے روزانہ ایک مرتبہ درود تاج اور ۲۱ مرتبہ "یامعطی الخیر" کا ورد کرے۔ انشاءاللہ چند ہی دنوں میں دل آئینے کی طرح صاف ہوجائیگا

اور وساوس اور برے خیالات سے محفوظ رہے گا۔

رنج وغم سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص رنج وغم کا شکار ہو اس کو صبر نہ آتا ہو، اس کا دل اضطراب وانتشار کا شکار رہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ "یا کریم" کا ورد کرے اور اول وآخر ایک مرتبہ درود تاج پڑھے۔ انشاء اللہ قوت صبر پیدا ہوگی اور رنج وغم سے بھی نجات ملے گی۔ اس عمل کو ۴۱ دن تک جاری رکھنا چاہئے۔

نفس پر کنٹرول کرنے کے لئے

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے نفس پر اس کا کنٹرول رہے تو اس کو چاہئے روزانہ ۱۲۹ مرتبہ "یا لطیف" پڑھے اور اول وآخر تین مرتبہ درود تاج پڑھے۔ انشاء اللہ اس کا نفس اس کے کنٹرول میں رہے گا۔ اس عمل کو ایک سو بیس دن تک جاری رکھے۔

عزت وآبرو کے لئے

اگر کوئی شخص لوگوں کی نظروں میں معزز بننے کا آرزومند ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ سو مرتبہ "یا اول" پڑھے اور اول وآخر درود تاج گیارہ مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو ۴۱ دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ اس کے بعد جہاں بھی جائے گا لوگ اس کی عزت کرنے پر مجبور ہوں گے۔

تسخیر وخلائق کے لئے

نوچندی جمعرات کو عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود ابراہیم پڑھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کرے کہ ہر مبین پر گیارہ مرتبہ درود تاج پڑھے، ختم سورۃ پر پھر گیارہ مرتبہ درود ابراہیم پڑھے اور سورۂ یٰسین کا نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ تسخیر خلائق سے سرفراز ہوگا۔ سورۂ یٰسین کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۳۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۲
۵۵۳۵۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۷
۵۵۳۵۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۶۰	۵۵۳۴۷
۵۵۳۵۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۳۸	۵۵۳۵۴

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

اگر کوئی شخص کسی ناجائز مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہو تو اس کو چاہئے کہ گیارہ روز تک یہ عمل کرے۔ گیارہ مرتبہ درود تاج پڑھ کر گیارہ سو مرتبہ "یا مالک الملک" پڑھے۔ آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود تاج پڑھے۔ اس عمل کو گیارہ دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ بہت جلد مقدمہ میں کامیابی ملے گی۔

قرض کی ادائیگی کے لئے

روزانہ سو مرتبہ یا وکیل اور اول وآخر ایک مرتبہ درود تاج پڑھے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ قرض کی ادائیگی کا بندوبست غیب سے ہوگا۔

درود تاج یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَھَّرٌ مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

شیطان کیا ہے؟

احمد غزالی شہیدی

شیطان

امام ابو حامد الغزالی علیہ الرحمہ مکاشفۃ القلوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

روایت ہے کہ پہلے آسمان پر شیطان عابد، دوسرے پر زاہد، تیسرے پر عارف، چوتھے پر ولی، پانچویں پر متقی، چھٹے پر عزرائیل اور لوح محفوظ پر ابلیس کے ناموں سے معروف تھا وہ اپنی عاقبت سے بے فکر تھا، جب اسے آدم علیہ السلام کو سجدہ کا حکم ملا تو کہنے لگا۔ ''اے اللہ میں اس سے برتر اور افضل ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، شیطان نخوت اور تکبر سے آدم علیہ السلام کی طرف پشت کرکے کھڑا رہا اور ملائکہ سربسجود رہے۔ شیطان نے نہ اطاعت ادا کی اور نہ ہی اپنی نافرمانی پر نادم ہوا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت مسخ کردی۔ منہ خنزیر کی طرح لٹکا ہوا، سر اونٹ کی مانند اور سینہ اونٹ کی کوہان جیسا، چہرہ بندر نما، آنکھیں پھٹی پھٹی، نتھنے حجام کے لوٹے جیسے، ہونٹ بیل کی طرح، داڑھی پر سات بال، جس پر خنزیر کے دانت نمایاں اسے جنت سے نکال دیا گیا۔ اب چھپ کر وادیوں میں آتا ہے، قیامت تک مستحق لعنت ہے۔''

پس شیطان اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور عنایت سے محروم ہوتے ہیں اب اس سے بڑھ کر کوئی کمزور نہیں رہا اور نہ اس سے بڑھ کر کوئی ذلیل ہے اور شیطان اس کتے کی مانند ہے، جو گھر سے باہر دروازے پر کھڑا رہتا ہے، اس تشبیہ سے شیطان کے طریقہ واردات کا منظر پیش کیا گیا ہے۔ جس طرح کتے گھروں کے باہر کھڑے ہوتے ہیں، جو کوئی ملاقاتی مالکان سے ملنے جائے اس کو اس وقت تک بھونکتے ہیں جب تک مالک ڈانٹ کر چپ نہ کرادے۔ شیطان بھی ہر اس شخص کو جو حق تعالیٰ کی بارگاہ میں جانا چاہتا ہے اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے تاکہ وہ پریشان ہوکر بھاگ جائے، لیکن انسان جب ایسے مواقع پر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کتے کو ڈانٹ دیتے ہیں کہ ''خبردار یہ ہمارا آدمی ہے خاموش ہوجا۔''

اللہ تعالیٰ نے کھلی چھٹی دے کر کہا، جو میرے ہیں وہ تیری دسترس سے باہر ہوں گے یعنی انبیاء علیہ السلام کو معصوم بناکر محفوظ فرمادیا۔ شیطان نے مزید مطالبہ کیا۔ اللہ نے فرمایا جتنی اولاد آدم ہوگی اتنی ہی تیری اولاد ہوگی۔ ان کے سینے تیرا مسکن ہوں گے۔ تو خون کی طرح ان میں گردش کرے گا۔ اس کے بعد اس نے مزید طلب کیا تو فرمان الٰہی ہوا۔ ان پر اپنے پیادوں اور سواروں کے ساتھ جمع ہوکر ان کے خلاف مزید مدد حاصل کر اور انہیں آمادہ کرسکے گا کہ وہ حرام کھائیں، انہیں مشرکانہ تعلیم سے مشرکانہ نام رکھنے کی ترغیب دینا جیسے عبدالعزیٰ وغیرہ، گندی گفتگو اور برے افعال اور باطل مذاہب کی طرف لگانا، انہیں جھوٹی تسلی دے کر معبود باطلہ کی شفاعت ان کے آباؤ اجداد کی کرامتوں پر فخر اور طویل امیدوں سے توبہ میں تاخیر کی راہ پر لگانا یہ سب بطور تہدید تھا تم جو چاہو کرو۔''

(۱) اولاد آدم کی سپر ایمانی

ابن آدم کے پاس ایمان جیسی مضبوط ڈھال ہے جس کے ذریعہ ہر شیطانی حملے کو ناکام بنایا جاسکتا ہے۔ ''آدم علیہ السلام نے عرض کی یاالٰہی تو نے ابلیس کا میری اولاد پر تسلط قائم کردیا اب تیری مدد کے بغیر اس سے کیسے بچا جائے گا۔ اللہ نے فرمایا تیرے ہر فرزند کے ہمراہ دو فرشتے محافظ پیدا کروں گا۔ آدم نے عرض کیا مزید عطا کیجئے۔ فرمان ہوا ایک نیکی کا ثواب دس گنا۔ اے اللہ مزید عطا فرما۔ حکم الٰہی ہوا تیری اولاد کی آخری سانس تک توبہ قبول کروں گا۔ اے مالک اور عطا ہو فرمان الٰہی ہوا تیری اولاد کے گناہوں کی بخشش عام کروں گا۔ میں بے نیاز ہوں، اب آدم علیہ السلام گویا ہوئے۔ اے میرے رب یہ کافی ہے۔ شیطان نے کہا اے اللہ! تو نے آدم علیہ السلام کی اولاد سے نبی بنائے ان پر کتابیں نازل فرمائیں۔ میرے قاصد کون ہے۔؟ فرمایا کاہن، نجومی اور فال نکالنے والے تیری کتابیں، گدی ہوئی کھالیں تیری حدیثیں، جھوٹ اور تیرا کلام، تیرے مؤذن باجے، تیری مسجد بازار، تیرا گھر حمام، تیرا کھانا جس پر میرا نام نہ لیا گیا ہو، تیرا پینا شراب اور عورتیں تیرا ذریعہ معاش۔''

(۲) حشر شیطان میدان حشر میں

میدان حشر میں شیطان کو آگ کی کرسی پر بٹھایا جائے گا وہ بولے گا تو اس کے حلق سے گدھے کی سی ہولناک آواز بلند ہوگی، جسے سن کر تمام شیاطین اور کفار جمع ہوں گے۔ شیطان کہے گا۔

"اے دوزخیو! تم نے اپنے رب کا وعدہ کیسے پایا۔"

وہ سب کہیں گے۔ "اسے سچ پایا۔"

شیطان پھر کہے گا۔ "آج میں رحمت سے مایوس ہوگیا۔"

پھر اللہ کے حکم تابع ملائکہ گرزوں سے شیطان کو ماریں گے پھر وہ جہنم میں چالیس برس تک رہے گا اور کبھی بھی اس کو باہر نکلنے کا حکم نہیں ملیگا اسی موضوع پر دوسری روایت میں ہے کہ بروز قیامت شیطان کو آگ کی کرسی پر بٹھایا جائے گا تو اس کے گلے میں لعنت کا طوق ہوگا۔ فرشتوں کو حکم ملے گا اسے جہنم کی طرف دھکیل دو وہ کوشاں ہوں گے۔ جبرائیل بھی (اسی ہزار) ملائکہ کے ساتھ اس مقصد کے لئے مصروف نظر آئیں گے۔ جب فرشتوں کو دھکیلنے میں کامیابی نہ ہوگی، ارشاد باری ہوگا اگر اسے میرے تمام فرشتے بھی دھکیلنے کی کوشش کریں گے تو کرسی کو ہلا نہیں سکیں گے۔ اس کا سبب وہ بوجھل اور وزنی لعنت کا طوق ہے۔

(۳) شیطان دشمنی

مناسب ہے کہ انسان شیطان کو اپنا سب سے بڑا دشمن مان کر اس کا مقابلہ کرنے اور اس کو زیر کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ اس حقیقت کو پہچاننے کے لئے انسان کو ذاتی تجربے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ ہوش کس کام کا جو سب کچھ لٹ جانے کے بعد حاصل ہو۔ مزہ تو جب ہے کہ شیطان کا شکار ہونے سے پہلے ہی اس کو بزور بازو نیچا دکھانے کا سامان پیدا کرلیا جائے۔ فرمان خالق کائنات ہے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؀ (سورۂ فاطر: ۶)

بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے، لہٰذا اسے دشمن قرار دو۔"

قلب انسان ایک مضبوط قلعے کی مانند ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ اس قلعے میں گھس کر اپنا قبضہ جمالے۔ جس طرح بچہ گیند سے کھیلتا ہے اس طرح شیطان اس انسان سے کھیلتا ہے جو غصے کی حالت میں ہو اور گھس کر اپنا قبضہ جمالے۔ غصہ اور شہوت انسان کی گزرگاہیں ہیں۔

مکاشفۃ القلوب میں لکھا ہے۔

"ایک اللہ کے بندے نے شیطان سے پوچھا تو انسان پر کیسے قابو پاتا ہے۔ شیطان نے کہا۔ میں اس پر غصہ اور شہوت کی حالت میں قابو پاتا ہوں۔ ان دو راستوں کے علاوہ انسان کو اپنے دام میں پھنسانے کے لئے شیطان اور بھی متعدد راستے اختیار کرتا ہے جیسے حسد، لالچ اور حرص، ان میں الجھ کر انسان بے شمار برائیوں کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ اپنے ہلاکت کے طریقے بیان کرتے ہوئے شیطان نے حضرت نوح علیہ السلام کے روبرو اعتراف کیا تھا میں حرص اور حسد کی بدولت اولاد آدم کو تباہ کرتا ہوں۔ مزید کہا کہ حسد کے باعث میں خود ملعون ہوا اور حرص نے آدم علیہ السلام کو جنت سے نکال باہر کیا اور اب میرا شکار حرص کے ذریعہ ہوتا ہے۔ متاع دنیا سے رغبت، لباس، نادر سواریاں، طمع، امید، بدگمانی، وسوسے اور جلد بازی بھی شیطانی جال ہیں۔ شیطان کا دفعیہ کرنے کے لئے استغفار اور ذکر الٰہی سے زیادہ موثر اور کوئی چیز نہیں۔"

ابلیس کے چیلے بھی شیطان کہلاتے ہیں۔ ان کا کام ابلیس کے مشن کو پورا کرنا ہے۔

(۴) بعثت انبیاء سے خوفزدہ

"روایت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی شیطان کے سب چیلے اس کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے۔ "آج تمام بت اوندھے ہوگئے ہیں۔" ابلیس نے کہا۔ "بضرور کوئی بڑا واقعہ ہوا ہے میں خود پتہ کرتا ہوں۔

چنانچہ وہ پھرتا رہا پھر اسے ولادت عیسیٰ علیہ السلام کا پتہ چلا۔ اس نے کہا ان کی پیدائش ہوئی ہے اور فرشتے ان کو گھیرے میں لئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا تم جاؤ انسان میں جلد بازی اور تساہلی کا ہتھیار آزماؤ جب عورت بچہ جنتی ہے تو میں پاس ہوتا ہوں میں غیر حاضر تھا اس لئے بت اوندھے ہوگئے ہیں۔"

(۵) اسباب

شیطان وہاں آسانی سے اپنی جگہ بنالیتا ہے، جہاں انسان اپنی ضروریات سے فاضل اسباب اپنے پاس جمع کرلیتا ہے۔ حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو شیطان نے اپنے چیلوں کو جمع کیا اور کہا آج ضرور کوئی عجیب واقعہ ہوا ہے۔ جاؤ اور جاکر معلوم کرو۔ کسی کو معلوم نہ ہوسکا اور سب ناکام لوٹ آئے۔ آخر ابلیس خود گیا اور واپس آکر اپنے چیلوں کو بتایا کہ اللہ

تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔ ابلیس نے اپنے چیلوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے لگایا مگر وہ ناکام ہوگئے۔ چیلوں نے بتایا کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز شروع کرتے ہیں تو ان کا کیا دھرا خاک میں مل جاتا ہے۔ ابلیس نے چیلوں کو دلاسا دیتے ہوئے کہا۔ فکر نہ کرو جب مسلمانوں کے پاس دولت ارزاں اور فراواں ہوجائے گی تو پھر ہماری امید پوری ہوگی۔

(۶) موجب شر

ابلیس بھیس بدل کر لوگوں میں فتنہ وفساد پھیلاتا ہے۔ ابن اسحاق نے روایت ہے کہ قصی بن کلاب کے دارلندوہ میں جب اہل قریش کا اجتماع ہوا، جس میں کفار پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازشیں کررہے تھے اور مشورے دے رہے تھے اس میں ایک باوقار بوڑھا آدمی کمبل اوڑھے، ریشمی ٹوپی پہنے کھڑا تھا وہ یہ کہہ کر اس مجلس میں شریک ہوگیا کہ وہ نجد سے ہے اور جو مشورہ کیا جارہا ہے وہ اس نے سنا تھا اور اگر اسے شامل کرلیا گیا تو شاید وہ بہتر مشورہ دے سکے۔ یہ دراصل ابلیس تھا اور اسے جب اس مجلس میں شامل کرلیا گیا تو اس نے ابوجہل کی اس رائے کہ (ہر قبیلے کا ایک ایک فرد لیا جائے اور وہ سب مل کر وار کریں تاکہ خون بہا تمام قبائل عرب پر تقسیم ہوجائے گا اور اس طرح عبد مناف تمام قبائل عرب سے جنگ مول نہ لے سکیں گے) اتفاق کیا اور اسے خوب سراہا اور کہا اس سے بہتر کوئی مشورہ نہیں ہوسکتا۔

(۷) شیطان انسان سے کمزور ہے

شیطان کی شیطانیت سے باخبر رہنا اچھا ہے مگر اس سے خوفزدہ اور مرعوب ہونا ٹھیک نہیں ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اور شیطان کے ہر وار کا ڈٹ کر مقابلہ کرسکتا ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا (سورۃ النساء:۷۶) شیطان کے مکر اور کید کو حق تعالیٰ ہی نے ضعیف اور کمزور فرمایا ہے۔

شیطان وساوس کے ذریعے انسان پر حملہ کرتا ہے جو ان کا شکار ہوجاتے ہیں وہ شیطان کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں مگر جو ہوشیار ہوں وہ ان وساوس کا فوری توڑ کرلیتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ وساوس کا علاج دو چیزیں ہیں ایک تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا دوسرے آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ پڑھنا۔ اس نکتے کو حضرت مولانا حکیم محمد اختر بڑی خوبصورتی سے ذیل کے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

وساوس خواہ کفر ہوں یا گناہ کے ہوں، آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ پڑھنے سے اس طرح بھاگتے ہیں جیسے ڈی ڈی ٹی چھڑکنے سے مکھی، کھٹمل اور جراثیم بھاگتے ہیں۔ متعدد دوستوں نے بتایا کہ جب بدنگاہی کا تقاضا شیطان ڈالتا ہے تو ہم آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ پڑھ لیتے ہیں اور فوراً اللہ تعالیٰ کی بڑائی سامنے آجاتی ہے اور وسوسہ ختم ہوجاتا ہے۔"

(۸) غصہ شیطان کا اثر

ارشاد فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غضب شیطان کے اثر سے یعنی اس کے وسوسہ سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے پس جس پر غصہ کا اثر ہوجائے وضو کرے۔ (ابوداؤد)

طلسماتی موم بتی

ھاشمی روحانی مرکز کی عظیم الشان روحانی پیشکش

آج کل گھر گھر میں جنات نے اپنا ڈیرہ جما رکھا ہے، اور اللہ کے کروڑوں بندے ان کی موجودگی سے پریشان ہیں، جنات کے علاوہ کرنی کرتوت سے بھی گھروں میں نحوست بکھری ہوئی ہے، ان اثرات کو بآسانی دفع کرنے کے لئے

ھاشمی روحانی مرکز

نے ایک موم بتی تیار کی ہے، جو اس دور کی ایک لاجواب روحانی پیش کش ہے، جو لوگ جنات کی موجودگی سے پریشان ہیں وہ اس موم بتی کے طلسماتی اثرات سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی موم بتی -/40 روپے

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ فوراً رابطہ قائم کریں۔ ایجنسی کی شرائط خط لکھ کر فوراً طلب کریں۔

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی 247554

ضروری اعلان

اعلامیہ نمبر-۲۰

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہو چکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر اپنی تفصیل روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند ایک ڈائریکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اس کے لئے ہر شاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہو جانی ضروری ہے۔ ڈائریکٹری میں ہر شاگرد کا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی چھاپا جائے گا اس لئے اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ اگر چہ ریکارڈ دفتر میں تمام شاگردوں کا موجود ہے لیکن دوبارہ ان کے پتے اور فون نمبر اس لئے منگا رہے ہیں تاکہ پتے اور فون نمبر میں اگر کوئی تبدیلی ہوگی ہو تو واضح ہو جائے۔ جن شاگردوں کا نام ابھی تک اگر لسٹ میں نہیں چھپا ہے تو وہ فوراً ایک پوسٹ کارڈ روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز سے جو ڈائریکٹری شائع ہوگی اس میں سب شاگردوں کے نام اور پتے ہونے ضروری ہیں۔ یہ ریکارڈ سب شاگردوں کو دائمی فائدہ پہنچائے گا۔ یہ ڈائریکٹری تمام شاگردوں کو بھی بھیجی جائے گی۔

نمبر	نام	علاقہ	T. No.
573	عبدالرؤف	بالا نگر، حیدرآباد	T/610/09
574	سید اشفاق حسین	یاقوت پورہ، حیدرآباد	T/611/09
575	مولانا عبدالرحیم	C/o بھارت اسٹیل سینٹر احمد نگر	T/612/09
576	حشمت علی خاں	ہاکوٹے، اردو دیا کالونی حیدرآباد	T/613/09
577	محمد احمد	خان کیرانہ اسٹور، بڑودہ، گجرات	T/614/09
578	مفتی سید عبدالرحیم	مدرسہ اسلامیہ رامپورہ، سورت	T/615/09
579	مولانا عظیم الدین قاسمی	امام بڑی مسجد، کیلور، کرشنا اے پی	T/616/09
580	محمد زبیر	جامع مسجد شاہ آباد بدال (راج)	T/617/09
581	محمد حبیب اللہ	محی الدین پالم آگرہار، کولار	T/618/09
582	محمد فیروز خاں	دیورانیا، بہیڑی، ضلع بریلی	T/619/09
583	محمد راشد صدیقی	سیکٹر بی گووند پورہ، بھوپال	T/620/09
584	مولانا عبدالاحد	محلہ حبیب نگر ضلع نظام آباد اے پی	T/621/09
585	سید وہاب الدین	کوریا سوہ کا داس نگر چھتی تملناڈو	T/622/09
586	ویپن ٹنڈن	کالی داس بستی، ضلع سنگرور پنجاب	T/623/09
587	قاری عابد حسین	بلد او انصار، حبیب والا، دھامپور	T/624/09

نمبر	نام	علاقہ	T. No.
588	محمد ساجد	اکبر باغ، سعید آباد، حیدرآباد	T/626/09
589	کے شکیل احمد قادری	گلی ویڈیکارہ، آمبور، ویلور تملناڈو	T/627/09
590	فضل محمود	ایس پی آئی کالونی لکھنؤ	T/628/09
591	پی ایچ محمد زبیر جامعی	مسجد کوثر نزد فریدہ شو فیکٹری بنگلور	T/629/09
592	ریشما جہانگیری مستری	مقصود نگر، الماس کالونی، ممبرا تھانہ	T/630/09
593	محمد حیات خاں	ترسہ پور نواب گنج، پرتاپ گڑھ	T/631/09
594	مبارک خان	گاؤں برچھا، ضلع سہارنپور ایم پی	T/632/09
595	محمد واجد علی	محلہ اسرانہ سیبانی، ضلع ہردوئی	T/633/09
596	حافظ مشتاق	مالدہ شور لین 1، مالیگاؤں، ناسک	T634/09
597	محمد طیب	جھیا گڑھ، ضلع مہاراج گنج یوپی	T/636/09
598	افتخار الحسن ندوی	محلہ بگاہی، پوسٹ گھوسی ضلع مئو	T/637/09
599	احمد جعفر پٹھان	اڈکمل ہماری بندر روڈ یوپی رتناگری	T/638/09
600	شیخ نیلوفر توصیف	شیر اپور روڈ، بھیم نگر، پونے ایم ایس	T/639/09
601	مولانا توصیف احمد قاسمی	شیر اپور روڈ، بھیم نگر، پونے ایم ایس	T/640/09
602	شیخ سعدیہ توصیف	شیر اپور روڈ، بھیم نگر، پونے ایم ایس	T/641/09

جن شاگردوں کا ٹی نمبر ابھی تک جاری نہیں ہوا ہے وہ بھی اپنا نام و پتہ وغیرہ بھجوا دیں۔ انہیں ٹی نمبر بھیج دیا جائے گا۔

نام ________ ولدیت ________ ٹی نمبر ________ مکمل پتہ ________ فون رموبائل نمبر ________

شاگرد اپنا شناختی کارڈ (پہچان پتر) یا راشن کارڈ ضرور روانہ کریں، اس کے بغیر ڈائریکٹری میں اندراج ممکن نہیں ہے۔

(جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہو جائے گی ان کے نام رسالے میں شائع کر دیئے جائیں گے تاکہ ان کو بھی اطمینان ہو جائے)۔

ہمارا پتہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

گوشت۔فائدے اور نقصانات

☆حکیم سید غیاث الدین

گوشت کو عربی میں لحم کہتے ہیں، ساری دنیا کے لوگ اسے استعمال کرتے ہیں، ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ گوشت بہ طور غذا اور دوا مفید ہے۔اس کا مزاج گرم تر ہوتا ہے،بدن کو موٹا کرتا ہے مگر دماغ کو کند کرتا ہے۔جدید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ گوشت میں اجزائے لحمیہ (گوشت خون پیدا کرنے والے اجزاء) چربی،نمک اور پانی ہوتا ہے۔اس کی چربی میں وٹامن ''اے'' ہوتا ہے جس سے ہڈیوں کو غذا پہنچتی ہے۔اجزائے لحمیہ کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے غذائیت پیدا ہوتی ہے۔گوشت کے کثرت استعمال سے گردوں میں یورک ایسڈ کی جو زیادتی ہو جاتی ہے گردے اسے بہ آسانی خارج نہیں کر سکتے۔گوشت بدن میں صفراء کو زیادہ پیدا کرتا ہے۔گوشت کے کثرت سے استعمال کرنے سے مثانے اور گردے کی امراض پیدا ہوتے ہیں۔اس لئے گوشت کا کم استعمال کرنا چاہئے۔تیتر،بٹیر اور مرغ و پرندوں کا گوشت لطیف زود ہضم اور طاقت بخش ہوتا ہے۔مچھلی میں فاسفورس زیادہ ہوتا ہے جو دماغ کو خصوصیت کے ساتھ طاقت دیتا ہے،تپ دق،سنگرہنی اور پرانے اسہال یا بیماری کے بعد جب مریض کمزور ہو جاتا ہے تو اسے گوشت کی یا شوربے کی ایک پیالی جسم میں توانائی پیدا کرتی ہے۔گوشت کو عموماً خوب بھون کر پکایا جاتا ہے۔اس طرح کے عمل سے گوشت کے مقوی اجزاء جل جاتے ہیں اور وٹامنز ضائع ہو جاتے ہیں۔اگر گوشت کو بھوننے کے بجائے ابلا ہوا گوشت استعمال کیا جائے تو بہتر ہے۔اس کے علاوہ اگر گوشت کو مصالحہ ڈال کر بھون لیا جائے اور پھر پانی میں ڈال دیں تو گوشت کی ساری قوت شوربے میں آجاتی ہے۔اس لئے گوشت کا شوربہ زیادہ مفید ہوتا ہے۔گوشت کی اہمیت و افادیت کو اگر طب نبوی کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہر طرح کے پھل پھول اور ہر قسم کے گوشت سے جو بھی وہ چاہتے ہیں۔ہم نے ان کو وافر دے رکھا ہے۔دوسری جگہ فرمایا:اور پرندوں کے گوشت جس کی خواہش کریں گے (وہ لے کر آئیں گے)''سنن ابن ماجہ میں ابوالدردا کی حدیث نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا:''دنیا والوں اور جنتیوں کے کھانے کا سردار گوشت ہے۔''صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ سے روایت ہے آپ نے فرمایا عائشہؓ کو تمام عورتوں پر ویسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسے کہ ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔ثرید سے مراد یہاں گوشت اور روٹی کا آمیزہ ہوتا ہے۔زہری نے بیان کیا کہ گوشت خوری سے ستر قوتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔محمد بن واسع کا خیال ہے کہ گوشت خوری سے بصارت زیادہ ہوتی ہے۔چنانچہ حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ گوشت کھاؤ اس لئے کہ گوشت بدن کے رنگ کو نکھارتا ہے،پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتا،اخلاق و عادات کو بہتر بناتا ہے۔حضرت عائشہؓ سے وہ حدیث مروی ہے کہ جس کو ابوداؤد نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ،اس لئے کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے بلکہ اس کو نوچ کر کھاؤ،اس لئے کہ یہی زیادہ عمدہ اور بہتر ہے۔گوشت کی مختلف قسمیں ہیں جن کے فوائد و مضرات کو بتایا جارہا ہے۔بھیڑ کا گوشت،بھیڑ کا گوشت دوسرے درجے میں گرم اور پہلے درجے میں تر ہوتا ہے۔ایک سالہ بچے کا گوشت سب سے عمدہ ہوتا ہے۔جس کا ہاضمہ اچھا ہو اس میں صالح خون پیدا کرتا ہے اور قوت بخشتا ہے،ذہن اور حافظے کو قوی کرتا ہے،لاغر اور بوڑھی بھیڑ کا گوشت خراب اور مضر ہوتا ہے۔سب سے عمدہ گوشت سیاہ رنگ کے بھیڑ کا ہوتا ہے۔سرخ رنگ کے فربہ جانور کا گوشت ہلکا ہوتا ہے اور غذائیت عمدہ ہوتی ہے۔بکری کے چھوٹے بچے کے گوشت میں غذائیت معمولی ہوتی ہے،بہترین گوشت جو ہڈی سے چپکا ہوتا ہے دائیں طرف کا گوشت،بائیں طرف سے اور اگلا حصہ پچھلے حصے سے عمدہ ہوتا ہے۔حضور ﷺ کو اگلے حصے اور سر کو چھوڑ کر بالائی حصہ کا گوشت بہت زیادہ مرغوب تھا۔اس لئے کہ یہ زیریں حصہ کے مقابل زیادہ ہلکا اور عمدہ ہوتا ہے۔صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مذکور ہے کہ حضور ﷺ کو پشت کا گوشت مرغوب تھا اس لئے کہ اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے اور صالح خون پیدا کرتا ہے۔سنن ابن ماجہ میں مرفوعاً روایت ہے کہ سب سے لذیذ عمدہ گوشت پشت کا ہوتا ہے۔

بکری کا گوشت

اس کا گوشت گرم تر اور طاقت بخش ہوتا ہے،خون پیدا کرتا ہے۔ڈاکٹروں نے تحقیقات کے بعد بتایا کہ بکری یا بکرے کے جس عضو کا

گوشت کھایا جائے انسان کے اسی عضو کو طاقت ہوتی ہے۔

حکیم جالینوس نے ایک سالہ بکری کے بچے کے گوشت کو معتدل غذاؤں میں شمار کیا ہے اور مادہ بچہ نر سے زیدہ بہتر ہوتا ہے۔ نسائی نے اپنی سنن میں نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا بکری کی نگہداشت اچھی طرح کرو اور اس سے تکلیف دور کرتے رہو۔ اس لئے کہ جنت کے چوپایوں میں سے ہے۔"

گائے کا گوشت

گائے کا گوشت سرد خشک ہوتا ہے۔ اس کو ہمیشہ استعمال کرنے سے سوداوی امراض جیسے کھجلی، خارش دار جذام، فیل پا، کینسر اور بہت زیادہ ورم پیدا ہوتا ہے۔ یہ سب بیماریاں اس شخص کو لاحق ہوتی ہیں جو اس کا عادی نہ ہو۔ اس کی مضرت مرچ، سیاہ لہسن، دارچینی اور سونٹھ وغیرہ سے دور کی جاتی ہے۔

سانڈ کے گوشت میں برودت کم تر ہوتی ہے اور گائے میں خشکی کم تر ہوتی ہے اور گائے میں خشکی کم تر ہوتی ہے، بچھڑے کا گوشت بالخصوص جب کہ بچھڑا فربہ ہو، نہایت معتدل، لذیذ، عمدہ اور اچھا ہوتا ہے، وہ گرم تر ہوتا ہے اور جب ہضم ہو جاتا ہے تو قوت بخش غذا کہلاتا ہے۔

مرغ کا گوشت

مرغ کا گوشت گرم تر اور زود ہضم ہوتا ہے۔ خون، گوشت، چربی، ہڈی کو طاقت دیتا ہے، بھوک کو تیز کرتا ہے، جسم کو خوبصورت بناتا ہے، مرغ جتنی بھی کم عمر کا ہوگا اتنا ہی اس کا گوشت عمدہ اور طاقت بخش ہوتا ہے (یہ تمام خصوصیات دیسی مرغی کے ہیں)۔

تیتر کا گوشت

تیتر کا گوشت معتدل ہوتا ہے اور یہ قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے، اس کے افعال وخواص بھی بٹیر کے گوشت سے مشابہ ہیں۔

بٹیر کا گوشت

یہ گرم ہوتا ہے، جسم کی کمزوری کو دور کرتے ہوئے بدن میں طاقت پیدا کرتا ہے اور جسم کو موٹا کرتا ہے، بھوک لگاتا ہے اور معدہ کو طاقت دیتا ہے، قوت باہ کو بڑھاتا ہے، کمزور معدہ والوں کو بہت مفید ہے۔

مچھلی

مچھلی کا مزاج گرم تر ہے، دماغ کو تقویت دیتا ہے، جسم میں خون کی مقدار کو بڑھاتا ہے، قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے، مچھلی میں فاسفورس ایسڈ بہت زیادہ مقدار میں ہوتا ہے، جو دماغ کو قوت بخشتا ہے، مچھلی دیر ہضم ہے۔ اس کے استعمال کرنے کے بعد چار پانچ گھنٹے تک کوئی اور غذا استعمال نہیں کرنا چاہئے ورنہ خون خراب ہو جاتا ہے اور کوڑھ کی بیماری کا اندیشہ رہتا ہے۔

گوشت کے فوائد اور نقصانات کی تفصیل جاننے کے بعد گوشت کا اعتدال سے اور اس کے فوائد ونقصانات کو نظر میں رکھتے ہوئے ہی استعمال کرنا چاہئے۔ بچوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کے علاوہ خواتین وغیرہ میں بھی گوشت کے استعمال کے تعلق سے معلومات ہونی چاہئیں اور انہیں بھی ان کو ذہن میں رکھ کر ہی اس کے استعمال وغیرہ کے تعلق سے فیصلہ کرنا چاہئے کیوں کہ ایک بات سبھی جانتے ہیں کہ حد سے زیادہ کسی چیز کا استعمال بعض دفعہ فائدہ پہنچانے کے بجائے نقصان کرتا ہے، اسلئے نقصان اور مضر اثرات سے بچنے کے لئے ہمیشہ ہی اعتدال پسندی سے کام لینا چاہئے۔ ویسے بھی موجودہ دور میں نہ صرف گوشت بلکہ دیگر اشیاء کے استعمال میں بھی اعتدال پسندی ہی کو ملحوظ رکھنا چاہئے کیوں کہ آج صحیح جانور کا گوشت ملنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔

انتباہ

یہ بات یاد رکھیں کہ ایک ساتھ دو طرح کے گوشت کھانے سے جسم میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، مٹن اور چکن اور چکن اور فیش ایک ساتھ نہیں کھانے چاہئیں کیوں کہ دو جانوروں کے گوشت کا مزاج ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اور دونوں کو ہضم کرنے کے لئے معدہ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ دو طرح کے گوشت جسم میں انسولین کو بھی ختم کرتے ہیں اور اس سے شوگر کے پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، اس لئے دور اندیشی کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی گوشت کا استعمال کریں، اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام بیماری معدہ سے پیدا ہوتی ہے اور معدہ زبان کے چٹخاروں کی وجہ سے خراب ہوتا ہے۔

☆ حنا احمد

کام کی باتیں

شہد کھانے سے جسم کی فاسد رطوبتیں خارج ہو جاتی ہیں۔

لیس دار بلغم کا بآسانی اخراج ممکن ہو جاتا ہے۔

پیٹ اور آنتوں میں پڑنے والے سدے دور ہو جاتے ہیں۔

پیٹ میں پڑنے والے پانی سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

اعضاء کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے۔

بڑھی ہوئی تلی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

پیشاب کی زیادتی سے نجات ملتی ہے۔

بلغمی امراض سے نجات ملتی ہے۔

سرد مزاج والوں کو پیاس کی شدت سے نجات ملتی ہے اور گرم مزاج والوں کو پیاس لگنا شروع ہو جاتی ہے۔

گردہ و مثانہ کی پتھری ٹوٹ جاتی ہے۔

پیشاب اور حیض کی رکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

فاسد مادی رسوبتیں خارج ہو جاتی ہیں۔

بھوک نہ لگنے کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

تبخیر معدہ سے نجات مل جاتی ہے۔

دانتوں اور مسوڑھوں کی شکایت سے نجات مل جاتی ہے۔

شہد سے قے کرائی جائے تو معدہ پوری طرح صاف ہو جاتا ہے۔

شہد کے پانی یعنی ماء العسل سے غرارے کئے جائیں تو حلق کا ورم دور ہو جاتا ہے۔

شہد میں سرکہ شامل کر کے کلیاں کرنے سے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں اور ان کا ڈھیلا پن ختم ہو کر گوشت اپنی جگہ جم جاتا ہے۔

اگر شہد کو لاہوری نمک اور پیاز کے عرق کے ساتھ ملا کر استعمال کرایا جائے تو دمہ، آنکھوں کی کھجلی اور موتیابند سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

شہد میں پانی ملا کر پینے سے سینے پر جما ہوا فاسد مواد صاف ہو جاتا ہے اور بلغمی کھانسی سے نجات مل جاتی ہے۔

جنگلی پھلواری کا شہد، لاہوری نمک کے ساتھ ملا کر کان میں ٹپکانے سے کان کی بندش، ثقل سماعت اور کان بہنے سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

امراض رحم (بچہ دانی) سے نجات کے لئے شہد کی مدد سے اعضاء و ملحقات رحم کی صفائی کرالینے سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

شہد کے استعمال سے بچے کو دودھ پلانے والی ماں کا دودھ بڑھ جاتا ہے۔

شہد کے کھانے سے جگر کو تقویت ملتی ہے۔

گیہوں کے آٹے میں شہد گوندھ کر لگانے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ پھوڑے پھنسیوں کا فاسد مواد خارج ہو جاتا ہے۔

سرکے اور نمک میں شہد ملا کر چہرے پر لگایا جائے تو چھائیاں اور داغ دھبے صاف ہو جاتے ہیں۔

بلغم شور سے پیدا ہونے والے زخموں پر اگر روغن گل کے ساتھ شہد ملا کر لگایا جائے تو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

زیرے کے پانی میں شہد ملا کر کھانے سے پاگل کتے کے کاٹے کے زہر سے نجات مل جاتی ہے اور دیگر زہروں کے مضر اثرات بھی دور ہو جاتے ہیں۔

بھاری مقدار میں افیون کھالینے کی صورت میں متاثرہ افراد کو شہد کے ساتھ قے کرائی جائے تو افیون کا زہر باہر آجائے گا۔ پیٹ میں پانی بھر جانے کی صورت میں سات تولے پانی میں پونے دو تولے خالص شہد ملا کر کچھ عرصہ باقاعدہ استعمال کرنے سے پیٹ اپنی اصلی حالت پر واپس آجاتا ہے۔

استقرار حمل کی تصدیق کے لئے شہد پانی میں ملا کر عورت کو نہار منہ پلایا جائے۔ اگر اس کے پیٹ میں مروڑ ہو تو حمل ہے ورنہ نہیں۔

شہد کو کندر کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے تو

☆ سینہ اور پھیپھڑوں سے فاسد مواد خارج ہو جاتا ہے۔

☆ یرقان کو فائدہ ہوتا ہے۔ تلی کا ورم کم ہو جاتا ہے۔

☆ گردے اور مثانے کی پتھری دور ہو جاتی ہے۔

☆ پیشاب کی بندش دور ہو جاتی ہے۔

☆ تبخیر معدہ سے نجات ملتی ہے۔

ادھیڑ عمر افراد اور سرد مزاج رکھنے والوں کے لئے شہد بے حد فائدہ مند ہے۔ پابندی سے شہد استعمال کرنے سے ان کی حرارت غریزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ البتہ ان مقاصد کے لئے گرم مزاج والے افراد کا شہد استعمال کرنا مناسب نہیں۔

شہد میں لہسن پیس کر لگایا جائے تو جوئیں اور لیکھیں مرجاتی ہیں۔

قسط کے سفوف میں شہد شامل کرکے چہرے پر لگانے سے چھائیاں دور ہو جاتی ہیں۔

کسی چوٹ کے سبب نیل پڑ گیا ہو تو شہد میں نمک شامل کرکے اس پر لگائیں۔ نیل ختم ہو جائے گا۔

شہد کے باقاعدہ استعمال سے جسمانی حرارت غریزی برقرار رہتی ہے۔

اپنی حرارت کے سبب شہد جسم کی اندرونی رطوبات کو باہر کی طرف کھینچ لاتا ہے۔ چنانچہ عرق النساء میں اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

گائے کا ڈیڑھ کلو دودھ لے کر جوش دیں۔ ایک بڑا گلاس لے کر اس میں خالص شہد کے دو چمچ ملائیں اور پھر ایک گلاس سے دوسرے گلاس میں دھار باندھ کر الٹ پلٹ کریں جیسے حلوائی کرتے ہیں۔ گن کر ایک سو ایک بار یہ عمل کریں۔ پھر دودھ پی لیں۔ ایک ماہ کے عمل سے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔

ایک ٹیبل اسپون دہی، ایک ٹیبل اسپون شہد اور ایک ٹیبل اسپون انڈے کی زردی سفیدی کو اچھی طرح ملا کر اپنے چہرے پر لگائیں اور ۱۵ منٹ کے بعد چہرہ ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔ آپ کے چہرے کی جھریاں کم ہو جائیں گی۔

اگر آپ اپنا وزن کم کرنا چاہتی ہیں تو ایک گلاس نیم گرم پانی میں ایک ٹی اسپون شہد اور چند قطرے لیموں کے رس ملا کر پئیں۔ ایک ٹی اسپون شہد اور چند قطرے لیموں کا رس ملا کر پئیں۔ چند دنوں میں خود ہی فرق کا پتہ چل جائے گا۔

دوا کو شہد کے ساتھ استعمال کیا جائے تو وہ جلدی نفوذ کر جاتی ہے۔

صفراوی مزاج والے افراد شہد کو سرکہ کے ساتھ استعمال کریں تو اس کے فوائد سے زیادہ بہتر انداز میں مستفید ہو سکتے ہیں۔

بلغمی مزاج والے افراد کے لئے جوش کیا ہوا شہد قابض ہوتا ہے۔

شہد اعضائے رئیسہ کے لئے بے حد مقوی ہے۔ دل و دماغ اور معدہ و جگر کو غضب کی تقویت بخشتا ہے اور حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتا ہے۔

شہد عام جسمانی کمزوری دور کرتا ہے، یہ جسم کو تندرست و توانا بناتا ہے۔

شہد نہ صرف خون صاف کرتا ہے بلکہ خون کی تولید میں بھی فعال کردار ادا کرتا ہے۔

کھانا کھانے کے بعد اس کی معمولی سی مقدار چاٹ لینے سے کھانا اچھی طرح ہضم ہو جاتا ہے اور گیس وغیرہ سے حفاظت رہتی ہے۔

شہد اور مکھن ملا کر دودھ پیتے بچے کے مسوڑھوں پر ملا جائے تو بچے کے دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔

نیم گرم دودھ میں ایک چمچا شہد حل کر کے پینا جسمانی کمزوری کا بہترین علاج ہے۔

علم الاسرار

پوشیدہ اور مخفی روحانی فارمولوں پر مشتمل کئی اہم رازوں سے پردہ ہٹانے والی

مولانا حسن الہاشمی

کی نئی تصنیف انشاء اللہ عنقریب منظرِ عام پر آرہی ہے۔ عوام کے لئے ایک معلوماتی خزانہ اور عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ۔

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا

محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 یوپی

نومسلموں کی کہانی

نومسلموں کی زبانی

ماسٹر عبدالواحد، ماسٹر سنجیو استھانا، کلکتہ مغربی بنگال

"ہمارا خاندان محبت بھرا اول ہوا نبیا کی طرح بغیر لالچ والا، اسلام جیسا حق ہاتھ میں ہو تو پھر کوئی سخت سے سخت آدمی ایسا نہیں، جو اسلام کا اسیر نہ ہوجائے اس لئے ہمیں انسانیت کا حق ادا کرنا چاہئے۔"

ہمارا خاندان اصلاً آسامی ہے۔ گوہاٹی میں ہمارے دادا انگریزی دور میں آفیسر تھے۔ استھانا گوت سے ہمارا تعلق ہے۔ میرے پتاجی بھی سیل ٹیکس افسر تھے۔ بنگال کے الگ الگ شہروں میں رہتے رہے۔ آخر میں کلکتہ (مغربی بنگال) میں گھر بنالیا تھا اور وہیں پر ان کا انتقال ہوا۔ میرا پرانا نام سنجیو استھانا ہے۔ میں گیارہ ستمبر ۱۹۵۹ کو مالدہ (مغربی بنگال) میں پیدا ہوا۔ شروع کی تعلیم بھی مالدہ میں ہوئی۔ اسکول کے بعد کا نمبر آیا تو ہمارے والد کا کلکتہ (مغربی بنگال) ٹرانسفر ہوگیا اور وہیں میری تعلیم ہوئی۔ ایم ایس سی، بی ایڈ کیا اور سرکاری ہائر سکنڈری اسکول میں سائنس کا ٹیچر ہوگیا۔ بعد میں ایک ڈگری کالج میں لکچرر رہا اور آج بھی اللہ کے شکر سے سائنس پڑھاتا ہوں۔ میری شادی بھی ایک پڑھے لکھے گھرانے میں اب سے چودہ سال پہلے ہوئی۔ میرے سسر صاحب ایک کالج کے پرنسپل ہیں اور میری اہلیہ بھی ایک کانونٹ اسکول میں پڑھاتی ہیں۔

تین سال میں بحیثیت سرکاری ملازم کے ہم لوگوں کو خاندان کے ساتھ گھومنے کے لئے خرچ دیا جاتا ہے۔ اب سے تقریباً نو سال پہلے ۱۹۹۱ء کو ہم ساؤتھ کے پکنک ٹور پر اپنی بیوی بچوں کے ساتھ گئے۔ جاتے وقت دو روز کے لئے بریک جرنی کرکے بھوپال دیکھنے کا بھی پروگرام تھا۔ بھوپال ہم اترے۔ اسٹیشن سے ایک ٹیکسی کرائے پر لی۔ مجھے اتفاق سے بخار ہوگیا۔ ٹیکسی والے سے کسی مناسب ہوٹل کا پتہ معلوم کیا۔ اس نے کہا کہ تھوڑے فاصلے پر اچھے اور سستے ہوٹل کا میں انتظام کرادیتا ہوں۔ ٹیکسی والا غلط آدمی تھا، وہ ہمیں لے کر ایک ہوٹل میں گیا۔ مجھ سے کہا، آپ ہوٹل میں کمرہ پسند کرلیں، میں ہوٹل کے اندر گیا، کمرہ پسند کرلیا، مجھ سے ٹیکسی والے نے کہا کہ میں بچوں اور سامان کو لاتا ہوں، آپ کو بخار ہو رہا ہے آپ کمرے میں آرام کرلیں۔ گاڑی میں جاکر میری اہلیہ سے کہا کہ آپ بچوں کو لے کر چلیں۔ میں گاڑی سے سامان اتار کر لاتا ہوں، میری قسمت کی خرابی کہئے یا خوبی کہ سفر میں جب بھی ٹیکسی کرتا تو ہمیشہ گاڑی کے نمبر نوٹ کرنے کا عادی تھا، مگر بخار کی تیزی میں مجھے نمبر نوٹ کرنا یاد نہیں رہا۔ ٹیکسی والا ٹیکسی لے کر سامان سمیت فرار ہوگیا۔ سارا سامان، کپڑے، پانچ سو روپے کے علاوہ ٹکٹ بھی گاڑی میں تھا۔ بخار کی حالت میں اس حادثے پر اجنبی شہر میں جو گزری، بیان نہیں کرسکتا۔ بخار کی شدت میں ہوٹل سے اترا۔ پولیس تھانے کا پتہ لگایا۔ پولیس میں رپورٹ کی، تھانے والوں نے تسلی بہت دی، مگر شام تک ہم لوگ تھانے میں پڑے رہے، مگر کوئی کارروائی نہیں کی۔ بخار کے لئے اسٹور سے دوائی لی۔ کچھ اترا، واپسی کے لئے ریلوے اسٹیشن پہنچے، گھر فون لگایا مگر تیز بارش اور سیلاب کی وجہ سے بنگال کی لائنیں خراب ہورہی تھیں۔ فون نہ لگ سکا۔ جھانسی جانے والی ایک گاڑی تیار تھی بغیر ٹکٹ اس میں بیٹھ گئے، ریزرویشن کے ڈبے میں ٹی ٹی ٹکٹ چیک کرنے کے لئے آیا۔ ہم سے پنالٹی سمیت ٹکٹ لینے کے لئے اصرار کرنے لگا۔ میں نے اپنا پورا تعارف کرایا اور اپنے ساتھ جو حادثہ پیش آیا تھا، بتایا تو وہ نرم ہوا اور اس نے کہا۔ آپ فکر نہ کریں۔ جھانسی سے کٹیہار کی گاڑی فوراً آپ کو ملے گی۔ آپ وہ پکڑ لیں میرے جاننے والے کئی ٹی ٹی اس میں جائیں گے، میں ان سے کہہ دوں گا، وہ آپ کو اپنے ساتھ بغیر ٹکٹ ہی لے جائیں گے۔ کٹیہار میں آپ کوئی صورت بنالینا۔ میری جان میں جان آئی کہ چلو کٹیہار تک جانے کی صورت بنی۔ بھوپال سے چلتے ہی مجھے پھر بخار ہوا، بخار اس قدر تیز ہوا کہ میرا پورا جسم کانپنے لگا، مجھے ہاتھوں پیروں کے جلنے کا دورہ سا ہونے لگا۔ کسی طرح جھانسی پہنچے مگر میرا حال اتنا خراب تھا کہ میں آگے سفر کے لائق نہیں تھا، مجبوراً فیصلہ کیا کہ جھانسی کے کسی سرکاری ہسپتال میں داخل ہوجانا چاہئے۔ جھانسی اسٹیشن پر اتر کر ہسپتال کا پتہ معلوم کیا اور کسی طرح ہم سب آٹو رکشا کر کے ہسپتال پہنچے۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ دماغی بخار ہے۔ اگر علاج میں دیر کی تو آپ بے ہوش ہوسکتے ہیں۔ میں نے کہا، آپ جسیں ایڈمٹ کرلیں اور علاج شروع کریں۔ دوا وغیرہ کے پیسے اگر ضرورت

پڑے گی تو ہم گھر سے رابطے کی کوشش کریں گے۔ دس روز اسپتال میں رہے اور اسپتال کے ڈاکٹروں نے ترس کھا کر ہمارے کھانے کا نظم بھی اسپتال سے کردیا۔ ان دنوں میری اہلیہ میرے اور اپنے گھر فون کرنے کی برابر کوشش کرتی رہیں۔ مگر کوئی رابطہ نہ ہوسکا۔ طبیعت کچھ سنبھلی تو ڈاکٹروں نے ہمیں سفر کی اجازت دیدی۔ ہم لوگ اسٹیشن پہنچے تو اتفاق سے وہ ٹی ٹی جو ہمیں بھوپال سے لائے تھے، ہمیں اسٹیشن پر مل گئے۔ ان کی ٹرین دو گھنٹے لیٹ ہوگئی تھی۔ میں نے ان کو پہچان کر ان سے درخواست کی کہ وہ ہمیں کٹیہار کی گاڑی میں سوار کرادیں۔ وہ بے چارے اپنے ساتھیوں کو تلاش کرنے لگے۔ وہ مل گئے، دو گھنٹے بعد ٹرین جانے والی تھی، انہوں نے ہمیں ٹرین میں سوار کردیا۔ راستے میں مجھے بخار آگیا اور میرے جسم کی حالت پھر اسی طرح ہوگئی۔ کپکپی کا دورہ مسلسل ہونے لگا۔ کتنی مشکل سے کٹیہار تک کا سفر پورا کیا، بیان کرنا مشکل ہے، کٹیہار سے بہت سی گاڑیاں کلکتہ کے لئے تھیں۔ گاڑیاں آئیں تو ٹی ٹی سے بات کی گئی، مگر کوئی بھی ہمیں بغیر ٹکٹ ساتھ لے جانے پر راضی نہ ہوا۔ میری جیب میں تیرہ روپے بچے تھے، بچوں نے رات سے کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔ بھوک سے بے تاب بچے رونے لگے، میں نے بیوی سے تیرہ روپے کا کھانا لانے کو کہا۔ وہ دال بھات (چاول) لے کر آئی۔ بیوی بچوں نے کھانا کھایا، اسٹیشن پر فقیروں کی طرح ہفتوں کے میلے کپڑوں میں دال بھات (چاول) کھاتے دیکھ کر میں بہت رویا۔ بس میرے رونے پر میرے مالک کو ترس آگیا اور نہ صرف یہ کہ مجھے اس امتحان اور مشکل سے نکالنے کا فیصلہ فرمایا، بلکہ مرنے کے بعد مجھے دوزخ سے بچانے کا فیصلہ بھی انشاءاللہ ان آنسوؤں پر کردیا۔

میں پلیٹ فارم پر جہاں لیٹا ہوا تھا، میرے بچے سامنے کھانا کھا رہے تھے، بخار کی تیزی سے میں کراہ رہا تھا اور میرا پورا جسم جل رہا تھا۔ میری ساری بیماریوں کے مسیحا کو میرے مالک نے میرے سامنے لا بٹھایا، مولوی کلیم صدیقی صاحب بہار کے ایک سفر سے واپس آرہے تھے اور ان کو کٹیہار سے راجدھانی ایکسپریس پکڑنی تھی۔ گاڑی چار گھنٹے لیٹ تھی، جو لوگ مولوی صاحب کو اسٹیشن چھوڑنے آئے تھے، ان کو ٹرین سے واپس جانا تھا۔ مولوی صاحب نے ان کو زور دے کر واپس کردیا اور خود گاڑی کے انتظار میں پلیٹ فارم پر میرے سامنے کی بنچ پر آکر بیٹھ گئے۔ مجھے کراہتے ہوئے انہوں نے دیکھا تو وہ میرے قریب آئے، میں رو رہا تھا، مولوی صاحب ہماری پریشانی سن کر رو دیئے۔ اپنے ساتھی کو سامان حوالے کرکے اسٹیشن سے باہر گئے اور اسٹور سے دوا لائے اور اپنے ساتھی سے چائے

اسٹال سے دودھ منگایا اور مجھے اٹھا کر خود اپنے ہاتھ سے دودھ سے دوا کھلائی اور پانچ روز کی دوا بھی ہمیں دی۔ تھوڑی دیر میں میری بیماری کو بہت آرام ہوا۔ مجھ سے بولے، بھائی صاحب! مجھے بہت شرم آرہی ہے مگر میری مجبوری ہے، مجھے آپ سے رکویسٹ (درخواست) کرنی ہے کہ آپ ہمارے خونی رشتے کے بھائی ہیں۔ آپ کی جگہ ہمارے ساتھ بھی یہ حادثہ ہوسکتا تھا، آپ دو ہزار روپے مجھ سے قرض لے لیجئے۔ قرض اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ بڑے آدمی ہیں۔ آپ کو برا نہ لگے ورنہ میرا دل دو ہزار روپے آپ کو بھینٹ (تحفہ) دینے کو چاہ رہا ہے، پلیز یہ آپ قبول کرلیجئے۔

میں بیان نہیں کرسکتا کہ میرا کتنا عجیب حال تھا، میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ کوئی ایشدوت (غیبی فرشتہ) ہے جو ایک اجنبی کے ساتھ یہ معاملہ کررہا ہے۔ کتنے لوگوں کو اپنا حال سنایا بس ٹیکسی والے کی برائی کرنے اور ہائے وائے کرنے کے سوا کسی کو خیال نہ آیا اور یہ غیر مذہب کے مسلمان یہ کس انداز سے رقم دے رہے ہیں، جیسے دے نہ رہے ہوں بھیک مانگ رہے ہوں! میں نے ان سے کہا کہ ہمیں پیسوں کی شدید ضرورت ہے، ہم کیسے منع کرسکتے ہیں مگر آپ پہلے اپنا پتہ دیدیجئے تاکہ گھر پہنچ کر یہ رقم منی آرڈر کردیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ پیسے تو رکھئے ابھی پتہ بھی لکھ کر دیتا ہوں اور اپنے ساتھی سے کہا۔ ماسٹر جی! ان کو پتہ لکھ کر دیدینا اور ان کے کان میں آہستہ سے کچھ کہا۔ وہ اٹھ کر گئے اور بچوں کے لئے آئس کریم اور کیلے لے کر آئے۔ بچوں نے لینے سے منع کیا تو ہم نے بچوں سے کہا۔ لے لو بیٹا! یہ آپ کے اصل انکل ہیں۔ مولوی صاحب سے میں پتہ لکھنے کو کہتا رہا اور وہ ٹالتے رہے۔ ابھی لکھتے ہیں تب لکھتے ہیں۔ میں نے زور دیا تو کہنے لگے، بھائی صاحب! آپ تلاش کریں گے تو ہم مل جائیں گے۔ کیا آپ اپنے خونی رشتے کے بھائی کو بھی تلاش نہیں کرسکتے۔؟ اتنی دیر میں ہماری گاڑی آگئی۔ ٹکٹ ان پیسوں میں سے مولوی صاحب کے ساتھی نے لاکر دیدیا تھا۔ ہمیں سوار کرایا۔ میں نے پتے کے لئے کہا تو مولوی صاحب کے ساتھ ماسٹر جمشید صاحب نے اپنے بیگ سے جلدی ایک کتاب نکال کردی کہ یہ مولوی صاحب کی کتاب ہے۔ اس پر پیچھے مولوی صاحب کا پتہ لکھا ہے۔ دن کا وقت تھا، ریزرویشن کے ڈبے میں خالی جگہ دیکھ کر ہم لوگ بیٹھ گئے اور پتہ دیکھنے کے لئے کتاب نکالی۔ کتاب کا نام تھا۔ "آپ کی امانت آپ کی سیوا میں" کتاب کے شروع میں دو شبد (لفظ) مولوی وصی صاحب کے لکھے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب کا گویا ان کے اندر کا تعارف تھا، چونکہ ہم اس فرشتہ صفت مسیحا کو دیکھ کر آئے تھے،

اس لئے ایک ایک لفظ دل میں اترتا گیا۔ بخار کے باوجود چلتے چلتے میں نے پوری کتاب پڑھی، پھر بیوی کو پڑھنے کو دی۔ انہوں نے بھی ایک باری میں پوری کتاب پڑھ ڈالی۔ مجھ سے کہنے لگیں کہ مولوی صاحب اگر یہ کتاب ہمیں اسٹیشن پر دیدیتے تو اچھا تھا۔ بیچ میں چھوڑنے کو دل نہیں چاہا۔ دوا کی دوسری خوراک میں نے ٹرین میں لے لی۔ دوا نے جادو کا اثر کیا اور اور کلکتہ پہنچنے تک ایسا لگا، جیسے میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔ میں اور میری بیوی "آپ کی امانت آپ کی سیوا میں" کے ایک ایک لفظ کے شکار ہو گئے اور سچائی اور محبت کے پیغام کے سامنے اپنے کو بے بس بجھ چکے تھے۔ میں نے کلکتہ اتر کر اپنی بیوی سے کہا۔ میری طبیعت کافی اچھی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ گھر جا کر پیسے لے کر آج ہی مظفر نگر چلا جاؤں اور کچھ روز (وقت) مولوی صاحب کے ساتھ گزاروں۔ بیوی نے کہا۔ دوا پوری کر لیجئے، اس کے بعد جلدی چلے جائیے۔ ہم گھر پہنچے، طبیعت بالکل ٹھیک ہو گئی۔ بیوی نے کہا۔ پہلے پیسے منی آرڈر کر دیجئے اور پھر کچھ روز بعد چھٹی لے کر ملنے چلے جائیے۔ منی آرڈر کرنے کے لئے کتاب تلاش کی کہ پتہ نوٹ کر لیں گے مگر نہ جانے شیطان نے وہ کتاب کہاں چھپادی۔ دو روز ہم دونوں ایک ایک چیز الٹتے پلٹتے رہے، مگر کتاب نہیں ملی۔

مجھے یہ تو یاد تھا کہ مولوی صاحب کا نام محمد کلیم ہے، مگر میں مظفر نگر کے بجائے مظفر پور ضلع سمجھ رہا تھا۔ ایک دو لوگوں سے معلوم کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مظفر پور یوپی میں نہیں، بلکہ بہار میں ہے۔ بے چینی کے حال میں مظفر پور بہار کا ٹکٹ بنوالیا۔ ایک روز پہلے یوپی کے ایک آدمی سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے معلوم کیا کہ یوپی میں کوئی ضلع مظفر پور بھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہاں مظفر نگر ہے، مظفر پور نہیں۔ مظفر نگر سن کر مجھے یاد آیا کہ یہ پتہ صحیح ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مظفر نگر کی کوئی گاڑی ڈائرکٹ نہیں ہے آپ کو دہلی یا سہارنپور جانا پڑے گا۔ وہاں سے مظفر نگر کے لئے بس یا ٹرین مل سکتی ہے۔ میں نے دہلی کا ریزرویشن کرایا اور ۲۷ر اکتوبر کو دہلی اور دہلی سے مظفر نگر پہنچا۔ اسٹیشن پر ایک میاں جی ملے۔ میں نے کہا کہ مظفر نگر میں آپ مولوی کلیم صاحب کو جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا وہ مظفر نگر میں نہیں رہتے، بلکہ آپ کو کھتولی اور وہاں سے پھلت جانا ہوگا۔ اسٹیشن سے بس اڈے پہنچا۔ کھتولی کی بس میں سوار ہوا تو میرے برابر میں ایک نوجوان مولوی صاحب بیٹھے تھے۔ ان سے تعارف ہوا تو معلوم ہوا کہ پھلت مدرسے میں رہتے ہیں۔ ریزرویشن کے لئے مظفر نگر آئے تھے۔ ان سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب تو پھلت میں نہیں ہیں۔ [illegible] کے ساتھ پھلت آیا۔

مولوی صاحب کے گھر پہنچا تو معلوم ہوا کہ آج رات تک پہنچیں گے۔ انتظار کا مزہ لیا۔ مولوی صاحب رات کو ایک بجے پہنچے۔ میں جاگ رہا تھا۔ ملاقات ہوئی۔ مولوی صاحب فوراً پہچان گئے۔ مجھے ٹھیک دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور صبح کو ملاقات کے لئے کہہ کر گھر میں چلے گئے۔ اگلے روز صبح کو ۹ بجے ملاقات ہوئی۔ میں نے وہ پیسے پیش کئے۔ مولوی صاحب بہت زور دیتے رہے کہ ان کو آپ بھینٹ (تحفہ) میں قبول کر لیں تو مجھے بہت زیادہ خوشی ہوگی۔ آپ نے صرف یہ پیسے دینے کے لئے اتنا لمبا سفر کیا۔ بہت زیادتی کی۔ یہ پیسے تو ہم خود آکر وصول کر لیتے۔ مولوی صاحب ہنس کر بولے دیکھئے! آپ نے تلاش کرنا چاہا تو تلاش بھی کر لیا۔ بغیر پتے کے تلاش کر لیا، میں نے کہا۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہمارے پاس سے پتے والی کتاب کھو گئی تھی۔؟ مولوی صاحب نے کہا۔ کیسی کتاب؟ اصل میں ہم نے تو اپنا پتہ آپ کو دینا ہی نہ چاہا۔ میں نے بتایا کہ آپ کے ساتھی کتاب "آپ کی امانت آپ کی سیوا میں" گاڑی میں چلتے چلتے پکڑا گئے تھے۔ وہ ہم نے پڑھ بھی لی اور ہمیں شکار بھی کر گئی اور پھر گھر میں نہ جانے کہاں کھو گئی۔ اب میں نے پورا حال بتایا۔ مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ "آپ کی امانت آپ کی سیوا میں" پڑھ کر آپ نے کیا فیصلہ کیا۔؟ میں نے کہا۔ آپ کا بن کر آیا ہوں۔ آپ جو چاہے کیجئے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ میرا بننے سے تو کام بننے والا نہیں۔ جس نے پیدا کیا ہے، اس کا بننے سے کام چلے گا۔ میں نے کہا۔ اسی لئے تو آپ کے پاس آیا ہوں، مولوی صاحب نے کہا کہ کلمہ آپ نے پڑھ لیا، میں نے کہا۔ کتاب میں تو پڑھ لیا، آپ بھی پڑھا دیجئے۔ مولوی صاحب نے ۲۹ر اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ساڑھے نو بجے ہمیں کلمہ پڑھوایا۔ میرا نام عبدالواحد رکھا۔ مولوی صاحب نے مجھ سے کہا۔ کیا بھابی نے بھی یہ کتاب پڑھی ہے۔؟ میں نے کہا کہ انہوں نے تو تین بار پڑھی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ان کا کیا ارادہ ہے۔؟ میں نے کہا۔ میں نے جو ارادہ کیا ہے اس میں وہ میرے ساتھ ہیں۔ کچھ کتابیں مولوی صاحب نے منگوا کر ہمیں دیں۔ ایک روز قیام کرنے کے بعد کلکتہ واپس ہوا۔ مولوی صاحب کے مشورے کے مطابق کلکتہ کے مرکز گیا۔ وہاں علی گڑھ کی ایک جماعت آئی تھی۔ اس کے ساتھ چالیس روز گزارے۔ الحمد للہ یہ چالیس روز ہمارے لئے بہت مفید رہے۔ نماز بھی مکمل یاد کر لی اور ضروری باتیں معلوم ہو گئیں۔

اس کے بعد میں نے اپنی بیوی کو پھلت لے جا کر کلمہ پڑھوایا۔

الحمد للہ وہ بھی بہت خوش ہو گیں۔

اسلام قبول کرنے کے بعد میں بیان نہیں کر سکتا، کتنی خوشی ہوئی۔ اب میں اس ٹیکسی والے کو دعا دیتا ہوں کہ اگر وہ میرا سامان نہ لے جاتا تو پھر کیا ہوتا۔ ؟ میرے اللہ کی رحمت کے قربان کے کوڑیاں لٹوا کر ہمارے دل کی تجوری ایمان کے خزانے سے بھر دی۔ ہم دونوں جب بھی بیٹھتے ہیں بس اسی بات کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ! آپ نے ہمارا سامان لٹوایا ہمیں ایمان سے مالا مال کرنے کیلئے اور کفر وشرک کی موت سے بچانے اور حقیقی شفا عطا کرنے کے لئے اور اللہ کی رحمت کا کیا اندازہ لگایا جا سکتا ہے!

ایسی مصیبت میں ایک اجنبی کے ساتھ مولوی صاحب کی ہمدردی نے ہمیں بہت متاثر کیا۔ ایسی بے لوث ہمدردی سے ہمارے دل میں مولوی صاحب کی ہمدردی پر اعتماد پیدا ہوا اور کتاب "آپ کی امانت آپ کی سیوا میں" کو ہم نے اپنے ایک ہمدرد اور بے غرض خیر خواہ کی بات سمجھ کر پڑھا۔ قبول اسلام اور یہ اسلام کی حقانیت اور انسانی فطرت سے قریب توحید اور اسلامی نظریہ ہوا۔ ہمدردی تو لوگ کتنی ہی کرتے ہیں، پر ایسے اپنا مذہب کون بدلتا ہے! ہمارے دل میں یہ خیال آیا کہ اسلام کے حق نے ایک انسان کو فرشتہ بنا دیا۔ وہ اسلام ہمارا بھی حق ہے۔ اب میرے بچے انگلش میڈیم میں پڑھ رہے ہیں اور ہم نے ایک مولوی صاحب کو ٹیوشن پر بھی لگا رکھا ہے۔ بچے اور ہم دونوں روزانہ رات کو قرآن، دینیات اور اردو پڑھ رہے ہیں۔

اسلام قبول کرنے کے بعد خاندان والوں کی جانب سے مخالفت بھی ہوئی، لیکن جب بھی کسی نے مخالفت کی تو ہم نے اسے پورا واقعہ بتایا۔ پورا واقعہ سن کر ہمارے چچا جو بہت ہی زیادہ میرے مسلمان ہونے سے ناراض تھے، انہوں نے کہا۔ بیٹا! تم نے بہت اچھا کیا اور وہ کتاب ہمیں بھی دینا۔ وہ دیناج پور اسٹیشن پر پوسٹڈ (تعینات) ہیں۔ میں نے "آپ کی امانت آپ کی سیوا میں" ان کو دی۔ میں مولوی صاحب کے مشورے سے سفر کر کے ان کے یہاں گیا۔ رات کو دو بجے تک میں ان کی خوشامد کرتا رہا۔ الحمد للہ دو بجے رات میں انہوں نے کلمہ پڑھا۔ الحمد للہ اب تک میرے خاندان کے پچاس سے زیادہ لوگ مسلمان ہو چکے ہیں۔

بہت محبت بھرا دل ہوا نیا کی طرح بغیر لالچ والا، اسلام جیسا حق ہاتھ میں ہو تو پھر کوئی سخت سے سخت آدمی ایسا نہیں، جو اسلام کا اسیر نہ ہو جائے۔ اس لئے ہمیں انسانیت کا حق ادا کرنا چاہئے۔

(مستفاد از ماہنامہ ارمغان ولی اللہ پھلت ضلع مظفر نگر (یوپی) نومبر ۲۰۰۶ ص ۱۸۔۲۱)

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہیں۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل وکرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل وکرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر راس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے اس کی غربت مالداری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں۔ بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں ان شاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پنا، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کرا دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ اس موبائل نمبر پر رابطہ کریں 09897648829 یا بذریعہ خط ہمیں لکھیں۔

گھر بیٹھے اپنا روحانی علاج ان نمبروں پر کروا سکتے ہیں
موبائل نمبر: 9897648829-9997564404

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابو المعالی دیوبند (یوپی)

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

صوفی بلغم میاں میرے لنگوٹیاں یار ہیں۔ اس وقت تک وہ عمر کی ۵۵ بہاریں دیکھ چکے ہیں لیکن کپڑے اس طرح کے پہنتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ صوفی بلغم میاں ابھی پوری طرح بالغ بھی ہوئے یا نہیں، بھڑک دار کپڑے پہنتے ہیں، پیری مریدی کرنا ان کا آبائی پیشہ ہے، سیاست سے بھی ان کا بہت گہرا رشتہ ہے۔ اس لئے کبھی کبھی وہ کھادی کا کرتا بھی اپنے بدن پر چڑھا لیتے ہیں اور وہ ٹوپی بھی سر پر رکھ لیتے ہیں کہ جسے دیکھ کر اندھے لوگ بھی انہیں نیتا سمجھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ سنا ہے کہ ان کے کسی دور پرے کے رشتے دار نے آزادی کی جنگ میں اپنی کن انگلی کٹوائی ہوگی ابھی تک وہ قوم سے اس انگلی کو کیش کر رہے ہیں اور ہر اسٹیج پر ہر تقریر میں یہی کہتے رہتے ہیں کہ ان کے اس ملک پر احسانات ہیں ان کے بڑوں نے آزادی کی خاطر شہادتیں پیش کی ہیں۔ صوفی بلغم صوفی قالو بلی کی خالہ زاد بہن کے بچھلے ماموں کے منجھلے چچا کے منہ بولے داماد ہیں اور انہوں نے ایک طویل عرصہ سسرال والوں کی خدمت میں گزارا ہے۔ ان کے خسر بھی پکے سیاسی تھے ان کا ہنسنا رونا کھانا پینا از راہ سیاست ہوتا تھا گویا کہ صوفی بلغم کو سیاست بھی ورثہ میں ملی تھی اور پیری مریدی بھی۔ اس لئے کچھ سمجھدار قسم کے لوگ انہیں "خاندانی پیر" کے نام سے پکارتے ہیں۔ صوفی بلغم کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے سیاست اور تصوف سے اس طرح رشتہ نبھایا ہے کہ غیر مکلف قسم کے لوگ بھی ان کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ صوفی بلغم کا حلیہ دیکھ کر کبھی کبھی میں احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہوں۔ ان کی داڑھی اور ان کا لباس دیکھ کر ایمان مفصل کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ اور بے اختیار کلمہ شہادت زبان پر رواں دواں ہو جاتا ہے۔ اور جب میں انہیں کھادی کے کرتے میں ملبوس دیکھتا ہوں اور ان کے سر پر اس ٹوپی کا دیدار کرتا ہوں جو ہریجنوں اور برہمنوں کی مشترکہ تہذیب کی ملی جلی یادگار ہے تو نہ جانے کیوں مجھے کچھ جلن سی ہونے لگتی ہے کیونکہ اس طرح کے لباس میں وہ صد فیصد سرحدی گاندھی سے لگتے ہیں۔ اور مجھے خطرہ اس بات کا ہوتا ہے کہ اچانک وہ پدم بھوشن نہ بن جائیں۔ جس دور میں لوگ آناً فاناً غریب القوم سے امیر الہند بن جاتے ہیں اس دور میں سڑکوں پر رینگنے والے سیاسی کیڑے مکوڑے پدم بھوشن کا خطاب کیوں نہیں وصول کر سکتے۔

صوفی بلغم کی ایک خوبی یہ ہے کہ اگرچہ وہ دنیاوی رسم ورواج کے قائل نہیں لیکن تہذیب نو کا دل رکھنے کے لئے وہ ایسے کام بھی کر گزرتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر پکے دنیا داروں کو بھی شرم سی آجاتی ہے لیکن صوفی بلغم ایسے مواقعات پر یہ دلیل پیش کرتے نظر آتے ہیں کہ دل بدست آور کہ حج اکبر است۔ یعنی۔؟ یعنی کے بعد کی کسی بات پر غور نہ کریں ورنہ آپ کو ہنسی آئے گی اور آنکھوں سے آنسو بھی نکل پڑیں گے کیونکہ اس کی تشریح میں صوفی بلغم جو کچھ کہتے ہیں وہ حلق میں اٹک جاتا ہے اور ایسا ورد ہوتا ہے کہ جس میں ہنسی اور آنسو ایک ساتھ اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

صوفی بلغم نے ایک دن اچانک مجھے یہ اطلاع دی کہ وہ اپنی بچی کی شادی کا ایک فنکشن کر رہے ہیں اور اس کی ذمہ داریاں وہ مجھے سونپنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ حضرت مجھے تو اس طرح کے کاموں کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی تک میرے گھر میں کسی بچے کی شادی نہیں ہوئی ہے اس لئے مجھے کسی بھی بات کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ اس طرح کے کاموں کی ذمہ داریاں ان لوگوں کو سونپی جاتی ہیں جنہیں اس طرح کے کاموں کا کوئی تجربہ ہو۔ وہ بولے فرضی صاحب اللہ نے آپ کو ہرفن مولا بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ دنیا کا کونسا ایسا کام ہے جس میں آپ کو مہارت نہ ہو۔ ہمیں تو یہ یقین ہے کہ اس ذمہ داری کو بھی آپ جس حسن وخوبی کے ساتھ نباہ سکتے ہیں کوئی تجربہ کار سے تجربہ کار بھی اس ذمہ داری کو اس طرح نہیں نباہ سکے گا۔ مرتا کیا نہ کرتا میں نے اس ذمہ داری کا بوجھ

اپنے کاندھوں پر لے لیا۔ جس وقت اس ذمہ داری کو میں نے اپنے سر پر رکھنے کا وعدہ کیا اس وقت شادی میں ایک مجبور تھا۔ لیکن مجھے اپنے دفتر کی ڈیوٹی ادا کرنے کے بعد روزانہ صوفی ہلکم کے گھر حاضری دینی پڑتی تھی۔ اور روز کے روز یہ پوچھنا پڑتا تھا کہ کیا کیا کام ہو گئے ہیں اور کیا کیا کام باقی ہیں۔ اس دوران صوفی ہلکم کے خاندان والوں سے جم کر ملاقاتیں ہوتی تھیں ان کے خاندان میں ایک سے ایک صلاحیت والا انسان موجود تھا۔ بعض لوگوں کو دیکھ کر تو میں رشک و رقابت کے سمندر میں اس قدر غرق ہو جاتا تھا کہ پھر میرا سمندر کی گہرائی سے نکلنا ہی مشکل ہو جاتا تھا۔

ایک دن میری ملاقات ان کے سوتیلے ماموں سے ہوئی۔ انہوں نے اپنی صلاحیتوں کے ایسے ایسے قصے سنائے کہ جنہیں سن کر مجھے یہ اندازہ ہوا کہ جسے کہتے ہیں زندگی اس کے مزے تو ان جیسے لوگوں ہی نے لوٹے ہیں۔ انہوں نے دوران گفتگو بتایا کہ وہ کسی دور میں شاعر بھی رہ چکے ہیں اور انہوں نے شاعری اس انداز سے کی ہے کہ مشاعروں میں ان کا نام چھکے والی گیند کی طرح اچھلتا تھا۔ لوگ اس طرح ایک ایک شعر پر داد دیتے تھے کہ ان کو اپنے دامن میں ان دادوں کو سمیٹنا مشکل ہو جاتا تھا۔ میں نے ان سے بے تکلف ہو کر خالص برادرانہ لہجے میں یہ عرض کیا۔ ماموں جان! اگر آپ برا نہ مانیں تو ایک بات کہوں۔ آپ کی شکل سے تو نہیں لگتا کہ آپ اچھے شعر کہہ لیتے ہوں گے۔ انہوں نے بھی تکلفات کو بالائے طاق رکھ کر کہا۔ میں اچھے نہیں کہہ سکتا تھا لیکن اچھے شعر سنانے کا سلیقہ میرے اندر پیدا ہو گیا تھا۔ میں شعر اس طرح چرا کر پڑھتا تھا کہ شعروں کے اصل مالکان بھی نہیں سمجھ پاتے تھے کہ یہ ان ہی کا مال ہے۔ اور ان کی تجوری میں سے اٹھایا گیا ہے۔ دراصل میں اچھے شعروں کی سیٹنگ اس طرح کیا کرتا تھا کہ شاعر لوگ سمجھ نہیں پاتے تھے کہ ان کی ہی غزلوں کے اشعار ہیں۔ یعنی تھوڑا سا میں نے ان کا حلیہ بدل دیا ہے۔ یار میں نے میر تقی میر کی پوری غزل ایک مشاعرے میں اس طرح پڑھ دی تھی جیسے غزل میری اپنی ہو۔ اس غزل کو سن کر بھی لوگوں نے واہ واہ کی لائن لگا دی تھی۔ دراصل مشاعرہ سننے والوں کی اکثریت جاہلوں کی ہوتی ہے اور اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کے لئے وہ ہر اس شعر پر داد دینے پر مجبور ہوتے ہیں جو ان کے پلے نہ پڑ رہا ہو اس کا ایک فائدہ تو شاعر کو ہوتا ہے کہ اس کی حوصلہ افزائی ہو جاتی ہے اور دوسرا فائدہ خود داد دینے والوں کو ہوتا ہے ان کی جہالت پر پردہ پڑا رہتا ہے۔ ناظرین سمجھتے ہیں کہ کس قدر معتدل لوگ ہیں کہ جو اتنے گہرے شعروں کو برموقعہ سمجھ رہے ہیں اور برجستہ داد دینے کی ذمہ داری نبھا رہے

بقیہ:

ان کی باتیں سن کر مجھے اندازہ ہوا کہ اس دنیا میں اللہ نے جو طرح کی مخلوق پیدا کی ہے۔ اور طرح طرح کی مخلوقات ہی سے اس دنیا کی رنگینیاں باقی ہیں۔ اسی دوران میری ملاقات ایک نیتا جی سے بھی ہوئی جو کھادی کپڑوں میں ملبوس تھے اور اپنے سیاسی کارناموں کی ڈینگ مار رہے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی خدمات کا طول و عرض کیا ہے؟ میرے اس مخصوص سوال پر انہوں نے جو زبان چلائی بس اللہ کی پناہ ان کی لن ترانیاں سن کر میرے پیٹ میں درد ہو گیا۔ ان کی لچھے دار باتوں کو میں کہاں تک ہضم کرتا، مجھے ابکائی آنے لگی۔ وہ بھی سمجھ گئے کہ میرا جی متلا رہا ہے۔ اس لئے انہیں مجھ پر کچھ رحم سا آ گیا اور انہوں نے اپنی ناممکن کی ناکام کوشش بند کر دی۔ انہوں نے اپنی سیاسی خدمات بیان کرتے وقت اس قدر جھوٹ بولے کہ مجھے سچائی پر ترس آنے لگا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مسلمانوں کے واحد نمائندے ہیں اور انہوں نے مسلمانوں کی اتنی مدد کی ہے کہ ساری دنیا مل کر بھی ان کی مدد نہیں کر سکتی انہوں نے بتایا کہ انہوں نے مسلمانوں کو بیس لاکھ مکان بنا کر دیئے، زلزلوں کے وقت مسلمانوں کی دس کروڑ روپے سے مدد کی۔ انہوں نے پچاس ہزار مسلم قیدیوں کے مقدمے لڑے اس کے لئے انہیں دس ہزار وکیلوں کی فیس دینی پڑی۔ انہوں نے بتایا کہ ۳۶ ہزار دیہاتوں میں انہوں نے ۲۷ ہزار اسکول کھولے اور ان اسکولوں میں انہیں ایک لاکھ سے زائد ٹیچروں کو بھرتی کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں وہ فرقہ پرستوں کے خلاف ایک ہزار سے زیادہ ایسی دھواں دار تقریریں کر چکے ہیں کہ وزیر اعظم تک منہ چھپا کر رونے لگے تھے۔ اڈوانی اور مرلی منوہر جوشی جیسے فرقہ پرستوں کے بھی چھکے چھوٹ گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ وقت دور نہیں جب ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت ہوگی اور ان کی جماعت اس ملک کی سربراہ بن کر ابھرے گی۔ کچھ باتیں تو مجھے یاد بھی نہیں رہیں۔ ہاں یہ ابھی تک یاد ہے کہ ان کی الٹی سیدھی باتیں سن کر میری روح کی وادیوں میں وحشتیں بکھرنے لگی تھیں اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اگر یہ چپ نہیں ہوئے تو میں ہارٹ فیل کی مدد سے عالم برزخ میں پہنچ جاؤں گا ان کی باتیں سن کر مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ مسلم نیتاؤں کی اکثریت مسلمانوں کو صرف اپنے جلنے سے اور اپنی بے شرمی اور اپنی بکواس سے، متاثر کرتی ہے۔ خدمت نام کی کوئی نیکی ان کے پٹارے میں نہیں ہوتی جسے وہ پیش کر سکیں اس لئے وہ اتنا جھوٹ بولتے ہیں کہ بے چارہ سچ بھی مارے شرم کے ادھر ادھر ڈبکتا

پھرتا ہے اور جھوٹ اپنی مونچھوں پر تاؤ دے کر اور سینہ تان کر معاشرے کا چودھری بن جاتا ہے۔ اسی دوران ایک ایسے نوجوان سے بھی ملاقات ہوئی جو اور زور پولیس کے مخبر تھے۔ مخبری کرنا ان کا آبائی پیشہ تھا۔ یہ حیدرآبادی مزاج رکھتے تھے۔ یعنی سستی، سستی اور زور زبردستی۔ ان کی سستی کا عالم یہ تھا کہ ان کی صبح دوپہر ۱۲ بج کر ۵ منٹ پر ہوتی تھی۔ اس وقت یہ پہلی انگڑائی لیا کرتے تھے۔ دوسری تیسری انگڑائی تک ایک تو بج ہی جاتا تھا۔ بستر چھوڑنے کے بعد اخبار پڑھنے کی حد تک اور ناشتہ کرنے کی حد تک ان کے چہرے پر رونق رہتی تھی۔ اس کے بعد ان پر پھر سستی سوار ہو جاتی تھی۔ ان کی سستیوں کا یہ عالم تھا کہ تین مرتبہ بالغ ہونے کے باوجود یہ نابالغ بچوں کے ساتھ گلی ڈنڈا ابھی تک کھیلتے تھے اور بچوں کے ساتھ صحراؤں میں جا کر تکلے اڑانے کی مشق بھی ابھی تک جاری تھی۔ زور زبردستی کا عالم یہ تھا کہ کسی کی بھی چیز کو اسی طرح ہتھیانے کی کوشش کرتے تھے کہ جیسے یہ چیز انہیں ترکہ میں ملی ہو اور اگر وہ بھاری پڑ جاتا تھا تو اس کی مخبری کر کے پولیس سے اسے ذلیل کراتے تھے لیکن دیوبند کے سماج میں ان کی عزت کا عالم یہ تھا کہ کوئی بھی تقریب ایسی نہیں ہوتی تھی جس میں انہیں مدعو نہ کرنے کی غلطی کی جائے۔ ہر تقریب میں وہ موجود رہتے تھے لوگ انہیں جھک جھک کر سلام کرتے تھے۔ اس سے یہ اندازہ تو ہو ہی جاتا تھا کہ آج کے دور میں شرافت کا بھرم نہیں ہے۔ بھرم ہے کم ظرفی کا، بے حیائی کا اور مخبری کرنے والوں کا۔ ایسے لوگوں کو سلامیاں ازراہ محبت نہیں ازراہ مصلحت دی جاتی تھیں۔ ان سے مل کر ان کی بھی صلاحیتوں اور کارناموں کا جغرافیہ علم میں آیا۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے کتنے شریفوں کا ناک میں دم کیا ہے۔ اور کتنے معصوم لوگوں کو پولیس سے دھمکیاں دلوائی ہیں۔ انہوں نے اپنے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ میں ہندوستان کا وفادار ہوں اور اسی لئے اس ملک کے غداروں کی چغلیاں کھا کر اس ملک کی حفاظت کرنے کا فریضہ انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ان کی بات کو سن کر ان سے کہا تھا اور سچ تو یہ ہے برخوردار پولیس کا محکمہ آپ جیسے مخبروں کی وجہ سے برقرار ہے۔ اگر آپ جیسے لوگ اس دنیا میں موجود نہ ہوں تو بے چاری پولیس تو بے دست و پا ہو کر رہ جائے۔ میری یہ بات سن کر کسی بچے اور بے شرم کی طرح مسکرائے تھے اور انہوں نے کہا تھا۔ ابوالخیال فرضی صاحب ذرہ نوازی ہے۔ میں تو خاندانی خدمت گزار ہوں میرے باپ بھی اسی خدمت میں فوت ہوئے تھے اور ان کے بعد میں شیطان کو حاضر ناظر جان کر اس خدمت حق بیانی میں مصروف ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ کے والد کی موت کس طرح ہوئی تھی۔؟ انہوں نے جواباً فرمایا تھا کہ ان کی موت کی بات چھوڑو۔ زندگی انہوں نے بہت اچھی گزاری۔ سپاہی، انسپکٹر، داروغہ، تھانیدار سبھی ان کی عزت کرتے تھے اور ان کی بات پر دھیان کرتے تھے لیکن برخوردار میں نے ان سے کہا تھا کہ اچھی زندگی تو کوئی بھی گزار لیتا ہے لیکن اچھی موت خوش نصیب لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ ان کی سمجھدانی میں اتنی سمجھ نہیں تھی جو وہ میری بات سمجھ سکتے اس لئے وہ ایسی کھسی ہنس کر رہ گئے جو انسان کی نادانیوں کا بھانڈا پھوڑنے کیلئے خواہ مخواہ ہونٹوں پر رینگتی ہے۔

خدا خدا کر کے شادی کی تاریخ آ گئی تھی۔ شادی کے دن میری نوک جھونک صوفی بلغم سے صبح ہی صبح ہو گئی تھی۔ دراصل ان کا پروگرام یہ تھا کہ کھانا لوگوں کو کھڑے کھڑے کھلائیں۔ کیونکہ آج کل فیشن کچھ اسی طرح کا چل رہا تھا۔ میں نے کہا تھا صوفی جی! آپ دنیا داری کی نقل کیوں کرتے ہیں۔ یہ کھڑے ہو کر کھانا تو یورپی تہذیب کا شاخسانہ ہے۔ اگر آپ جیسے بنے کٹے صوفی بھی ایسی حرکتیں کریں گے تو بے چاری اسلامی تہذیب کا کیا ہوگا۔؟ وہ تو پہلے ہی سے مسلم سماج میں شرمساری نظر آتی ہے۔ دیکھو فرضی بھائی۔ صوفی بلغم پر ذوق لہجے میں بولے تھے۔ آج کے دور میں اگر ہم چٹائیوں پر بیٹھ کر اپنے مہمانوں کو کھانا کھلانے لگیں تو کون مہمان اسے عزت افزائی سمجھے گا۔ آج کل مہمان کی عزت افزائی اسی میں ہے کہ ہم اسے تہذیب سے آشنا کریں اور اس کو مروجہ رسم و رواج سے متعارف کرائیں۔ آج کل کھڑے ہو کر کھانا فیشن میں داخل ہے۔ اور بڑی بڑی داڑھی والے لوگ اس فیشن کے حمام میں پوری طرح ننگے دکھائی دیتے ہیں۔ محفلوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ شرعی لباس والے اور کوٹ پتلون والے اس طرح کھڑے ہو کر کھانا کھاتے ہیں کہ شریعت اور دنیاداری کے درمیان کی تمام دیواریں منہدم ہو جاتی ہیں۔ اور واللہ اس شعر کی تفسیر واضح ہو جاتی ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

دیکھنے میں کتنا اچھا لگتا ہے۔ دیندار اور دنیادار، چھوٹے بڑے سب ایک انداز میں فقیروں کی طرح پلیٹیں لئے کھڑے رہتے ہیں اور اس طرح اپنی اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں جس طرح لنگر کا کھانا تقسیم ہو رہا ہو۔ میں نے ان کی بات کا وزن کرائے بغیر کہا تھا، صوفی جی! یہ تو سب صحیح ہے لیکن انسانوں اور جانوروں میں یہی تو فرق تھا کہ انسان بیٹھ کر کھاتے تھے

اور جانور کھڑے ہو کر۔ آج کی تقریبات نے اس فرق کو بھی ختم کر دیا۔

چھوڑو یار۔ صوفی بلغم ایک ادائے بے نیازی کے ساتھ بولے تھے انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ انسان تو پہلے ہی سے جانور ہے۔ اس کو شروع ہی سے ”حیوان ناطق“ کہا جاتا ہے۔ یہ بولنے والا جانور ہے، جانور یہ کب نہیں تھا۔ جانوروں میں جو صفات پائی جاتی ہیں وہ سب اس انسان میں بھی موجود ہیں، فرق صرف اتنا تھا کہ کسی انسان میں کوئی صفت ہے اور کسی انسان میں کوئی۔ کیا انسان کتے کی طرح نہیں بھونکتا، کیا انسان بلی کی طرح خسیس نہیں ہوتا، کیا انسان شیروں کی طرح نہیں چنگھاڑتا، کیا انسان لومڑی کی طرح چالاک نہیں ہوتا، کیا انسان سانپ کی طرح مکار اور گیدڑ کی طرح عیار نہیں ہوتا، کیا انسان گدھے کی طرح بے وقوف اور سور کی طرح بے شرم نہیں ہوتا، کیا انسان بچھو کی طرح ڈنک مارنے والا اور اژدہے کی طرح ڈسنے والا نہیں ہوتا۔

فرضی صاحب! انسانوں میں حیوانیت بھری ہوئی ہے صرف کھڑے ہو کر کھانا کھانے سے کیا فرق پڑتا ہے ان انسانوں میں تو بہت سی خرابیاں ایسی ہیں کہ جنہیں دیکھ کر جنگل کے وحشی جانور بھی شرما جاتے ہیں اور وہ انسانوں کی انسانیت سے گری ہوئی حرکتوں کو دیکھ کر یہ کہتے ہوں گے کہ یار وان انسانوں سے تو ہم ہی لاکھ درجے بہتر ہیں۔ صوفی بلغم میاں کی یہ فصیح و بلیغ تقریر سن کر میری روح کے بھی چودہ طبق روشن ہو گئے۔ مجھے چپ ہونا پڑا اور مجھے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ انسانوں میں دو چار نہیں ہزاروں خرابیاں اب ایسی پیدا ہو گئی ہیں کہ جن کی وجہ سے انسانوں کی حیثیت عرفی ختم ہو گئی ہے۔ آج کا انسان ایک ایسا جانور بن گیا ہے جو بات چیت کرتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے ورنہ اس میں وہ سب خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں جو جانوروں کا خاصہ ہیں۔

جس وقت بارات آئی تو مجھے بھی بارات والوں کا استقبال کرنا پڑا۔ بارات میں ایسے ایسے نوجوان تھے کہ جنہیں دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا تھا کہ مسلمانوں میں ایمان کیا باقی رہتا شرافت بھی باقی نہیں رہی۔ بعض لونڈے اس طرح آ رہے تھے جیسے انہیں لوٹ مار کی ذمہ داری سونپی گئی ہو نہ سلام نہ علیک۔ نہ آنکھوں میں حیا، نہ گفتار، نہ اچھی رفتار۔ اس طرح سینہ پھلا کر چل رہے تھے جیسے کچھ چھیننے کے لئے اور کچھ ہڑپ کرنے کے لئے آئے ہوں۔ اس بارات میں کچھ داڑھی والے بھی تھے لیکن ان کے تن پر بھی ایسا لباس تھا جسے دیکھ کر سچ مچ شرم آ رہی تھی اور افسوس بھی ہو رہا تھا کہ ہماری قوم کا حلیہ کس قدر خراب ہو گیا ہے۔ نوجوانوں کے ہاتھوں میں موبائل تھے اور ان موبائلوں سے وہ اس طرح فوٹو کھینچ رہے تھے جیسے ان کو کسی کی طرف سے انہیں یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ جس وقت نکاح شروع ہوا اس وقت اس قدر ہنگامہ تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ قاضی صاحب چیخ چیخ کر خطبہ پڑھ رہے تھے پھر بھی کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ نکاح کے بعد جب دعا ہوئی تو بھی چند لوگوں کے سوا کسی کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھے ہوئے نہیں تھے۔ جب چھوارے لٹائے گئے تو اس وقت چھچھورپن کا ایسا مظاہرہ ہوا کہ توبہ ہی بھلی۔ میں بھی ایک مسخرہ قسم کا انسان ہوں اور ہنسی مذاق سے مجھے بھی دلچسپی ہے لیکن مسلمانوں کی تقریبات دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہماری قوم سنجیدگی سے کس قدر دور ہوتی جا رہی ہے اور نکاح جیسی عبادتیں اچھا خاصا ایک مذاق بن کر رہ گئی ہیں۔ نکاح کے بعد جب دولہا سے گلے ملنے کا سلسلہ شروع ہوا تو وہاں جہالت اپنا ایک رنگ دکھا گئی تھی۔ ایک ایک کر کے سبھی دولہا کے گلے مل رہے تھے وہ بیچارہ گلے ملتے ملتے ہونق سا ہو گیا۔ لوگوں کا حال یہ تھا کہ قطار در قطار آ کر اس طرح گلے مل رہے تھے جیسے یہ کام نہیں کریں گے تو نکاح ہی منعقد نہیں ہوگا اور قبر میں منکر نکیر ایک سوال کا اضافہ کر دیں گے کہ تم فلاں دولہا کے گلے کیوں نہیں ملے تھے۔ ایک صاحب سے تو اسٹیج پر چڑھتے ہوئے اوندھے منہ گر پڑے، ان کی ٹانگ میں موچ بھی آ گئی لیکن دوبارہ اسٹیج پر چڑھ کر جب تک وہ دولہا سے گلے نہیں مل لئے انہیں چین نہیں پڑا۔ نکاح کے بعد جب کھانا کھانے کا سلسلہ چلا تو لوگ کھانے پر اس طرح ٹوٹ رہے تھے جو صوم وصال رکھ کر گھر سے چلیں ہوں۔ لوگ اپنی اپنی پلیٹ میں اس طرح کھانا ٹھوس رہے تھے۔ جیسے کھانا چند لمحوں میں ختم ہو جائے گا۔ بعض لوگوں نے مرغے کی کئی کئی ٹانگیں اپنی پلیٹ میں رکھ لی تھیں بعض نے بریانی سے اپنی پلیٹ کے حاشیئے تک بھر لئے تھے۔ ظاہر ہے کہ پیٹ تو سب کے اپنے تھے اور پیٹ میں اتنا ہی آتا تھا جتنی کہ گنجائش تھی۔ نتیجہ سامنے آ رہا تھا کہ کھانا برباد ہو رہا تھا اور انتہائی ناقدری کے ساتھ لوگ سنی ہوئی اور بھری ہوئی پلیٹیں ٹوکری میں ڈال رہے تھے۔ اس کھڑی بڑی تقریب میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو بے چارے ادھر اُدھر بیٹھ کر کھا رہے تھے کیونکہ انہیں کھڑے ہو کر کھانا پسند نہیں تھا۔ لیکن ایسے لوگ تہذیب نو میں بکو بنتے ہیں اور انہیں کبوتروں میں کوا گردانا جاتا ہے۔

کھانے کی بے حرمتی دیکھ کر مجھے تو بہت افسوس ہوا۔ اور میں نے صوفی بلغم سے کہا۔ صوفی جی! اس طرح کی تقریبات میں رزق کی بربادی ہوتی ہے۔ جتنا کھانا خراب ہوا ہے اتنے کھانے میں سیکڑوں بھوکوں کا

پیٹ بھر جاتا۔ صوفی بلغم بولے۔ تم نئے زمانہ کے نئے مولوی ہو، تم اس طرح کی دقیانوسی باتیں کیوں کرنے لگے۔ آخر تمہیں کس کی نظر لگ گئی؟ میں نے جواب دیا۔ حضرت! میں دقیانوسی نہیں ہوں۔ میں بھی ایک خوشگوار موڈ کا انسان ہوں۔ سیر سپاٹا اور مجلسوں سے لطف اندوز ہونا میری زندگی کا جزو ہیں لیکن میں بدتہذیبی اور جانورپن کو سلیقہ کہنے کی غلطی نہیں کرسکتا۔ میں نے کہا شرافت کے تقاضے ایک دوسری چیز ہیں چلو ان تقاضوں کے آپ صوفی ہوکر بھی پرواہ نہیں کرتے تو نہ کریں۔ اس کا حساب کتاب تو مرنے کے بعد آپ کے ذمہ ہے لیکن کھانے کا لطف جو بیٹھ کر کھانے میں ہے وہ کھڑے ہوکر کھانے میں نہیں ہے۔ کھڑے ہوکر کھانا کھلانے میں صرف ایک فائدہ ہے وہ یہ کہ کھانا کھلانے کی جو ذمہ داری میزبان پر عائد ہوتی ہے وہ اس سے اپنی جان بچالیتا ہے جب کہ مہمان کا اکرام اس میں ہے کہ میزبان اس کو کھانا خود کھڑے ہوکر کھلائے یا میزبان کی طرف سے کچھ لوگ اس ذمہ داری کو نبھائیں۔ مہمان خود کھانے کے لئے تگ ودو کرے اور ہاتھ میں پلیٹ لئے ندیدوں کی طرح اپنے نمبر کا انتظار کرے یہ تہذیب نہیں ہے یہ تہذیب کے چہرے پر ایک زناٹے دار طمانچہ ہے۔ عورتوں میں اسی طرح کا انتظام تھا۔ بانو بھی اس انتظام کی برائیاں کررہی تھی۔ بانو نے بتایا کہ کھانا کھاتے وقت اس قدر بدنظمی تھی کہ الامان والحفیظ۔

میں نے بانو سے پوچھا۔ عورتیں جب کھڑی ہوکر کھانا کھاتی ہیں تو اور بھی برا لگتا ہے۔ وہ کس طرح خود کو سنبھالتی ہوں گی۔

بانو نے بتایا۔ کہ میں نے تو بیٹھ کر ہی کھانا کھایا کیونکہ میرے نزدیک کھڑے ہوکر کھانا تو بے ہودگی ہے لیکن بے چاری عورتیں ایک ہاتھ میں پلیٹ سنبھال رہی تھیں اور ایک ہاتھ سے اپنا ڈوپٹہ۔ اور کھانا ٹیبل سے لیتے وقت اس قدر دشواری ہوتی تھی کہ بس ناقابل بیان ہے۔ یہ غیر اسلامی انداز دنیاداری سے شروع ہوا تھا اور اب علماء اور صوفیاء بھی اس تمام میں ننگ دھڑنگ ہوکر رہ گئے ہیں۔ بانو نے بتایا کہ بڑے بڑے علماء اور مشائخ کی زوجائیں کھڑے ہوکر اس طرح کھانا کھارہی تھیں کہ جیسے وہ یورپ سے اس کام کی مشق کرکے لوٹی ہوں۔ لیکن توبہ توبہ مجھے تو وحشت ہوتی ہے ایسی محفلوں سے۔ دوسری مصیبت یہ ہے کہ عورتوں کی محفل میں لونڈے اس طرح گھسے رہتے ہیں کہ بس کچھ نہ پوچھو اور دوسری بے شرمی کی بات یہ ہے کہ عورتیں اور لڑکیاں بالکل بھی پردہ نہیں کرتیں۔ نہ شرم نہ حیا، نہ تکلف، نہ حجاب۔ آج کل کی شادیاں بے غیرتی کا ایک نمونہ بن کر رہ گئی ہیں۔

چھوڑو بیگم! اپنا خون جلانے سے کیا فائدہ۔ اب تو مولویوں کی شادیوں میں شریعت بے چاری پانی بھرتی نظر آتی ہے اور ''اسلام'' بیچارہ اس طرح نکاح کے اسٹیج پر سمٹا ہوا دکھائی دیتا ہے جیسے وہ مسلمانوں سے بہت شرمساری محسوس کررہا ہو اور جیسے وہ بن بلایا ہوا مہمان ہو۔ آج کل مسلمانوں کی شادی میں نکاح کے خطبے اور چھوارے اچھالنے کے سوا مسنون اور کیا ہے۔ بڑوں سے سنا تھا کہ قوموں کی حقیقت غم اور خوشی کے موقعہ پر کھلتی ہے۔ آج کی تہذیب میں غم کی مجلس ہو یا خوشی کی محفل ہم مسلمان اسلامی تعلیمات سے لاپرواہ نظر آتے ہیں۔ ہمارا اظہار غم بھی غیر اسلامی ہے اور ہمارا اظہار خوشی بھی غیر اسلامی۔ میں سوچتا ہوں کہ اس قوم کا انجام کیا ہوگا۔ جو صرف مسلکی جھگڑوں میں مسلمان اور مخلص محسوس ہوتا ہے۔ ورنہ اسے ہنسنے کی تمیز ہے نہ رونے کی اور حیرت وافسوس کی بات یہ ہے کہ اسلامی غیرت کا قتل عام کرکے بھی مسلمان نہ شرماتا ہے، نہ جھجکتا ہے، نہ شرمندہ ہوتا ہے۔ افسوس یہ نہیں کہ دنیادار بگڑ گئے۔ افسوس تو یہ ہے کہ دینداروں نے بھی وہی تہذیب اپنائی جو اسلامی تمدن کی حریف ہے۔

(یار زندہ صحبت باقی)

گولی فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں عیش وعشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی **''فولاد اعظم''** استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفۂ زوجیہ سے تین گھنٹے قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھن جاتی ہیں۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہوجاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پُراثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہوسکتی۔ فی گولی -/17 روپئے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت -/500 روپے ہے (علاوہ محصول ڈاک) رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہوسکے گی۔ موبائل: 9756726786

فراہم کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طھورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو ککلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

و دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طھورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی-۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

جنات کی رہائش گاہ

قسط نمبر: ۷

ایک خوفناک آپ بیتی

از عرفان سبحانی

ارجمند بانو کی کیفیت عجیب تھی۔ وہ ہنس بھی رہی تھی، رو بھی رہی تھی، قہقہے بھی لگا رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں شعلے بھی دہک رہے تھے۔ شہزاد بیگ اس کو اس کیفیت میں دیکھ کر بے سدھ سے ہوئے جارہے تھے۔ اور انہیں اپنی بیوی کی بھی فکر تھی کہ وہ نہ جانے کس حالت میں ہوگی۔

مولوی افتخار نے شہزاد کو حد سے زیادہ پریشان دیکھ کر کہا۔ محترم خود کو سنبھالیں۔ اگر ہم نے اپنے ہوش وحواس پر قابو نہیں رکھا تو ہم یہ جنگ نہیں جیت سکیں گے۔ اور ایک بات یاد رکھیں کہ یہ جن جھوٹ بہت بولتے ہیں، یہ جھوٹی قسمیں بھی کھاتے ہیں۔ دیکھو ابھی انہوں نے یہ کہا تھا کہ تمہاری دونوں عورتوں کو سمندر میں بھیج دیا ہے اور ابھی کے ابھی یہ اس لڑکی کو لے کر حاضر ہوگئے۔ ان کی کسی بات کو سچ سمجھ کر ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بے شک اس وقت ہم ایک خول میں بند ہیں اور ہمارا عمل کام نہیں کررہا ہے لیکن ہم ہمت نہیں ہاریں گے ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور اگر اللہ کی مدد شامل حال رہی تو ہم ہی ان جنات پر فتح پائیں گے۔

مولوی افتخار کی یہ باتیں سن میری رگوں میں خون جوش مارنے لگا شہزاد اور عبدالباسط کے چہروں پر بھی اطمینان ظاہر ہوا۔ ابھی مولوی افتخار نے اپنی بات مکمل نہیں کی تھی کہ ایک دم ایک شور سا مچا۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی پر ظلم ہورہا ہے اور مظلوم واویلا کررہا ہے۔ میں نے شہزاد کی طرف مخاطب ہوکر کہا۔ ایسا لگتا ہے کہ ہمارے ساتھیوں پر جنات ستم توڑ رہے ہیں۔ رونے اور بلکنے کی آوازیں آرہی ہیں۔ بے چارے نہ جانے کس حالت میں ہوں گے۔ عبدالباسط بولا۔ یار اس جنگل میں آکر ہم نے بہت غلطی کی۔ اب ہمارا سلامتی کے ساتھ واپس چلے جانا بہت مشکل ہے۔ ہم اس طرح کی باتوں میں مصروف تھے کہ ارجمند کا چہرہ متغیر ہوتا محسوس ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا چہرہ بلی کی صورت میں بدل گیا۔ لیکن اس کا پورا جسم جوں کے توں رہا۔ صرف اس کا چہرہ بلی جیسا ہوگیا۔ ارجمند کو دیکھ کر شہزاد بیگ بے اختیار دھاڑیں مار کر رونے لگے۔ انہیں اپنی بہن سے بہت محبت تھی اس کو اس کیفیت میں دیکھ کر وہ خود کو سنبھال نہیں سکے انہوں نے چیخنا چلانا شروع کردیا۔ مولانا افتخار نے شہزاد بیگ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ جنات کی طرف سے نظر بندیاں ہورہی ہیں آپ پریشان نہ ہوں آپ کی بہن بالکل ٹھیک ہے۔ ابھی ہماری حیرانی ختم نہیں ہوئی تھی کہ ہمیں ایک اور بھیانک منظر دیکھنے کو ملا۔ ہم نے دیکھا کہ ہمارے دو ساتھیوں کو جنات کھینچ کر لارہے ہیں۔ یہ نعیم اختر اور گلزار قریشی تھے ان دونوں کے گلے میں طوق پڑا ہوا تھا۔ اور ان پر ایک جن کوڑے برسا رہا تھا۔ ان دونوں کی حالت یہ بتارہی تھی کہ کافی دیر سے ان پر ظلم وستم ہورہا ہے۔ وہ دونوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہمیں دیکھ رہے تھے۔ وہ زبان سے کچھ نہیں بول رہے تھے لیکن ان کی آنکھیں بول کر یہ کہہ رہی تھیں کہ خدا کے لئے ان جنات سے ہمیں بچاؤ۔ شاید مولوی افتخار نے بھی ان کے اس خاموش پیغام کو سن لیا تھا انہوں نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔ گھبراؤ نہیں۔ انشاء اللہ ہم عنقریب ان جنات پر قابو پالیں گے اور اگلے ہی لمحے مولوی ذوالفقار علی نے چیخ کر کہا۔ ہمارا عمل کامیاب ہوگیا دیکھے لوہے کی سلاخیں پگھل رہی ہیں۔ میں نے دیکھا ہم جس خول میں بند تھے اور دالان کے سب دروازوں پر سلاخیں اس طرح چڑھادی گئی تھیں جیسے دالان نہ ہوکر کوئی پنجرہ ہو۔ سلاخوں کو پگھلتا دیکھ کر جنات نے ارجمند بانو اور ہمارے دونوں ساتھیوں کو اندر کی طرف گھسیٹا اور اسی کے ساتھ ساتھ حویلی میں ایک کہرام مچا۔ ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ حویلی کے اندر ہزاروں جنات اس وقت موجود ہیں۔ ہمارے دل بہت تیزی کے ساتھ دھڑک رہے تھے، ہمارے جسم کا رواں رواں کھڑا ہوگیا تھا۔ پیاس کے مارے ہمارے حلق خشک ہوگئے تھے ہم تو مرجاتے اگر ہمارے ساتھ دو عامل نہ ہوتے۔ میں خود کو بہت بہادر سمجھتا تھا۔

لیکن اس رات جو میری حالت تھی میں بتا نہیں سکتا۔ میری سانس گھٹ رہی تھی اور میں یہ سمجھ رہا تھا کہ آج کی رات ہم سب مرکر اس حویلی میں دفن ہوجائیں گے۔ شہزاد بیگ بھی بہت بہادر اور جرأت مند تھے میں نے ان کو کبھی خوف زدہ نہیں دیکھا تھا لیکن ان کی حالت بھی اس وقت اچھی نہیں تھی۔ ان کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں اور وہ بھی اس وقت یہ یقین کرچکے تھے کہ ہمارا زندہ بچ کر نکل جانا ناممکن ہے۔ وہ اپنی بیوی اور بہن کی طرف سے بہت فکر مند تھے۔ سلاخیں پگھلتے ہی ہم دالان سے باہر آگئے۔ اس کے بعد مولوی افتخار نے کہا کہ آؤ تم سب ایک جگہ کھڑے ہوجاؤ۔ میں تم سب کا حصار کردیتا ہوں۔ اس کے بعد ہم دونوں جنات

کے ساتھ کھل کر لڑ سکیں گے۔

تو کیا آپ ہمیں چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں گے۔ عبدالباسط نے گھبرا کر پوچھا۔

نہیں نہیں۔ ہم تمہیں چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہیں۔ ہم اس وقت تک اسی حویلی میں ہیں جب تک تم سب کو ان جنات سے آزاد نہیں کرا دیتے۔ لیکن ہمیں تمہارا خطرہ اس لئے ہے کہ تم کوئی عمل نہیں جانتے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ جنات تمہاری بھی درگت ایسی بنادیں جیسی تمہارے ساتھیوں کی بنا رکھی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہارا حصار کر دوں۔

تو کیا حصار کے بعد جنات کی کارروائیوں سے ہم محفوظ ہو جائیں گے۔

یقیناً۔ مولوی افتخار نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

اس کے بعد انہوں نے ایک لکڑی پر کچھ پڑھ کر دم کیا اور ہمیں ایک جگہ کھڑا کر کے ہمارے چاروں طرف ایک دائرہ کھینچ دیا۔ اس دائرے میں ہم پانچ لوگ تھے۔ دو ہم اور تین مولوی افتخار کے ساتھی۔

ہمارا حصار کرنے کے بعد مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار اندر کمرے میں داخل ہوگئے۔ ان کے اندر جانے کے بعد زبردست شور مچا۔ کچھ اس طرح کی آوازیں ہمارے کانوں میں پڑیں مارو پیٹو۔ الفاظ ہمارے سمجھ میں نہیں آرہے تھے لیکن مفہوم کچھ اسی انداز کا تھا کہ جیسے جنات کی طرف سے ہمارے عاملوں پر کوئی یلغار ہو رہی ہو۔ چند ہی منٹ کے بعد سیکڑوں چمگادڑ ہمارے اردگرد منڈلانے لگے۔ ان چمگادڑوں کو دیکھ کر ہمیں وحشت ہو رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ہزاروں سانپ اپنی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ عبدالباسط کی روح فنا ہو رہی تھی اس نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اب کیا ہوگا۔؟ عبدالباسط ان سانپوں کو دیکھ کر بھاگنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ جنید نے عبدالباسط کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کیا بے وقوفی کر رہے ہو۔؟ اگر تم حصار سے باہر چلے گئے تو تم خطرے میں آجاؤ گے۔ اسی دائرے کے اندر کھڑے رہو کوئی بھی چیز اس دائرے کے اندر نہیں آسکے گی۔ اس کے بعد ہم نے غور کیا کہ جو سانپ ہماری طرف بڑھ رہے تھے وہ حصار کے دائرے سے باہر باہر تھے۔ اور چمگادڑ بھی ہم سے ایک گز کے فاصلے سے پرے پرے اڑ رہے تھے البتہ یہ چیزیں ہمیں ڈرانے کی اور لرزانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ جنید اور ارشاد کے سمجھانے کے بعد ہم تینوں میں ایک طرح کی ہمت آگئی تھی۔ لیکن پھر بھی ایک طرح کا خوف ہمارے دلوں میں موجود تھا۔ حویلی کے کمروں میں بے تحاشہ شور مچ رہا تھا اس شور سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اندر کمروں میں گھمسان کی جنگ چل رہی ہے۔ ہمیں حیرت ہو رہی تھی کہ صرف دو آدمی کس طرح جنات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ میں نے جنید سے پوچھ ہی لیا۔ کیا ہمارے یہ دو مولوی جنات پر قابو پالیں گے۔؟

کیوں نہیں۔؟ یہ دونوں مولوی ابھی ایک رات پہلے جنات کے ایک غول سے نمٹ کر آرہے ہیں۔ دراصل ان کے پاس عمل کی طاقت ہے اور جنات عمل کی طاقت کے سامنے بے بس ہو جاتے ہیں۔

لیکن جنگ کیسی بھی ہو جان کا خطرہ تو دونوں فریق کو ہوتا ہے۔

اللہ ان کی مدد کرے۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔ بے چارے بغیر کسی لالچ کے ہمارا ساتھ دے رہے تھے۔ میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ عبدالباسط نے چونک کر کہا۔ عرفان وہ دیکھو۔ عبدالباسط نے حویلی کے مین گیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میں نے جب اس طرف دیکھا تو میرے پیروں تلے کی زمین کھسکنے لگی۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ میں نے دیکھا، اور میں نے ہی کیا ہم سب نے دیکھا۔ کہ پچاسوں سیاہ فام لوگ اپنے ہاتھوں میں آگ کی تلوار لئے حویلی کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ شاید یہ جنوں کی فوج تھی جس کو اپنی مدد کے لئے حویلی کے جنات نے طلب کیا تھا۔

یہ سب حویلی میں آنے کے بعد چمگادڑ والے کمرے میں چلے گئے۔ ان کی تعداد پچاس سے بھی زیادہ تھی یہ سب چار چار گز لمبے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں دو دو گز کی تلواریں تھیں جو شاید آگ کی بنی ہوئی تھیں۔ چند منٹ کے بعد دو جن کمرے سے نکل کر چمگادڑ والے کمرے میں گئے۔ اس کے بعد زہریلے قہقہوں کی آوازیں فضا میں گونجیں۔ اور اس کے فوراً بعد آگ کی بارش شروع ہوئی۔ لیکن ہم نے صاف محسوس کیا کہ آگ حصار کے دائرے سے باہر برس رہی تھی ہم سب محفوظ تھے۔ تقریباً دس منٹ تک شعلے برستے رہے۔ اس کے بعد آگ کی یہ بارش تھم گئی۔ بارش تھمنے کے بعد دو جن آگ کی تلوار گھماتے ہوئے ہماری طرف بڑھے۔ ان کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ہماری حالت خراب ہونے لگی اور ایک عجیب سا خوف ہمارے دل و دماغ پر منڈلانے لگا۔ اگرچہ حصار کی قوت کو ہم مان چکے تھے لیکن پھر بھی ایک عجیب طرح کا ڈر تھا۔ اور ایک عجیب طرح کی وحشت تھی جس سے ہم اس وقت ہم دوچار تھے۔ عبدالباسط نے ایک بار پھر راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کی لیکن اس بار پھر جنید نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔ یہ تم کیا کر رہے ہو، اگر تم اس حصار سے باہر نکل گئے تو تم زندہ نہیں بچو گے یہیں کھڑے رہو اسی میں ہم سب کی عافیت ہے۔

دونوں جن ہمارے بالکل قریب آکر کھڑے ہوگئے۔ وہ انتہائی بدشکل کے تھے۔ ان کا رنگ حد سے زیادہ کالا تھا۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں لیکن دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں۔ سر پر بال جانوروں کے بالوں کی طرح کھڑے تھے، کان بہت بڑے تھے، ناک کے نتھنے بہت موٹے تھے، ہونٹ بھی حد سے زیادہ بھدے اور موٹے تھے۔ قد دونوں کا خاصا لمبا تھا، ہاتھ کھردرے تھے، اور دونوں کے ہاتھوں کے پنجے بہت ہی بدنما تھے، ان کے جسم پر جو لباس تھا وہ بے ترتیب سا تھا، ان کے ہاتھوں میں آگ کی تلواریں تھیں، دونوں کے دانت حد سے زیادہ پیلے تھے، ان دونوں نے ہمارے قریب آکر تلوار گھمانے کی کوشش کی لیکن وہ تلوار ہمارے قریب کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ انہوں نے اپنی بے بسی کو خود بھی محسوس کیا۔ جب وہ ہم پر وار کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے تو انہیں بہت غصہ آیا اور انہوں نے وحشی جانوروں کی طرح چنگھاڑنا شروع کیا۔ وہ اپنے پیروں کو زور زور سے زمین پر مار رہے تھے اور جب جب وہ زمین پر پیر مارتے تھے زمین میں زلزلہ سا آجاتا تھا۔ جب چند منٹ تک وہ کامیاب نہ ہوسکے تو انہوں نے نہ جانے کس زبان میں اپنے ساتھیوں کو پکارا۔ ان کی آواز سن کر دو ان سے بھی زیادہ بدصورت قسم کے جن چمگادڑ والے کمرے سے نکل کر ہماری طرف پورے غصے کے ساتھ بڑھے ان کے ہاتھوں میں لوہے کی سلاخیں تھیں۔ جن میں آگ بھڑک رہی تھی۔ ان کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ہمارے ہوش اڑ گئے اور ہمیں یقین ہوگیا کہ یہ ضرور ہم پر قابو پالیں گے۔ انہوں نے کافی فاصلے سے ہم پر چھلانگ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں کامیابی نہیں ملی۔ وہ ہمارے دائرے سے باہر ہی گر گئے اس کے بعد انہوں نے ہمیں اس طرح گھور کر دیکھا جیسے وہ اپنی آنکھوں سے ہم پر کوئی وار کرنے والے ہیں۔ ان میں سے ایک نے اپنی زبان کو ہماری طرف بڑھایا۔ اس کی زبان ایک گز سے بھی زیادہ لمبی ہوکر ہماری طرف بڑھنے لگی۔ ہم سب سہم کر رہ گئے۔ ہمیں یقین ہوگیا کہ اس کی زبان میں یقیناً کوئی زہریلا مادہ ہوگا اگر اس کی زبان نے ہمارے جسم کو چھولیا تو ہمارے جسموں میں زہر پھیل جائے گا اور سب مر جائیں گے لیکن واہ رے حصار کی قوت اس کی زبان حصار کے دائرے سے باہر باہر رہی اور جب اس نے اس کو آگے بڑھانے کی کوشش کی تو وہ بے جان سی ہوکر لٹک گئی اب ہمیں قدرے اطمینان ہوگیا تھا کہ کوئی بھی جن حصار کے اندر نہیں آسکے گا۔ اسی وقت اندر کمروں میں ایک کہرام سا مچا۔ اور اسی وقت چمگادڑ والے کمرے سے جن نکل نکل کر کمرے کی طرف بے تحاشہ بھاگے۔ بالکل اس طرح جیسے انہیں کسی نے کوئی حکم دیا ہو جو چار جن [illegible] کی طرف چلے گئے۔ ہمیں یقین

ہوگیا کہ کمرے میں بہت ہی خطرناک جنگ چل رہی ہے اور ہمارے دو عامل جنوں سے مقابلہ کر رہے ہیں، بے اختیار ہمارے ہاتھ دعا کے لئے اٹھ گئے اور ہم نے اللہ سے یہ دعا مانگی کہ اے اللہ ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا کردے۔ آئندہ ہم اس شکار وغیرہ کے چکر میں نہیں پڑیں گے۔ اندر کمرے میں گھمسان کی لڑائی چل رہی تھی۔ ہم نے دیکھا کہ بار بار آگ کے گولے اچھل رہے تھے۔ غالباً ہمارے عامل اپنا کوئی محاذ قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ اور جنات ان پر آگ کے گولے برسا کر انہیں پسپا کرنے کی جدوجہد کر رہے تھے۔ اچانک حویلی کسی ہنڈولے کی طرح ہچکولے کھانے لگی، یہ بھی جنات کا کوئی وار تھا۔ اس وار سے ہمیں اس بات کا اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم حصار سے باہر نہ ہوجائیں۔ کیونکہ زمین اتنی زور سے ہل رہی تھی کہ کئی کئی بار میں اور عبدالباسط زمین پر گرتے گرتے بچے۔ زمین ۲۰ منٹ تک ہچکولے کھانے کے بعد ٹھہر گئی لیکن اسی وقت ہزاروں کی تعداد میں کالے رنگ کے کتے حویلی کے اندر داخل ہوئے۔ یہ کتے گدھے سے کچھ ہی چھوٹے تھے۔ ان کتوں نے ہمیں گھور کر دیکھا۔ اور ہماری طرف جست لگانے کی کوشش کی لیکن وہ ہم تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ اسی وقت ایک کتے نے ایسی جست لگائی کہ ہمارا ایک ساتھی کلن گھبرا گیا اور وہ اس طرح ہٹا کہ اس کی ایک ٹانگ حصار کے دائرے سے باہر نکل گئی اور اسی وقت ایک کتے نے اس کی ٹانگ پکڑ کر اس کو کھینچ لیا۔ عجیب عالم تھا۔ کتے اس کو پھاڑ رہے تھے لیکن ہم اس کی کوئی مدد نہیں کر پارہے تھے کیونکہ اگر ہم اس کی مدد کرنے کے لئے حصار سے باہر نکلتے تو ہمارا حشر بھی یہی ہوتا جو اس کا ہو رہا تھا۔ بے چارے کلن نے بھاگنے کی کوشش بھی کی لیکن وحشی کتوں نے اس کو بھاگنے کا موقعہ نہیں دیا۔ خدا ہی جانے یہ کتے تھے یا یہ بھی جنات تھے جو کتوں کی صورت میں آکر ہم پر حملہ آور ہوئے تھے۔ کلن کے کپڑے پھٹ گئے تھے اور اس کے بدن سے خون بہہ رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد کلن ڈھیر ہوگیا۔ لیکن کتوں نے اسے اب بھی نہ چھوڑا وہ اس کو جھنجھوڑتے رہے اور ہم اس قدر مجبور اور بے بس تھے کہ اس کی ذرا سی بھی مدد نہیں کرسکتے تھے۔ ارشاد اور جنید کلن کی یہ درگت دیکھ کر رو رہے تھے ہماری آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہوگئے تھے ایک اچھا صحت مند نوجوان جنات کے ظلم وستم کا شکار ہوگیا تھا۔

کلن کو بے جان کرکے کتوں کا غول پھر ہماری طرف بڑھا۔ ہم نے خود کو سنبھال لیا، ہم نے کلن کا حشر دیکھ لیا تھا کہ حصار سے باہر نکلنے کا انجام کیا ہوا۔ اس لئے ہم نے حصار کے دائرے میں خود کو سمیٹے رکھا۔ کتے ہمارے ارد گرد منڈلاتے رہے۔ ان کتوں کی آنکھیں اس قدر خطرناک تھیں کہ انہیں دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا تھا۔ وہ کتے اپنی فٹ بھر کی زبان نکال کر

ہمیں ڈرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن اللہ کا فضل یہ تھا کہ وہ حصار کے دائرے تک نہیں پہنچ پا رہے تھے، کوئی روحانی طاقت انہیں آگے نہیں بڑھنے دے رہی تھی۔ چند گز کے فاصلے پر کلن کی لاش پڑی ہوئی تھی ان جنگلی کتوں نے اس کو ختم کر دیا تھا۔ کتنی مجبوری اور کتنی لاچاری تھی کہ ہم انسان ہوتے ہوئے دوسرے انسان کی مدد نہیں کر سکتے تھے۔ ہمیں پوری طرح اس کا بھی اندازہ نہیں تھا کہ کلن بچ گیا مر چکا ہے یا نہیں۔ ہم کتوں کی حرکتیں دیکھ ہی رہے تھے کہ اندر کمرے میں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے بم پھٹ گیا ہو۔ اس آواز سے ہم تو لرز ہی گئے وہ کتے بھی خوفزدہ سے ہو گئے اور اس کے بعد وہ چمگادڑ والے کمرے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی وہ کمرے تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک ان کتوں کی کسی نے آواز دی۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے انہیں کوئی بلا رہا ہے اور ہمارا اندازہ ٹھیک نکلا اس آواز کے آتے ہی کتے ہال کمرے کی طرف چلے گئے۔ لیکن ہماری قسمت میں اطمینان نہیں تھا کہ ان کتوں کے جاتے ہی حویلی کے مین گیٹ سے ایک جنگلی ہاتھی داخل ہوا۔ یہ ہاتھی بالکل کالے رنگ کا تھا۔ اس ہاتھی کے اوپر ایک بچہ بھی بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے جنگل میں کئی بار جنگلی جانوروں کو، شیروں کو، ریچھوں کو اور ہاتھیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا لیکن ہاتھی پر ہاتھی کو سوار میں پہلی بار دیکھ رہا تھا۔ یہ ہاتھی پہلے چمگادڑوں والے کمرے کی طرف گیا۔ اور اس کے بعد وہ تیزی کے ساتھ ہماری طرف پلٹا اور اس نے بدمستی کے ساتھ ہماری طرف بڑھنا شروع کیا۔

جوں جوں ہاتھی ہمارے قریب آ رہا تھا ہماری روح فنا ہو رہی تھی۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔ ہمارے قدم لڑکھڑانے لگے۔ ارشاد نے ہمیں سمجھایا کہ خود کو سنبھالے رکھنا اور اپنے پاؤں حصار سے باہر مت نکالنا ورنہ مصیبت آ جائے گی۔ جنید بولا۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ کے کلام کی طاقت کے سامنے ہر طاقت اور ہر مصیبت ہیچ ہے یہ ہاتھی بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اور واقعی ایسا ہی ہوا ہاتھی بار بار پوری قوت کے ساتھ ہم پر حملہ کرتا تھا لیکن اپنی تمام تر کوششوں کے بعد وہ حصار سے باہر ہی رہتا تھا اور اس کے بعد ہاتھی کی ہمت بھی پست ہو گئی اور وہ بھی چمگادڑ والے کمرے میں جا کر روپوش ہو گیا۔ کچھ دیر موت کی سی خاموشی رہی اس کے بعد کمروں میں ایک خوفناک قسم کا شور ہوا۔ اور اس کے بعد اس طرح کی آوازیں بلند ہوئیں ہم بدلہ لیں گے، ہم زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ ان آوازوں کے ساتھ ساتھ ہچکیوں اور سسکیوں کی بھی آوازیں آ رہی تھیں۔ اللہ ہی جانے اندر کمروں میں کیا ہو رہا تھا، ہمارے ساتھیوں پر کیا بیت رہی تھی۔ جنات کیا کیا حرکتیں کر رہے تھے اور مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار ان سے نمٹنے میں کس حد تک کامیاب تھے۔ بظاہر ایسا لگ رہا تھا کہ جنات

جاری ہو چکے ہیں اور ہمارے بھی ساتھیوں کی موت واقع ہو چکی ہے کیونکہ کتنی ہی خطرناک چیزوں کو ہم نے کمرے میں جاتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ وہ عامل اتنی ساری بھیانک مخلوقات کا مقابلہ بھلا کیسے کرتے۔ لیکن ان دونوں عامل کے کئے ہوئے حصار کی طاقت کو ہم آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اس لئے ہمیں ایک طرح کا اطمینان تھا اور میں بھی جنات کے وجود کا قائل ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی قائل ہو چکا تھا کہ اس دنیا میں عمل کی بھی ایک طاقت ہے اور عمل کے ذریعہ انسان جنات جیسی طاقت ور مخلوق پر قابو پا لیتا ہے۔ جوں جوں وقت گزر رہا تھا ہمارے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔ ہم حصار کی وجہ سے خود تو مطمئن سے ہو گئے تھے لیکن ہمیں اپنے ان ساتھیوں کی فکر ستا رہی تھی جو پوری طرح جنات کے قبضے میں تھے۔ کلن کے بے جان جسم نے ہمیں اور زیادہ خوف زدہ کر دیا تھا۔ ہم یہ سوچنے پر مجبور تھے کہ جب جنات کے بھیجے ہوئے کتے ایک انسان کا حشر یہ کر سکتے ہیں تو جنات کی پوری فوج جو کمرے میں ظلم و ستم توڑ رہی تھی وہ ہمارے ساتھیوں کی کیا کچھ درگت نہیں بنا رہے ہوں گے۔ میں کلن کے بے جان جسم کو گھور رہا تھا کہ شہزاد بیگ بولے۔ عرفان وہ دیکھو شہزاد بیگ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے دیکھا ابابیل کا یا ان سے ملتی جلتی چڑیوں کا ایک لشکر ہماری طرف آ رہا تھا اور چند ہی منٹ کے بعد اس لشکر نے باجرے کی مانند کنکریاں برسانی شروع کیں۔ کنکریاں بھی شاید آگ میں بجھی ہوئی تھیں کیونکہ میں نے محسوس کیا تھا کہ جب وہ کنکریاں زمین پر گرتی تھیں تو ایک آگ سی روشن ہوتی تھی۔ لیکن اللہ کا کرم تھا کہ ایک کنکری بھی حصار کے اندر نہ آ سکی۔ اور ابابیل کا جھنڈ ہمارے اوپر بھی نہیں منڈلا سکا۔ ہمارا حصار ہمارے سروں پر بھی تھا۔ اگرچہ ہم حصار میں پوری طرح محفوظ تھے لیکن پھر بھی ایک خوف، ایک ڈر، ایک وحشت ہمارے دلوں پر چھائی ہوئی تھی اور ہم یہی گمان کرتے تھے کہ ہمارا زندہ رہ جانا ممکن نہیں ہے۔ یہ لشکر بھی اپنی ڈیوٹی انجام دے کر غائب ہو گیا۔ لیکن اندر والوں کی کوئی خیریت ہمیں نہیں مل سکی۔ ہچکیوں اور سسکیوں کی آوازیں برابر آ رہی تھیں اور لمحہ بہ لمحہ ایک طرح کا شور و غل بھی بڑھ رہا تھا جیسے اندر پکڑ دھکڑ ہو رہی ہو اور جیسے مقابلہ آرائی پوری جم کر ہو رہی ہو اسی وقت ہم نے یہ دیکھا کہ جیسے کوئی آگ کے ہنڈولے میں بیٹھ کر حویلی میں اتر رہا ہے۔ یہ ہنڈولہ چمگادڑ والے کمرے کی چھت پر اتر گیا۔ لیکن ہمیں اس کے بعد کچھ بھی دکھائی نہیں دیا ایک بار اندر کمروں سے پھر ایک بھیانک شور مچا۔ جیسے بہت سی آوازیں یہ کہہ رہی ہوں کہ ان کو ختم کر دو، ان کو جلا دو، ان کو بھسم کر دو۔ یہ آواز جنوں کی تھیں، جو

عمر بھر کی تلخیاں اور اُن کا علاج

ڈاکٹر سید ریاض الرحمٰن

قرآن کریم کے جتنے قریب جاؤ گے یقین بڑھے گا اور وہم کم ہوتا جائے گا۔ اتنی خوشیاں ملیں گی اتنا ہی سکون ملے گا۔ قرآن کریم ہدایت ہے، متقیوں کے لئے۔ متقی اسے کہتے ہیں جو خوف خدا اور عشق مصطفیٰ سے بہرہ ور ہو۔ قرآن کے لئے ہے جو اس سے مدد چاہے جو صراط مستقیم کے لئے طلب کرتے ہیں مگر افسوس ہے ان لوگوں پر جو ہدایت لینے کی کوشش نہیں کرتے۔

اسی وجہ سے مختلف الجھنوں اور پریشانیوں کا شکار رہتے ہیں۔ میں اکثر لوگوں کی شکایات سن کر یہ مضمون لکھنے کی طالب علمانہ کوشش کر رہا ہوں۔ ہم پر کالا جادو ہو گیا ہے، ہمارا کاروبار ٹھپ ہو گیا ہے، ازدواجی زندگیوں میں تلخیاں پیدا کر دی گئیں ہیں۔ شادیوں میں رکاوٹ، بیماریوں کا مسلط ہونا، سب سے بڑھ کر ہم مقروض ہو گئے، وغیرہ وغیرہ۔

وہ حقیقی جادو سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور اس کا یقین حد سے زیادہ ڈپریشن میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جادو نام ہے طلسماتی تحریر کا جو مختلف طریقوں اور رستوں سے لکھ کر انسان ہی انسان کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس میں پچاس فیصد علم اور پچاس فیصد وہم وگمان کی کارستانی ہے۔ یہ سب انسان کی خود پیدا کردہ ہیں۔ رحمانی اور آسیبی چکروں نے بیس فیصد معاشرے کو اپنے چنگل میں پھنسا لیا ہے۔ عالموں اور عاملوں نے دونوں ہاتھوں پیسوں کے لئے کھول رکھے ہیں۔ سوچ بھی ہو فکر اچھی ہو تو تمام تعلق اس کی تابع ہوتی ہے۔ جوانی شیطانیت ہے، جوانی گمراہی ہے، ریاکاری پارسائی کی دہلیز ہے۔ پارسائی کے پردے میں شیطان پنہاں ہے۔

اگر انسان صرف اور صرف دو آیات کی تلاوت غور و فکر سے کرے، اس کے ترجمے پر غور کرے، کلام الٰہی کو معجزۂ مصطفیٰ، صفات اہل بیت عظام و صحابہ کرام جان کر سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے تو نہ گھر میں فساد ہو گا نہ فتنہ اٹھے گا۔ نہ سحر، آسیبی اثر ہو گا نہ بدروحیں آئیں گی۔ نہ جادو نزدیک بھٹکے گا۔ جادو ہمیشہ کم علم، کم عمل، کم یقین اور غریبوں پر اثر دکھاتا ہے۔ امیر آدمی اور مستقل مزاج اس کے نرغے میں نہیں آتے۔ بلکہ نقصان پہنچتا ہے، چوروں اور ڈاکوؤں سے۔

سال ۲۰۰۰ء میں جفر نامہ اور ظفر نامہ لکھا جسے دنیا بھر میں پسند کیا گیا۔ اس سے استفادہ اٹھانے کی کوشش ہوتی رہی، جس کو اس کے سمجھنے میں مشکل ہوئی اسے سمجھا دیا گیا۔ آج سحری، آسیبی، نظر بد، نحوست سیارگان کو زیر عمل لا رہا ہوں۔ خود علم سے مشورہ کریں، جادو ہے بھی یا نہیں یا اور کوئی سبب ہے۔ جھوٹے اور پیشہ ور عاملوں سے بچیں کیونکہ پیسہ بٹورنا ان کی عادت ہے۔ وہم وگمان میں ڈالنا ان کا شیوہ ہے۔

چونکہ انسان کی تخلیق اربعہ عناصر سے ہوئی، اس لئے اس کی اصلیت و ماہیت کو ابجد اعظم ظاہر کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ ابجد اعظم کے ذریعہ خود سوال حل کریں اور پھر نتیجہ آنے پر مسئلہ کا حل لیں۔ اگر پھر بھی مسئلہ حل نہ ہو تو عملی میدان میں سیر کریں اور گوہر مراد پا کر دم لیں۔

اپنا سوال یا علم لکھ کر مفصل لکھیں، پھر اس میں یوم سوال اور ساعت سوال کا اضافہ اور بسط حرفی کریں اور تکلیس کریں۔

حرف کو ترفع زواتی سے بدل کر حروف کی قیمت لیں اور ان کا مجموعہ لے کر چار پر تقسیم کریں۔

ایک بچے تو نحوست سیارگان ہے۔

دو بچے تو نظر بد یا منت پوری نہ کرنے کا عندیہ ہے۔

۳ بچے تو آسیبی اثرات یا بدروحوں کے اثرات

۴ بچے تو جادو ہے۔

ایک مثال لکھ رہا ہوں بعینہ آپ سوال حل کرتے جائیں۔ آئینہ میں نتیجہ حل مل جائے گا۔

ابجد اعظم

حروف	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض	م	ف	ق	ذ	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض	ث	ز	ک
قیمت	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰
حروف زواجی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ط	د	ح	ل	ع	ر	غ	غ	س	ق	ث	ظ	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ	ا	ھ	ط

نام ایام: ہفتہ اتوار پیر منگل بدھ جمعرات جمعہ

شنبہ یک شنبہ دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ آدینہ

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ہفتہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
اتوار	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
پیر	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
منگل	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
بدھ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ
جمعرات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری

سوال یا علیم : محمود الاسلم بن کریمہ خاتون کے کاروبار میں ترقی نہ پانے کی وجہ کیا ہے؟

یوم سوال ۔ شنبہ ساعت زحل

بسط حرفی : م ح م و د ا ل ا س ل ا م ب ن ک ر ی م ھ خ ا ت و ن ک ی ک ا ر و ب ا ر م ی ں ت ر ق ی ن ھ پ ا ن ے ک ی و ج ھ ک ی ش ن ب ھ ز ح ل

تخلیص : م ح و د ا ل س ب ن ک ر ی ھ خ ت ق ج ش ز

حروف زواجی : ذ ر ص ع م غ ظ ن ض ث ا ت ف ھ ز د س و ق

قیمت : ۷+۸۰۰+۳۰+۷۰۰+۴ + ۹۰۰+۳۰۰+۲۰+۵۰+۲۰۰ + ۱+۴۰+۵+۲+۷۰ + ۳۰۰+۹۰+۹+۱۰۰

۱۵۴۱ + ۱۴۷۰ + ۱۱۸ + ۵۹۹

مجموعہ : ۳۷۲۸÷۴ حاصل قسمت ۹۳۲ صفر بچا۔ صفر برابر

لہذا اصاف کہہ دیا جادو کے اثرات ہیں۔

نحوست سیارگان کے تدارک کے لئے بعد نماز فجر وعشاء روزانہ ۲۱ رمرتبہ درود شریف، ۲۱ رمرتبہ کلمہ شریف، ۲۱ رمرتبہ سورہ اخلاص پھر ۲۱ رمرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس کے ساتھ اپنے نام کے اعداد نکال کر دو سے ضرب دیں۔ جو اعداد حاصل ہوں ان سے اسمائے ربانی ان اعداد کے برابر لیں۔ صبح شام پابندی وقت کے ساتھ ورد کریں۔ نحوست چھٹ جائے گی۔ رحمت کے بادل آپ پر سایہ کریں گے۔

نظر بد

: اگر آپ یا اور کوئی نظر بد کا شکار ہے تو سفید کاغذ پر طس، طس، طس، طس، طس، طس، طس، طس، طس، طس ۱۱ رمرتبہ لکھ کر نیچے

عبارت یہ ہیں:

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ. وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔

روزانہ ۳ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔ نیز ہر جمعرات کو حسب توفیق کچھ خیرات کریں اور اس کا ثواب شہدائے کربلا کو پہنچائیں۔

آسیبی اثرات

اونچی اونچی آواز میں یہ جملے چار دفعہ کہے: اَللّٰهُ حَافِظِيْ، اَللّٰهُ نَاصِرِيْ، اَللّٰهُ نَاظِرِيْ، اَللّٰهُ مَعِيْ مُحَمَّدٌ نَبِيُّ اللّٰهِ، عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ.

اس کے بعد سورہ فاتحہ ۳ مرتبہ، ۳ مرتبہ سورہ اخلاص اور ۳ دفعہ آیت الکرسی پڑھ کر، ۶ اطراف، اوپر (آسمان کی طرف) پھر شمال، مغرب، جنوب، مشرق اور زمین کی طرف پھونکیں۔ انشاء اللہ ہر طرف سے داخلہ اثرات ختم ہو جائیں گے۔

جادو، سحر کے لئے

یَا مُنْتَقِمُ بہترین ورد ہے۔ اس کو روزانہ ۶۳۰ مرتبہ پڑھ کر دم کریں: نیز سورہ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ، سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۱۱۱، پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا. ۱۰۰ مرتبہ، سورہ الناس ۱۰۰ مرتبہ، اللہ، اللہ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ خود پئیں، گھر والوں کو پلائیں، دیواروں پر چھڑکیں اور جہاں کاروبار/ملازمت کر رہے ہیں ۳ مرتبہ پڑھ کر چاروں طرف پھونکیں۔

نیز ان آیات سے مزید تقویت ہوگی۔

قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ. اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ. وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ. اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا صرف ایک مرتبہ پڑھیں۔

دعائے قربانی

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

اس کے بعد جانور کو ذبح کرنا شروع کرے، اگر خود اکیلا قربانی دے رہا ہو تو یہ الفاظ کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ. اور اگر چند آدمیوں نے مل کر قربانی کی ہو تو یہ الفاظ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا کہے۔ اگر ایک شخص کی طرف سے ہو اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُ کہے۔ اگر کئی دوسرے افراد کی طرف سے ہے تو اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُمْ کہے۔ بہتر یہ ہے کہ مِنِّيْ، مِنَّا، مِنْهُ، مِنْهُمْ کی جگہ ان لوگوں کا نام لیا جائے۔

اصلاح اولاد اور بری خواہشات سے دور رکھنے کے لئے

درج ذیل وظیفہ کسی بھی وقت بچے کی پیشانی، دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے پکڑ کر ۲۱ بار پڑھ کر پھونک دیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا وَدُوْدُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَا شَهِيْدُ.

برائے عادات بد: دوسو بار یَا ہُوْ پڑھ کر دم کریں۔

شدید کھانسی: ایک چمچہ شہد پر تھوڑی سی پسی ہوئی کالی مرچ ڈال کر نہار منہ اور رات کو سوتے وقت کھالیں۔ مجرب ہے۔

من پسند شادی کے لئے روحانی فارمولہ

اس عمل سے من پسند لڑکی یا لڑکے سے شادی کے راستے کھل جاتے ہیں۔ اور اگر شادی میں کسی طرح کی رکاوٹیں درپیش ہوتی ہوں تو وہ بھی دور ہو جاتی ہیں۔ یہ عمل لڑکا اور لڑکی دونوں کیلئے یکساں طور پر مفید ثابت ہوتا ہے۔

عمل یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے بعد نماز عشاء سورہ الم نشرح گیارہ مرتبہ اور آیات کفایہ سات مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد سجدے میں جا کر اللہ سے دعا کریں۔ اگر کوئی من پسند ہو تو اس کا نام لے کر اس سے شادی کی دعا کریں ورنہ محض شادی ہی کی دعا کریں۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ راتوں تک کریں۔ اس کے بعد اللہ کی رحمت کا انتظار کریں۔ عمل ختم ہونے کے بعد مندرجہ ذیل نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔

آیات کفایہ یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا ○ وَکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا ○ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا ○ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا ○ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا ○

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۱	۳۷۵	۳۷۱	۳۶۸
۳۷۲	۳۶۷	۳۶۲	۳۷۳
۳۶۶	۳۶۹	۳۷۷	۳۶۳
۳۷۶	۳۶۴	۳۶۵	۳۷۰

اس نقش کو گیارہویں شب میں جو عمل کی آخری شب ہوگی اس میں ہری روشنائی سے یا گلاب و زعفران سے لکھنا ہے۔ نقش لکھتے وقت اپنا رخ قبلہ کی طرف کرنا ہے۔ یہ نقش لڑکی اور لڑکے دونوں کے لئے مفید ہے۔ انشاء اللہ مذکورہ عمل اور اس کی برکت سے شادی کی رکاوٹیں دور ہوں گی اور بہت جلد شادی طے ہو جائے گی۔

درد کو سلب کرنے کا روحانی عمل

سب سے پہلے اس عمل کو قابو میں کرنے کے لئے اس کی زکوٰۃ ادا کریں۔ زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے۔

روزانہ "یابدوح بحق یابدوح" روزانہ دو سو مرتبہ پڑھیں اور روزانہ ۴۰ نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ دور بیٹھ کر جب کسی کا درد سلب کرنا ہو تو مریض کے نام کے اعداد مع والدہ مع بیماری نکال کر اتنی تعداد میں "یابدوح بحق یابدوح" پڑھیں اور یہ تصور کریں کہ فلاں ابن فلاں کا درد سلب کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ تعداد پوری ہونے سے پہلے ہی درد ختم ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح

ب	د	و	ح
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

بحق یابدوح

اس نقش کو اگر عامل اپنے سیدھے بازو پر باندھے رکھے یا اپنے پاس محفوظ رکھے تو اور بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اس نقش کی برکت سے مریض کے درد کو سلب کرنے میں مدد ملتی ہے اور اللہ کے فضل سے مریض جلدی ٹھیک ہوتا ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عامل کو چاہئے کہ ایک نقش لکھ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے۔ اپنے گلے میں ڈال لے یا پھر اپنی جیب سے رکھ لے۔ انشاء اللہ مقدمہ میں کامیابی بہتر انداز میں ملتی رہے گی۔

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۰۳

سردار مجستا کی موت کے چند روز کے بعد جب یوناف اور قرطیہ سردار مجستا کی حویلی میں اکٹھے بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ابلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا ریشمی لمس دیا پھر اس نے اندیشوں میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا۔" اے یوناف عزازیل نے اپنے ساتھیوں کو دو حصوں میں تقسیم کرلیا ہے۔ اس نے روفاش، قب اور خوفہ کو تمہارے پاس چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ تم سے ٹکرا کر اس سرزمین کے اندر تمہیں مصروف رکھیں جب کہ خود عزازیل اپنے ساتھیوں کے علاوہ عارب، بیوسا اور نبطہ کے ساتھ فلسطین کی طرف روانہ ہوگیا ہے وہاں صرعہ نام کی بستی کے اندر سمسون نام کا ایک جوان رہتا ہے جو نیکی اور خیر کو فروغ دینے والا ہے۔ یہ سمسون انتہائی نیک سیرت، بااخلاق انسان ہے اور نیکی ہی کے کام کرنے والا ہے پس یہ عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کے خلاف حرکت میں آئے گا اور اسے نیکی اور خیر کا کام کرنے سے روکنے کی کوشش کریگا۔

اے یوناف مجھے خطرہ ہے یہ بداندیش عزازیل کہیں سمسون اور اس کے چاہنے والوں کو نقصان ہی نہ پہنچائے۔ اب بولو تمہارا اس معاملے میں کیا خیال ہے۔؟

یوناف تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ اے ابلیکا اب جب کہ میں نے روفاش پر قابو پانے کا ایک طریقہ بھی سوچ لیا تھا تو تم نے مجھے ایک نئی خبر آن سنائی ہے، سوائے ابلیکا میں اس موقع پر یہ فیصلہ کروں گا کہ قب، خوفہ اور روفاش کو یہیں چھوڑ کر میں فلسطین کا رخ کروں گا اور عزازیل کے مقابلے میں، میں نیکی اور خیر پھیلانے والے سمسون نام کے جوان کی مدد کروں گا اور اس کے مقابلے میں عزازیل اور اس کے ساتھیوں کو ناکام کرنے کے بعد میں پھر ان سرزمینوں کا رخ کروں گا اور یہاں میں روفاش، قب، اور خوفہ کا وہ حشر کروں گا کہ عزازیل ان کے انجام سے ہی کانپ کر رہ جائے گا۔"

یوناف تھوڑی دیر کے لئے پھر رکا اس بار قرطیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔" اے قرطیہ عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مشرق کی ایک سرزمین کے اندر ہمارے لئے ایک نئی مہم کی ابتدا کر رہا ہے۔ لہٰذا میں اس مہم کی طرف روانہ ہونے والا ہوں اور تم بھی میرے ساتھ روانہ ہوگی۔ میرے ساتھ تاکہ اس سرزمین کی طرف کوچ کریں۔"

قرطیہ کچھ کہے بغیر فوراً ہی چلنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی پھر اس نے اپنا ہاتھ یوناف کے ہاتھ میں دیدیا۔ اس کے ساتھ ہی یوناف نے سری قوتوں کو استعمال کیا اور افریقہ کی اس سرزمین سے وہ قرطیہ کے ساتھ فلسطین کی طرف کوچ کر گیا۔

OOOOOOOO

سمسون اور اس کے ماں باپ ایک رات حسین دومہ کے ماں باپ دانی اور سلمیا کے ہاں مہمان رہے، دوسرے روز سلمیا سے اجازت لے کر سمسون اور اس کے ماں باپ اپنی بستی صرعہ کی طرف کوچ کر گئے تھے۔ راستے میں اس جگہ جہاں چند دن قبل اس نے شیر کو مارا تھا، سمسون رک گیا اور اپنے باپ منوحہ کو مخاطب کر کے کہا۔" اے میرے باپ! آپ دونوں چلتے رہیں میں بہت جلد آپ دونوں سے ملتا ہوں۔"

اتنا کہنے کے بعد اپنے باپ کی طرف سے کوئی جواب سنے بغیر ہی سمسون اس طرف بھاگ کھڑا ہوا جہاں اس نے چند یوم قبل شیر کو مار دیا تھا۔ قریب جا کر اس نے دیکھا۔ شیر کا ہڈیوں کا پنجر خشک ہو چکا تھا اور اس پنجر کے اندر شہد کا ایک چھتہ لگا ہوا تھا۔ وہاں کھڑے ہو کر سمسون کچھ دیر تک شیر کے اس پنجر اور اس میں لگی ہوئی شہد کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ حرکت میں آیا۔ اس نے شہد سے بھرا ہوا وہ چھتہ اتار لیا۔ کچھ شہد اس میں سے خود کھایا اور باقی لے کر اپنے ماں باپ کی طرف بھاگا۔ جلد ہی اس نے اپنے ماں باپ کو جا لیا اور شہد کا چھتہ انہیں پیش کیا۔ تاکہ وہ شہد کھائیں، سمسون کے

باپ منوحہ نے وہ چھتہ کاٹ لیا اس میں سے اس نے خود بھی شہد کھایا اور اپنی بیوی کو بھی کھلایا۔ شہد کھانے کے بعد اس کے باپ منوحہ نے پوچھا۔ اے میرے بیٹے! شہد کا یہ چھتہ تو کہاں سے لے آیا؟

سمسون نے انہیں یہ نہ بتایا کہ یہ شہد اس نے شیر کے پنجر سے حاصل کی ہے وہ شہد حاصل کرنے کے معاملے کو ٹال گیا۔ یوں وہ چاروں بستی کی طرف بڑھنے لگے اور بات آئی گئی ہو گئی اور سمسون اپنے ماں باپ کو لے کر اپنی بستی صرعہ کی طرف چلا گیا۔

ساتویں دن جب وعدہ سمسون اپنے ماں باپ کے ساتھ پھر فلسطیوں کی بستی تمنت کی طرف گیا انہوں نے دیکھا سلمیا نے بستی کے باہر دومہ سے شادی کرنے کے سلسلے میں سمسون کے مقابلے کا بہترین انتظام کر رکھا تھا بستی سے باہر بہت سے لوگ جمع تھے جن کی موجودگی میں سلمیا نے آگے بڑھ کر سمسون کا استقبال کیا۔ "اے سمسون! مقابلے کا یہ میدان تو تیار ہو چکا ہے۔ اب تو میں اور اس مقابلے کا انتظام کرنے والے لوگ تمہارا ہی انتظام کر رہے تھے اب جب کہ تو آ گیا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس مقابلے کو شروع کر دینا چاہئے لیکن شروع کرنے سے قبل میں تجھے یہ بتا دوں کہ وہ سامنے تمیں نوجوان بیٹھے ہیں جو میری بیٹی دومہ کے طلب گار ہوئے تھے اور ان تمیں کے بیچ میں جو خوب ہٹا کٹا، لمبے قد اور بڑی جسامت کا جوان بیٹھا ہوا ہے وہی اموں ہے۔ جس نے اپنے ان ساتھیوں کو زیر کر لیا ہے اور اب یہ جوان تمہارا منتظر ہے، میدان میں اترو تا کہ مقابلے کی ابتدا کریں۔"

اس پر اپنے ماں باپ سے علیحدہ ہو کر سمسون میدان میں اترا اور اس کے ساتھ ہی دوسرا مد مقابل اموں بھی اٹھ کر اکھاڑے میں داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی مقابلے کی ابتدا کر دی گئی۔

سمسون کے ساتھ مقابلہ کرنے والا جوان اموں تھا جب وہ میدان میں اترا تو یوناف نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں موٹی اور بھاری کڑیوں کی ایک زنجیر تھی جسے وہ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اور زمین پر گھسیٹتا ہوا لا رہا تھا جب وہ سمسون کے قریب آیا تو اس نے کہا۔ "اے تمنت کی حسین ترین لڑکی دومہ کے لئے میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی نیت سے آنے والے سن میرا نام اموں ہے اور میرا تعلق تمنت کی اسی بستی ہی سے ہے۔ دومہ کو حاصل کرنے کے لئے اس سے قبل میں تمنت کے تمیں سورماؤں کو اپنے سامنے زیر اور مغلوب کر چکا ہوں اور اب تمہیں ہرا کر میں اپنے ہاتھوں ہارنے والوں کی تعداد تمیں سے اکتیس کر کے رکھ دوں گا۔ اے اجنبی! اب تو اپنا

حسب و نسب کہہ کہ تو کون ہے؟ کس بستی سے تیرا تعلق ہے اور کیوں تو نے میرے ہاتھوں مرنے کی ٹھان لی ہے۔ جب کہ بڑے بڑے سورما میری طاقت و قوت کا لوہا مانتے ہیں۔"؟

اموں کے خاموش ہونے پر سمسون نے بڑی نرمی اور دھیمے لہجے میں کہا۔ "اے اموں! میرا نام سمسون ہے اور میں صرعہ نام کی بستی کا باشندہ ہوں پس میں صرف دومہ کو حاصل کرنے کیلئے ہی تم سے نبرد آزما ہونے لگا ہوں پر ایک بات ضرور یاد رکھنا اور وہ یہ کہ مجھ سے ٹکرانے والا ابھی تک جیت کر نہیں گیا جس کی بنا پر یہ انکشاف کرتا ہوں کہ میں ضرور اس میدان میں تمہیں زیر کر کے دومہ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔"

سمسون کی یہ گفتگو سننے کے بعد اموں تھوڑی دیر تک غور و انہماک سے اسے دیکھتا رہا پھر وہ بھرپور نفرت اور برہمی کا اظہار کرتے ہوئے بولا۔ "اے سمسون! میں جب تم پر موت کی نگاہ ڈال کر تباہ کن سیلاب اور زبان برق کی طرح حملہ آور ہوں گا تو تو اپنی ساری طاقت و جبروت کو بھول کر میرے سامنے بے بہرہ و درماندہ اور دل گرفتہ ہو کر رہ جائے گا جس موت کے گہرے پانی میں تجھے اتاروں گا اور پیالے کی مانند تجھے پاش پاش کر کے رکھ دوں گا۔ تو نے میرے مقابل آ کر میری برہمی میں اضافہ کیا ہے جب کہ میں تیرے دل میں دھڑکنوں اور تیرے بدن میں خوف و ہراس کا اضافہ کر دوں گا۔"

اموں اپنی بات کہہ کر خاموش ہوا تب سمسون نے اسے مخاطب کر کے ویسی ہی نرمی اور خوش اخلاقی سے کہا۔ "اے اموں! میں تیری طرح تیرے ساتھ بدکلامی نہ کروں گا اس لئے کہ بدکلامی خداوند کو پسند نہیں ہے پر میں یہ ضرور کہوں گا کہ تیری سوچوں کے شعلے اور تیرے لفظوں کے نشتر مجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ میرے اندر جب تک اپنے رب کے لئے وفا کی آنچ اور اس کی رضا و خوشنودی کی طلب و لگن ہے اس وقت تک میں تیرے جیسی فطرت کے خلاف بغاوت کرنے والوں کے ہونٹ منجمد اور روح کو سرد انگیز کرتا رہوں گا۔ اے اموں! اپنی ذات پر اتنا گھمنڈ اور تفاخر نہ کر۔ میں جس ذات سے گھمنڈ اور فخر کرتے ہوئے ڈرتا ہوں۔ جب میں اسی ذات کا نام لے کر تم پر حملہ آور ہوں گا تو قسم خداوند کی تو جفت و طاق، اقدام و پسپائی، محبت و نفرت، سزا و جزا، غم و خوشی اور بڑائی و برائی سبھی کچھ بھول کر رہ جائے گا۔

اے اموں! مجھے یقین ہے کہ اس مقابلے کے دوران جب میں اپنے خداوند کو یاد کروں گا تو اس کے نام کی برکت سے میں تیری حالت

سوگ کے صحرا طرف میں تنہائی ہوئی داستان، رنج کی حکایات اور درد کے آنگن جیسی بنا کر رکھ دوں گا۔ اے اسون آگے بڑھ کر مجھ پر حملہ آور ہو۔ پھر دیکھ میں کیسے تجھ پر جان کنی کے لمحات اور آہوں کی انتہا کی طاری کرتا ہوں۔"

سمسون کی اس گفتگو کے جواب میں اسون حرکت میں آیا، اپنی آہنی زنجیر پر گرفت کو مضبوط کرتے ہوئے اس نے زنجیر کو اٹھا کر لہرایا۔ پھر کالے سور کے سے خوفناک انداز میں اس نے سمسون کی طرف دیکھتے ہوئے غراتی اور تلخیاں برساتی آواز میں کہا۔ "اے سمسون! سنبھل میں تجھ پر حملہ آور ہونے کی ابتدا کرنے لگا ہوں۔"

اسی لمحہ سمسون گہرا جذب کی طرح مستعد ہو گیا تھا پھر اس نے دبی دبی زبان اور دھیمے لہجے میں اپنے رب کو پکارا۔ "اے خداوند لازوال میں تیری صفت صمدیت کو پکارتا ہوں تو کردگار کریم ہے۔ اپنے جمال وحدت کے صدقے میں اس میں میری مدد فرما کہ تو ہی کمزوروں کو توانا اور گرے ہوؤں کو مستعد و توانا کرنے والا ہے۔"

سمسون کہتے کہتے خاموش ہو گیا، کیونکہ اسون نے آگے بڑھ کر اس پر حملہ کر دیا تھا اور وہ اس طرح کہ اپنی آہنی زنجیر لہرا کر اس نے سمسون کو دے ماری تھی۔ سمسون ایک درخشاں کرن اور آندھی و طوفان کی طرح حرکت میں آیا اس نے اسون کی آہنی زنجیر کو ہوا میں ہی پکڑ کر اپنی گرفت میں لیا اب آہنی زنجیر کا ایک سرا اسون کے ہاتھ میں اور دوسرا سمسون کے ہاتھوں میں تھا اور دونوں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے پورا زور لگا رہے تھے۔

اچانک سمسون نے اسون سے کہا۔ "اے اسون اپنا پورا زور لگا لینا، دیکھ میرے حق میں قضائے خداوندی اور مشیت الٰہی اپنا فیصلہ صادر کرنے والی ہے۔ پھر نہ کہنا میں نے اچانک ہی تجھے دبوچ مارا تھا۔ اپنا پورا زور لگا کہ بعد میں تیری گندی زبان پر میرے خلاف کوئی گلہ شکوہ نہ آئے۔"

پھر یہ ہوا کہ ایک بار سمسون نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے رب کو دل ہی دل میں پکارا۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے اس قوت و شہ زوری کے ساتھ آہنی زنجیر کو اپنی طرف کھینچا کہ اسون انتہائی بے بسی کے عالم میں اس کی چھاتی کے ساتھ آ لگا۔ پھر اچانک سمسون نے آہنی زنجیر کو چھوڑ دیا اپنے دونوں ہاتھ اس نے اسون کی کمر پر جمائے اور اسے پکڑ اور اچھال کر فضا میں بلند کر دیا پھر بڑی سرعت کے ساتھ سمسون نے اسے زمین پر پٹخ دیا اور یہ ساری کارروائی اس قدر جلد رونما ہو گئی کہ دیکھنے والے تو سمسون کی طاقت و قوت پر اس کی تعریف کر رہے تھے جب کہ اسون زمین پر بے احساس و پریشان پڑا رہ گیا تھا۔ جب سمسون آگے بڑھا زمین پر چت پڑے ہوئے اسون کی چھاتی پر اس نے اپنا پاؤں رکھا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اس نے طوفانی انداز میں اسے مخاطب کر کے پوچھا۔

"اے اسون! کیا میں نے تیری ساری شرارت و کجروی کو درست نہیں کر دیا۔؟ اور کیا میں نے تیرے دل مغرور کے اندر اٹھنے والی خواہشوں و آرزوؤں کو منجمد کر کے نہیں رکھ دیا۔؟"

اسون نے اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ "اے سمسون تو واقعی مجھ سے کہیں زیادہ پر قوت اور طاقت ور ہے۔ میں نے تیری صلاحیتوں کا غلط اندازہ لگایا تھا۔ تو واقعی سلمیا کی حسین بیٹی دومہ کا حق دار ہے۔ اے سمسون! قسم مجھے وجون دیوتا کی میں نے زندگی میں پہلی بار تم جیسا طوفانی اور زور آور انسان دیکھا ہے۔"

سمسون نے اسون کی چھاتی پر رکھا ہوا پاؤں ہٹا لیا اور کہا۔ "اے اسون تو نے اپنی شکست تسلیم کر کے یقیناً اپنی بڑائی کا ثبوت دیا ہے۔"

اسون کے پاس سے ہٹ کر سمسون اس جگہ آیا جہاں حسین دومہ اس کا باپ سلمیا اور ماں وانی بیٹھے ہوئے تھے۔ سمسون پر وقار چال چلتا سلمیا کے سامنے آ کر رکا اور خوش طبعی میں مخاطب کر کے اس نے پوچھا۔

"اے بزرگ سلمیا! کیا میں نے اسون کو مات اور چت کر کے اپنے آپ کو دومہ کا حق دار ثابت نہیں کر دیا۔"

سلمیا مسکرایا اور بولا۔ "اے سمسون! یقیناً تو نے یہ مقابلہ جیت لیا ہے اب تو میرے ساتھ میری حویلی میں چل تاکہ میں تجھے اپنی بیٹی دومہ سے بیاہ دینے کا سامان کروں۔"

سمسون چپ چاپ سلمیا، وانی اور دومہ کے ساتھ ہو لیا جب کہ دوسرے لوگ جو یہ مقابلہ دیکھنے کے لئے وہاں جمع ہو گئے تھے وہ بھی وہاں سے اٹھ کر اپنے اپنے گھروں کو ہو لئے تھے۔ اسی روز سلمیا نے سمسون سے اپنی بیٹی دومہ کو بیاہ دیا تھا۔

دومہ سے شادی کرنے کے بعد فلستیوں کے رسم اور رواج کے مطابق لڑکی کے اہل خانہ اور عزیز و اقارب نے لگاتار سات دن کی ضیافت کا سامان کیا اور اس ضیافت میں اسون سمیت وہ تیس جوان بھی شامل ہوئے جو کبھی دومہ کے خواہش مند تھے۔ دومہ اور سمسون کی شادی کے بعد اور ضیافت کے اہتمام شروع ہوتے وقت ان تیس جوان میں سے ایک نے سمسون کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے سمسون! اب جب کہ تو نے دومہ کو

اپنے لئے جیت کر اس سے شادی بھی کر لی ہے تو اس موقع پر تو ہمیں اپنی شادی کی خوشی میں کیا دیتا ہے۔"

اس سوال پر سمسون چند ساعتوں تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔" اے عزیزو! اگر میری شادی کے اس موقع پر تم مجھ سے کسی بات کے متمنی ہو تو سنو میں تم سب سے ایک پہیلی پوچھتا ہوں، اگر تم سب نے مل کر ضیافت کے ان سات دنوں کے اندر اندر میری پہیلی بوجھ کر اس کا جواب دے دیا تو میں تم سب کو تیس کتانی کرتے اور تیس جوڑے کپڑوں دوں گا اور اگر تم میری کہی ہوئی وہ پہیلی نہ بوجھ سکے تو پھر تم لوگ تیس کتانی کرتے اور تیس جوڑے میرے لئے مہیا کرو گے۔"

ان تیس میں سے ایک نے کہا۔" اے سمسون! ہمیں تمہاری یہ شرط یقیناً منظور ہے۔ اب تم اپنی وہ پہیلی کہو تاکہ ہم اسے سنیں اور اس کا حل اور جواب نکالنے کی کوشش کریں اور ہمیں امید ہے کہ ہم یہ پہیلی بوجھ لیں گے اور تمہیں ہمارے لئے کپڑوں کا انتظام کرنا ہی ہوگا۔"

سمسون بولا۔" مجھے لگتا ہے کہ تم اس پہیلی کو جان نہ سکو گے اور الٹا تم لوگوں کو میرے لئے تیس جوڑے کپڑے مہیا کرنے ہوں گے۔ بہر حال نتائج کچھ بھی ہوں میری پہیلی یہ ہے۔

"کھانے والے میں سے تو کھانا نکلا اور زبردست میں سے مٹھاس نکلی۔"

وہ تیس کے تیس جوان اس پہیلی پر غور کرتے رہے لیکن انہیں اس پہیلی کا کوئی حل سجھائی نہ دیا۔ آخر وہ تیس جوان ایک جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے اسون کو مخاطب کرکے کہا۔ تو ہم میں سب سے زیادہ طاقت ور ہے تو ہی بتا اس معاملے کو کیسے حل کرنا چاہئے۔ آج ساتواں اور آخری دن ہے اور اگر ہم آج بھی اس پہیلی کو بوجھ نہ سکے تو ہمیں سمسون کے لئے تیس جوڑے کتان کے مہیا کرنے ہوں گے۔"

اپنے ساتھیوں کی باتیں غور سے سننے کے بعد اسون نے انہیں مخاطب کرکے کہا۔" اے میرے ساتھیو! تم فکرمند نہ ہو میں یہ ساتواں دن گزرنے سے قبل ہی سمسون کی اس پہیلی کا حل تلاش کرلوں گا۔" استفسار پر اسون نے سب کو مخاطب کرکے کہا۔" اے دومہ کے سلسلے میں میرے ناکام اور نامراد ساتھیوں سنو! جو کچھ میں کہنے والا ہوں اسے غور سے سنو کیونکہ اسی میں میری اور تمہاری بھلائی ہے ورنہ بصورت دیگر مجھے اور تم سب کو مل کر سمسون کے لئے تیس کتانی کرتے اور تیس ہی جوڑے کپڑوں کے مہیا کرنے ہوں گے اور میرے خیال میں ایسا کرنا ہمارے لئے یقیناً مشکل اور تکلیف دہ ہوگا جو فیصلہ میں نے کیا ہے وہ اس پہیلی کو جانے کا عمدہ ترین حل ہے۔

اے میرے ساتھیو! تم سب جانتے ہو کہ سمسون ہر روز دن کے وقت اور دوپہر سے قبل اپنے ماں باپ سے ملنے اپنی بستی صرعہ کی طرف جاتا ہے اور دوپہر کے بعد لوٹ آتا ہے۔ پس جب وہ چلا جائے تو ہم تیس کے تیس ساتھی اس کی بیوی دومہ سے ملیں گے اور اس سے کہیں گے کہ وہ ہمیں اس پہیلی کا درست جواب بتائے۔"

اس پر ایک ساتھی نے اعتراض کیا اور بولا۔" اگر سمسون نے اس پہیلی کا حل اپنی بیوی دومہ کو نہ بتایا ہو تب۔۔؟"

اسون نے مسکراتے ہوئے کہا۔" تب ہم اپنا اگلا قدم اٹھائیں گے اور وہ یہ ہوگا کہ ہم دومہ کو دھمکی دیں گے کہ اگر آج شام سے قبل اس نے ہمیں سمسون سے پوچھ کر اس پہیلی کا صحیح جواب نہ بتایا تو اس کے ماں باپ کو قتل کر دیں گے اور مجھے امید ہے کہ ہمارے ہاتھوں اپنے ماں باپ کو بچانے کے لئے دومہ ضرور ہمیں اس پہیلی کا جواب سمسون سے پوچھ کر بتا دے گی اور جب وہ ایسا کر دے گی تو پھر ہم تیسوں کے تیس سمسون کو کپڑے مہیا کرنے کے اخراجات سے بچ جائیں گے اور اے میرے ساتھیو! میری ایک اور بات بھی تم غور سے سنو اور وہ بات یہ ہے کہ۔"

اسون کہتے کہتے خاموش ہوگیا کیونکہ اس کے ان ساتھیوں میں سے ایک نے کہا اپنے ہاتھ سے بستی سے نکل کر جانے والے راستے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ اسون! اسون! ادھر دیکھو میرے خیال میں وہ سمسون ہی ہے اور اپنی بستی صرعہ کی طرف جا رہا ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے یہ بہترین طریقہ ہے کہ ہم ابھی اس کی بیوی دومہ سے ملیں اور اس سے اس پہیلی کا جواب طلب کریں۔"

اسون فوراً اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور کہا۔" ہاں وہ یقیناً سمسون ہی ہے۔ آؤ اس کی بیوی دومہ سے ملیں اور اپنا گوہر مقصود حاصل کریں۔

پس وہ تیسوں کے تیس اٹھ کر سلمیا کی حویلی میں آئے انہوں نے دیکھا سمسون کی بیوی دومہ گھر پر اکیلی ہی تھی اور اس کے ماں باپ وہاں نہ تھے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسون نے دومہ کو مخاطب کرکے کہا اے دومہ تو جانتی ہے کہ تیرے شوہر سمسون نے ہم سے ایک پہیلی پوچھ رکھی ہے اور اس پہیلی کا جواب ہمیں ضیافت کے ان سات دنوں کے اندر اندر دینا ہے بصورت دیگر ہمیں سمسون کو تیس کتانی کرتے اور تیس ہی جوڑے اور کپڑے بھی مہیا کرنے ہوں گے۔ جب کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ دوسری

طرف ہم اس پہیلی کا جواب بھی نہیں ڈھونڈ پائے جب کہ ضیافت کا آج آخری دن ہے۔"

اسون کی اس گفتگو کے جواب میں دومہ نے بڑی متانت اور سنجیدگی سے کہا۔ "اول تو میں خود بھی اس پہیلی کا جواب نہیں جانتی اور نہ ہی سمسون نے مجھے اس کا جواب بتایا ہے دوسری بات یہ کہ اگر تمہیں جواب کا پتہ چل گیا تو سمسون ہار جائے گا اور ایسے میں کپڑے اسے تمہارے لئے مہیا کرنے ہوں گے اور وہ بھی ایسا نہ کر سکے گا۔ پھر ایسی صورت حال میں اگر اس پہیلی کا جواب جانتی ہوتی تو بھی تم لوگوں سے نہ کہتی اس لئے کہ اس طرح تو سمسون کو ہارنے اور نقصان اٹھانے کا اندیشہ ہے اور ایسا میں ہرگز نہیں کرتی۔ لہٰذا تم جاؤ اور خود ہی اس پہیلی کا جواب تلاش کرو۔" ط

دومہ سے یہ جواب سننے کے بعد اسون نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔ "اے دومہ! ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ تو یقیناً اس پہیلی کا جواب نہ جانتی ہوگی لیکن تجھے سمسون سے پوچھ کر ہمیں ایک ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا تم دیکھتی ہو کہ ہم تیس ہیں اور کوئی بھی کام کر گزرنے کی ہمت و جرأت رکھتے ہیں اور خواہ وہ کیسا ہی مشکل اور ناممکن ہی کیوں نہ ہو۔"

اسون کی اس دھمکی پر دومہ نے چونک کر پوچھا۔ "تو کیا تم لوگ سمسون کو نقصان پہنچاؤ گے۔"

اسون نے حقارت آمیز انداز میں کہا۔ "ہوں، سمسون کو نقصان پہنچانے کا کیا فائدہ۔ وہ تمہارا شوہر ہے اور اس کی موت کے بعد تمہیں کوئی دوسرا شوہر بھی مل سکتا ہے۔ اگر تم نے سمسون سے ہمیں اس پہیلی کا جواب پوچھ کر نہ بتایا تو اے دومہ! سن رکھو ہم تیرے ماں باپ کو قتل کر دیں گے اور یہ ایسے رشتے ہیں جو دوبارہ نہیں مل سکتے۔ بولو اب اس سلسلے میں ہمیں کیا جواب دیتی ہو جب کہ ہم نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس گھر کو آگ[۲] لگا دیں گے جس میں تم اور تمہارے ماں باپ سب جل کر تباہ ہو جائیں گے۔"

اس پر دومہ بولی۔ "سمسون ابھی ابھی اپنے ماں باپ سے ملنے اپنی بستی کی طرف گیا ہے وہ لوٹتا ہے تو میں کسی نہ کسی طرح اس سے اس پہیلی کا جواب ضرور پوچھوں گی اور پھر تم لوگوں کو بتا دوں گی۔"

اسون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "اے دومہ! اب تم نے راستی کی بات کی ہے۔ دیکھو ہم اب جاتے ہیں تو سمسون سے پہیلی کا جواب پوچھ رکھنا شام سے کچھ پہلے میرے ان ساتھیوں میں ایک انگارہ لینے کے بہانے تمہارے گھر میں آئے گا اور تو اسے اس پہیلی کا جواب بتا دینا۔"

دومہ نے اس کام کی حامی بھری اور اس کے بعد اسون اور اس کے سارے ساتھی مطمئن ہو کر وہاں سے چلے گئے۔

سمسون جب اپنے ماں باپ سے مل کر واپس دومہ کے پاس آیا تو دومہ اس کے سامنے پہلے خوب روئی۔ سمسون بار بار اس سے رونے کی وجہ پوچھتا۔ پھر دومہ نے کچھ کہنے کے بجائے وہ روتی چلی گئی اور جب اس نے یہ اندازہ کر لیا کہ اس کے رونے کی وجہ سے سمسون کا دل اس کے لئے نرم ہو گیا ہے تب اس نے روتی ہوئی آواز میں سمسون کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے سمسون! میں نے جان لیا ہے کہ تجھے مجھ سے کوئی لگاؤ نہیں رہا۔ تجھے مجھ سے نفرت ہے اگر تجھے مجھ سے تھوڑی بہت محبت بھی ہوتی تو تو ہرگز میرے ساتھ وہ معاملہ نہ کرتا۔ جو تو نے کیا ہے۔"

اس پر سمسون نے نرم اور محبت بھری آواز میں کہا۔ "اے دومہ! قسم اس خداوند کی جو یکتا و بے عیب ہے، میں تجھے پسند کرتا ہوں اب بتا میں نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے جو تو نے میرے متعلق یہ اندازہ لگایا ہے کہ میں تم سے محبت نہیں نفرت کرتا ہوں۔"

دومہ جان گئی تھی کہ سمسون کا دل اس کے لئے محبت اور ہمدردی سے لبریز ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس موقع پر اس نے فائدہ اٹھایا اور سمسون کو مخاطب کر کے فوراً اس نے کہا۔ "اے سمسون یہ تو نے کیا کیا کہ تو نے ان تیس جوانوں سے ایک پہیلی پوچھی اور اس کا جواب مجھے بھی نہ بتایا جب کہ میں تمہاری بیوی اور تمہاری رازداں ہوں تمہارے سارے معاملات اور تمہاری بہتری اور بھلائی کی حفاظت و نگرانی کرنے والی ہوں۔"

دومہ کی اس گفتگو پر سمسون مسکرایا اور کہا۔ "بس اتنی سی بات کو تم نے اس قدر اہمیت دیدی ہے اور رو رو کر اپنا برا حال کر لیا ہے دیکھ میں تمہیں اس پہیلی کا جواب بتا دیتا ہوں تم رو ؤ مت، پر اس پہیلی کا جواب میں تم سے کہوں، اس کا ذکر تو کسی اور کے آگے نہ کرنا اور اس پہیلی کا جواب میرے اور تمہارے علاوہ کوئی اور تیسرا جاننے والا نہ ہوگا۔ "اے دومہ! میری عزیز رفیقہ جو پہیلی میں نے پوچھی وہ یہ ہے۔ کھانے[۳] والے میں سے تو کھانا نکلا اور زبردست میں مٹھاس نکلی۔"

اور اے دومہ میری عزیز! اس پہیلی کا جواب یہ ہے شہد سے میٹھا اور کیا ہوتا ہے اور شہد سے زور آور اور کون ہوتا ہے۔"

سمسون سے پہیلی کا اور اس کا جواب سن کر دومہ بے حد خوش ہوئی اور سمسون کو اطمینان دلانے کی خاطر اس نے کہا۔ "اے سمسون اب جب کہ

---

۲ گھر کو آگ لگا دینے کی اس دھمکی کا ذکر توریت میں بھی ہے۔

مجھے اپنی ساری زندگی ہی تمہارے ساتھ بسر کرنی ہے تو میں کیوں کر اس پہیلی کا جواب کسی اور سے کہہ کر تمہیں دھوکا اور فریب دینے کی کوشش کروں گی۔"

اس طرح سمسون اپنی بیوی دومہ کی طرف سے مطمئن ہوا اور اس کے پاس سے اٹھ گیا تھوڑی دیر بعد اسمون کا آدمی آگ لینے کے بہانے دومہ کے گھر آیا اور دومہ نے چپکے سے اسے پہیلی کا جواب بتادیا۔

شام سے پہلے، جس وقت سمسون اپنے سسر سلمیا کے دیوان خانے میں اکیلا بیٹھا تھا تو اسمون اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں آیا اور سمسون کو مخاطب کرکے اس نے کہا۔" اے سمسون! تو ہم تمہیں کے لئے کتانی کرتوں اور تمیں ہی جوڑوں کا بندوبست کرلے اس لئے کہ میں نے تیری پہیلی کا جواب ڈھونڈ نکالا ہے ذرا مجھ کو تو بتا کہ میں جانوں یہ ٹھیک بھی ہے یا نہیں اور اگر یہ جواب درست ہوا تو میں حسب وعدہ ضرور تم سب کو کتانی لباس مہیا کروں گا۔"

اس پر اسمون نے سمسون کو وہ جواب بتادیا جو سمسون کی بیوی دومہ نے اس کے ایک ساتھی کو بتایا تھا۔ یہ جواب سن کر سمسون چونکا۔ اپنی جگہ پر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اسمون کو مخاطب کرکے اس نے پوچھا۔" اے اسمون! میری پہیلی کا یہ جواب تو نے کہاں سے حاصل کیا۔؟ اس لئے کہ اس پہیلی کا جواب تو میں اور میری بیوی دومہ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا پھر تو نے یہ جواب کہاں سے پالیا۔؟ اگر تو نے یہ جواب میری بیوی سے حاصل کیا ہے تو پھر تو نے میری دشمنی مول لے لی ہے اور اگر میری بیوی نے خود کسی کو یہ راز بتادیا ہے تو پھر اس نے مجھ سے دھوکا کیا ہے۔"

اسمون نے مکاری اور فریب سے کام لیتے ہوئے کہا۔" اے سمسون! یہ جواب میں نے تمہاری بیوی سے حاصل کیا ہے اور نہ ہی تمہاری بیوی نے کسی پر تمہارا راز فاش کیا ہے یہ جواب تو ہمارا خود کا سوچا ہوا ہے۔"

سمسون نے گہری سوچوں سے نکلتے ہوئے کہا۔" اے اسمون! ایسا ممکن ہی نہیں وہ اس لئے کہ یہ کوئی عام اور چلتی پہیلی نہیں ہے جو تم لوگ اس کا جواب تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤ۔ یہ ان کہی پہیلی تو میرے تجربے پر منحصر تھی۔ اس کا جواب اس طرح ممکن نہ تھا جس طرح تم مجھے بتا رہے ہو۔"

●●●●

Ph: 01336-224027 (O)
222701 (R)

مجرب تعویذات

یاد رکھئے کہ ہر معاملہ میں مؤثر حقیقی صرف خدا کی ذات ہے اور وہی جس کے لئے چاہتا ہے دواؤں دعاؤں اور تعویذات میں اثر پیدا کرتا ہے۔

خاتم مقطعات : حروف مقطعات کندہ کی ہوئی چاندی کی انگوٹھی، بزرگوں کے تجربہ میں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی خیر و برکت، رزق حلال، روزگار، سحر و جادو سے حفاظت، ترقی درجات، تسخیر حکام، مقدمات میں کامیابی، دشمنوں کے شر سے نجات اور بچوں کے رشتے، عمل صالح کی توفیق اور دیگر ضرورتوں کے لئے بحکم خداوندی سے بہت مؤثر ہے، یہ انگوٹھی صرف مسلمانوں کے لئے ہے، ناپاکی کی حالت میں اور بیت الخلاء کے وقت استعمال کی اجازت نہیں۔ ہدیہ مختلف سائز اور ڈیزائن میں -/80 سے -/125 تک۔

لاکٹ : حروف مقطعات سے تیار شدہ یہ لاکٹ خواتین کے لئے ہے جو انگوٹھی استعمال نہ کرنا چاہیں وہ لاکٹ استعمال کرسکتی ہیں۔ ہدیہ -/80 روپے

خاتم عزیزی : مندرجہ بالا ضرورتوں کیلئے "عزیز" کے حروف کا نقش جسے غیر مسلم برادران وطن کیلئے تیار کیا جاتا ہے ہدیہ مختلف سائز و ڈیزائن میں -/80 سے -/125 تک

مدنی تختی : بچوں کے گلے میں ڈالنے کے لئے چاندی کی تختی ام الصبیان، مسان، نظر بد اور ہر طرح کے شیطانی اثرات سے بچوں کی حفاظت کے لئے اکابر دیوبند کے مجربات میں سے ہیں۔ ہدیہ -/40 روپے

لوح عزیزی : ہر طرح کے بے ہوشی کے دوروں کے لئے تانبے کی تختی جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خاندانی مجربات میں سے ہے۔ ہدیہ -/20 روپے

نوٹ : ڈاک کے ذریعے منگانے پر پیکنگ کا خرچ اور محصول ڈاک بذمہ طالب گا۔ ایک پیکٹ میں کئی عدد منگوانے پر کفایت رہتی ہے۔

براہ کرم لفافے پر دو روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا کر تفصیلی کتابچہ (Catalouge) مفت حاصل کریں۔

۵۰ سال سے آپ حضرات کی خدمت کرنے والا ادارہ (زیر نگرانی حضرت مولانا ریاست علی صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند)

کاشانۂ رحمت افریقی منزل قدیم محلہ شاہ ولایت دیوبند ضلع سہارنپور، یوپی

KASHANA-E-RAHMAT

AFRIQUI MANZIL, QADEEM MHO. SHAH WILAYAT
NEAR CHATTA MASJID, DEOBAND (SAHARANPUR) 247554

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

ہٰذا من فضل ربی

محترمی ہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید ہے کہ مزاج گرامی مع اہل وعیال بخیر ہوں گے۔

دنیا میں جب گمراہی پھیل جاتی ہے اور فتنہ وفساد عروج پر ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کی رہبری کے لئے کسی نبی یا رسول کو مبعوث فرماتا ہے۔ مگر اب وہ دور نہیں رہا کہ نبی آئے یا رسول آئے۔ لیکن چونکہ اللہ پاک ارحم الراحمین ہے وہ اپنے بندوں کی گمراہی اور تباہی نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے ہر دور میں وہ اپنے پیارے برگزیدہ، صاحب عقل وفراست والے بندے دنیا میں بھیجتا ہے۔ تاکہ ایسے لوگوں کی خدمات عالیہ کلام الٰہی کے ذریعہ سنت رسولؐ کے ذریعہ تقریر وتحریر سے عملیات سے، دوا سے، دعا سے ہر زاویہ سے لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے۔ یہ اس کا اس کے بندوں پر عظیم احسان ہے۔ ایسے صاحب کردار، اور صاحب تقویٰ بندوں میں یقیناً آپ کا بھی شمار ہوتا ہے۔ یہ انعام خداوندی نہیں ہے تو پھر کیا ہے۔؟ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم خدمت کے لئے آپ کو چن لیا طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک سے عوام جسمانی اور روحانی صحت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ آپ کی خدمت اللہ اور اس کے رسول قبول فرمائے۔ (آمین) جزاک اللہ خیراً کثیراً کثیرہ۔

فقط والسلام

صابرہ بیگم۔ بلاری ہبلی

قیمتی سرمایہ

محترم ہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ آپ کو اور آپ کی فیملی کو سدا اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھے۔ آمین۔ رسالہ طلسماتی دنیا ہر مہینے پابندی کے ساتھ پڑھتا ہوں اور آپ کی لگ بھگ ساری کتابیں خرید چکا ہوں اور مطالعہ جاری ہے۔ (جب بھی موقعہ ملتا ہے) اس کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھیوں کو بھی آپ کے رسالے کے بارے میں جب جہاں موقعہ ملتا ہے جانکاری دیتا رہتا ہوں تاکہ وہ بھی فیض یاب ہو جائیں۔ کیونکہ آپ کا رسالہ حقیقتاً ہر ایک کے لئے مشعل راہ ہے۔ اب یہ اپنی اپنی سوچ پر منحصر ہے کہ ایک سچے انسان کی سچی کوشش کو کون کہاں تک سراہتا ہے کیونکہ ہمارے سماج میں تو اکثر لوگ حقیقت کا اعتراف کرنے سے بھی کتراتے ہیں لیکن کوئی کچھ بھی کرے سچائی کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

آپ کی کتابیں قوم کے لئے ایک قیمتی سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور آنے والے وقت میں یہ خود بخود ثابت ہو جائے گا انشاءاللہ۔

فقط والسلام

محمد اشرف۔ ممبئی

آپ کا ہو گیا ہوں

محب نوا، روحانی عملیاتی، خاص کر "طلسماتی دنیا" کے درخشاں ستارے عالی جاہ حضرت مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند ومدیر "طلسماتی دنیا"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت وعافیت اور اپنے عرش کے سائے میں رکھے۔ آمین۔ اور بے شمار انعامات اور عنایات اور بلند درجے عطا کرے اور ہمیشہ اپنی رحمت کے سائے میں رکھے۔ آمین۔

بعد از سلام ودعا کے عرض ہے کہ آپ کے نورانی وایمانی رسالے کا مطالعہ تقریباً ۱۹۹۰ء سے جاری ہے۔ قرآن وحدیث کے جاننے اور مطالعے کے بعد جس چیز کو جاننے کی زیادہ ضرورت تھی وہ آپ کے رسالے نے کافی حد تک وہ ضرورت پوری کردی۔ مجھے یہ رسالہ پڑھتے ہوئے وہ سب

کچھ معلوم ہو گیا جو میری ساری عمر خرچ کر کے بھی نہیں معلوم ہو سکتا تھا۔

الغرض میں آپ سے اتنا متاثر ہوا ہوں کہ آپ ہی کا ہو گیا ہوں۔ میں آپ سے ممبئی میں تین بار ملا آپ نے بہت ساری دعائیں بھی دیں۔ یہ میرے لئے فخر کا باعث ہے۔

فقط والسلام

محمد ابراہیم خاں۔ گجرات

تعریف اس کا حق ہے

محترم المقام جناب مولانا ہاشمی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ خیریت وعافیت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے، ظاہری وباطنی وسائل سے آپ کو بے انتہا نوازے آمین۔ کیونکہ آپ جیسے بلند ہستی کی ہماری قوم کو بہت ضرورت ہے۔

آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا کا تقریباً دس سال کا قاری ہوں۔ اور پابندی سے خرید کر تمام مضامین پورے انہماک کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ طلسماتی دنیا ایک ایسا واحد رسالہ ہے جو تعارف کا محتاج نہیں پڑھ کر دل سے دعا نکلتی ہے۔ طلسماتی دنیا کا ہر مضمون قابل تعریف، قابل مبارک باد ہے، خاص طور پر روحانی ڈاک، خوابوں کی تعبیر، صنم خانہ عملیات، علاج بالقرآن وغیرہ۔ طلسماتی دنیا کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ طلسماتی دنیا کے جتنے بھی قاریوں نے رسالہ کی تعریف کی ہے وہ اس کا حق ہے۔ طلسماتی دنیا ایک ایسا رسالہ ہے، جس کی تعریف کرتے ہوئے مسلمان تو کیا غیر مسلم بھی نہیں تھکتے۔ اس دنیا میں اتنے رسائل ہیں جس کا شمار مشکل ہے لیکن طلسماتی دنیا ان رسالوں سے الگ ہے طلسماتی دنیا۔ دنیا وآخرت دونوں کے لئے ہے۔ اس زمانہ میں طلسماتی دنیا کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ طلسماتی دنیا کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا کرے آمین۔

فقط والسلام

محمد اقبال ہاشمی۔ حیدرآباد

اللہ آپ کو بادشاہ بنادے

محترم مولانا الشیخ حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا پورا نام شیخ اخلاق احمد منگلوری ہے۔ میرے باپ کا نام شیخ حسین اور ماں کا نام ساجن ہے۔ میں شمسی حساب سے ۱۹۷۸ء۔۸۔۴ کو پیدا ہوا ہوں، قمری حساب سے ۱۳۹۸ھ شعبان ۲۸ تاریخ کو پیدا ہوا ہوں۔ جمعہ کی فجر کی اذان سے تھوڑی دیر پہلے۔

آپ سے بہت لوگوں کو ہدایت مل رہی ہے۔ آپ سے بہت لوگوں کی پریشانیاں دور ہو رہی ہیں، آپ سے بہت لوگوں کی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں، آپ کے ذریعہ بہت لوگ اس قابل بن رہے ہیں جو دوسروں کو بھی عامل بنا سکے۔ محسن ملت، آپ کے لئے یہ لقب ٹھیک ہے۔ میں آپ کا شاگرد بننا چاہتا ہوں، آپ کے پاس عملیات سیکھنا چاہتا ہوں، میں آپ کے لئے یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عملیاتی وطلسماتی دنیا کا بادشاہ بنادے کہ آپ کی زندگی میں آپ سے بڑا کوئی نہ ہو، انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

فقط والسلام

شیخ اخلاق احمد منگلوری (کرناٹک)

جتنی بھی تعریف کروں کم ہے

محترم المقام حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد عرض قدم بوسی دیگر کیفیت یہ ہے کہ امید ہے آپ بھی بخیر ہوں گے اور خدمت خلق میں مصروف، اللہ قبول کرے۔

طلسماتی دنیا یقیناً اسم بامسمّٰی ثابت ہو رہا ہے۔ اس رسالے کو آپ نے محنت سے سینچا ہے، جتنی بھی تعریف کروں کم ہے مجھے الفاظ ہی نہیں آتے۔

میری دعا ہے کہ آپ کو میری عمر لگ جائے۔ اور یہ رسالہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ اس رسالے کی قدر حاسد اور مکار لوگ نہیں کر سکتے۔ میں یہ رسالہ ۱۲ سال سے پڑھ رہا ہوں۔ کسی نے بھی بھی رسالے پر مخالفت بھی کی ہے انہیں کیا پتہ جس پر گزرتی ہے وہ لوگ ہاشمی صاحب کا کتنی دعاؤں سے دامن بھر رہے ہیں۔ ہم بھٹکے ہوئے لوگوں کا تنکے کا سہارا دیئے ہیں بلکہ بہت کچھ راستے مل رہے ہیں۔

ہم سب گھر والوں کی ہر نماز میں دعائیں ہیں، ہاشمی صاحب کی عمر دراز ہو اور کتنا کچھ بھی لکھوں تو سورج کو چراغ دکھانے جیسی بات ہے۔ آمین۔

فقط والسلام

زبیدہ بیگم۔ سکندرآباد

تقویم پسند آئی

محترم جناب حضرت مولانا ہاشمی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے اللہ کی ذات سے کہ آپ بعافیت تمام ہوں گے۔

"روحانی تقویم ۲۰۱۹ء" بذریعہ ڈاک موصول ہوئی۔ الحمد للہ جیسی امید تھی ویسا پایا۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس گئے گزرے دور میں اور طلسماتی دنیا ملت کی ایسی ہی پرخلوص خدمت کرتا رہے۔ اور اللہ آپ کو ہمت اور حوصلہ بخشے آمین، ثم آمین۔

فقط والسلام

محمد ادریس انصاری۔ بجنوری

بے صبری سے انتظار

محترم ومکرم عالیجناب حضرت مولانا ہاشمی صاحب زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون آنکہ الحمد للہ بخیریت رہ کر آپ کی خیریت کا خواستگار ہوں دیگر آنکہ میرا مختصر تعارف یہ ہے کہ میں موضع پھلت ضلع مظفرنگر سے تعلق رکھتا ہوں لیکن عرصہ تیس سال سے اوکھلا دہلی میں مقیم ہوں۔ میرے والد مولانا راغب حسن مرحوم ومغفور بنگلور کرناٹک میں خطیب وامام رہے ہیں۔ وہ دیوبند سے ہی فارغ تھے۔ ۲۰۰۳ء سے میں ماہنامہ طلسماتی دنیا سے جڑا ہوا ہوں۔ اور بڑے ذوق وشوق سے اس کا مطالعہ کرتا ہوں۔ از شروع تا جون ۲۰۱۹ء تک کی سب کاپیاں موجود ومحفوظ ہیں۔ ایک کاپی پڑھنے کے بعد پچیس دن بڑی بے صبری سے انتظار کرتا ہوں کاش طلسماتی دنیا کا یہ بیش قیمتی ذخیرہ جو ایک رسالہ کی شکل میں ہمیں دستیاب ہوتا ہے وہ پندرہ روزہ ہو جائے تو کتنا اچھا ہو۔ یہ ایک میں ہی نہیں ہزاروں لاکھوں قارئین کے بھی یہی جذبات واحساسات ہوں گے اللہ کرے یہ اور ترقی کی منزلوں کو چھوئے۔ آمین ثم آمین۔

فقط والسلام

محمود حسن صدیقی

جامعہ نگر اوکھلا نئی دہلی

چین نہیں ملتا

محترم ومکرم حضرت مولانا ہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدمت خلق کا آپ نے جو بیڑا اٹھایا ہے اللہ رب العزت نے اس راہ خدمت میں آپ کو بھرپور کامیابی بھی عطا کی ہے۔ کئی ضرورت مند احباب اس سے استفادہ اٹھا رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کی قدر روائی وخوف ان کی زندگیوں میں آ گیا ہے۔ کئی بار میری نظر میں آپ کی شائع شدہ طلسماتی دنیا پر پڑی اور میں سرسری طور پر دور ہی سے دیکھتا اور نظر انداز کر دیتا شاید یہ ان لوگوں کی ضرورت ہوگی جو عملیات کے پیشہ ور لوگ ہیں جب اس کا ایک شمارہ خریدا تو پڑھ کر کافی پچھتاوا ہوا۔ کاش میں اس رسالے کو شروع سے پڑھتا تو یہ میرے حق میں بہتر تھا۔ میرے کئی ایک مسائل کا حل تو ملتا خیر خدا کی مہربانی تھی دیر ہی سہی اب یہ رسالہ میرا ساتھی اور ہمسفر بن چکا ہے بے صبری اور بے چینی سے اگلے شمارے کا انتظار کرتا رہتا ہوں اور جب تک پڑھ نہیں لیتا چین نہیں ملتا۔

فقط والسلام

شبیر احمد۔ کشمیر

سمندر کوزے میں

محترم المقام حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ محمد اسلم آپ کا پرانا نیاز مند وخیر خواہ ہے۔ میری نظروں میں ماہنامہ طلسماتی دنیا ایک منفرد پرچہ ہی نہیں بلکہ ایک خاموش تحریک ہے اور اس تحریک میں اشاعت اسلام پوشیدہ ہے۔ شدید جذباتی انتظار کے بعد ماہنامہ طلسماتی دنیا کا علم جفر نمبر ملا۔ پراسرار عاملین کی بیاضوں میں قید علم جفر جیسے ادق علم کے اسرار ورموز کو علم جفر نمبر میں جس قدر آسان وسہل انداز میں پیش کیا گیا ہے اس کے لئے استاذ محترم مولانا حسن الہاشمی نہایت ہی تعریف وتوصیف کے مستحق ہیں۔

اس علم جفر کے دو مضمون ہی علم جفر کا نچوڑ ہیں۔ مولانا حسن الہاشمی نے اپنے علمی کمال سے ایک سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ فقط والسلام

محمد اسلم۔ جمشید پور

نایاب ہیرا

میرے پیارے استاد محترم جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ خط بڑی خوشی سے دل کی گہرائی سے لکھ رہا ہوں۔ اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس گئے گزرے دور میں جب کہ لوگوں کو سلام کرنے اور اس کا جواب دینے کی بھی لوگوں کو فرصت نہیں اگر جواب دیدے تو وہ بھی ہلکی رہی اور سرہلا کر آپ کو اللہ پاک نے چنا ہے کہ اس امت کے درد وغیرہ کو سنتے ہیں اور ایک ایک لفظ کا تسلی بخش جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں دے کر امت کے ایمان اور یقین کو بڑھاتے رہیں اور امت کی دینی رہبری کرتے رہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم لوگوں کو ایک نایاب ہیرا مل گیا ہے۔ اللہ آپ کی عمر میں برکت دے ڈھیر ساری خوشیوں اور تندرستی کے ساتھ تاکہ صدیوں اس امت کی خدمت کرتے رہیں اور رہبری کرتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

فقط والسلام

نام مخفی، غازی آباد

روح کو قرار ملتا ہے

عزت مآب محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدمت اقدس میں عرض ہے کہ میں ۱۹۹۸ء سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اس رسالے میں روح کو لبھانے والی ایک انوکھی کشش ہے۔ پورے مہینے اس رسالے کا انتظار رہتا ہے اور جیسے ہی رسالہ ہاتھ میں آتا ہے فوراً ہی میں اس کی ورق گردانی شروع کر دیتا ہوں۔ اس رسالے کا ہر مضمون دلچسپ اور معلوماتی ہوتا ہے۔ ہر مضمون کو پڑھ کر دل کو سکون اور روح کو قرار ملتا ہے۔

سب سے پہلے میں مختلف پھولوں کی خوشبو کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اس مضمون کا ایک ایک لفظ روح میں پیوست ہو جاتا ہے۔ نازیہ مریم کی علمی تلاش قابل تعریف ہے وہ ایک خوبصورت گلدستہ کی طرح اس مضمون کو مرتب کر کے پیش کرتی ہیں اور گلدستے کی خوشبوؤں سے پورے مہینے ہمارا پورا گھر اور ہمارے دل ودماغ مہکتے رہتے ہیں۔ میری بیوی نسیم آرا بھی اس مضمون کو بہت دلچسپی کے ساتھ پڑھتی ہے، اس کے بعد میں روحانی ڈاک کا مطالعہ کرتا ہوں واللہ آپ کے سمجھانے کا انداز کس قدر دل کو لبھانے والا ہوتا ہے ایک ایک بات دل میں اتر جاتی ہے۔ ہر شخص روحانی ڈاک کے ہر سوال کو اپنا سوال سمجھ کر پڑھتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ہاشمی صاحب اسی سے مخاطب ہیں۔ خشک سے خشک سوال کا جواب آپ اتنا تر دیتے ہیں کہ پڑھنے والا آپ کی توضیحات اور آپ کی دی ہوئی مثالوں میں کھو جاتا ہے۔ اللہ کی قسم ایسا لگتا ہے کہ جیسے آپ ہماری مادری زبان میں گفتگو کر رہے ہوں۔ میرے کئی دوست بھی روحانی ڈاک کے عاشق ہیں۔ میرے ایک دوست سرفراز خاں کا کہنا ہے کہ مولانا حسن الہاشمی امام العلم ہیں۔ یہ دنیائے تحریر کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ روحانی ڈاک کے بعد میں اذان بت کدہ پڑھتا ہوں۔ ابوالخیال فرضی صاحب کا یہ مضمون بھی رسالے کی جان ہے۔ ایک ایک حرف طنز میں ڈوبا ہوا ہے۔ لیکن ایک ایک لفظ سینے کو چھلنی کرتا ہوا دل میں اتر جانے والا ہے۔ کتنے لوگوں کی حقیقت اس میں کس طرح کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔ اس مضمون کو پڑھ کر خدا ہی جانے منافقین کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں محسوس ہوتا ہے کہ میرے ظاہر و باطن کے درمیان جو فاصلہ تھا وہ فاصلہ ابھی ختم تو نہیں ہوا مگر اذان بت کدہ پڑھ کر کم ضرور ہو گیا ہے۔ ہم سب لوگ ایک جھوٹی زندگی جی رہے ہیں، کتنے ہی لوگ ہم میں سے کتنے اپنی اوقات کو چھپانے کے لئے صبح سے شام تک جھوٹ بولتے ہیں۔ ابوالخیال فرضی ایسے لوگوں کی قلعی خوب کھولتے ہیں اور ان کی ایکسرے رپورٹ بالکل صحیح ہوتی ہے۔

قبلہ ہاشمی صاحب ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کا سایہ دیر تک قائم رکھے۔ طلسماتی دنیا دن دونی رات چوگنی ترقی کرے اور آپ کے روشن کردہ اس چراغ کی روشنی سارے عالم میں سورج کی کرنوں کی طرح پھیل جائے۔ اللہ گواہ ہے جب سے ہم لوگ طلسماتی دنیا پڑھ رہے ہیں ہماری معلومات میں تو اضافہ ہو ہی رہا ہے لیکن ہماری اصلاح بھی ہو رہی ہے۔ نماز کی پابندی بھی ہو رہی ہے اور دوسری چیزوں کا اہتمام بھی ہو رہا ہے۔

فقط والسلام ——— یوسف وارثی، اورنگ آباد

ماہنامہ طلسماتی دنیا

گھر گھر پہنچا کر روحانی تحریک کو فروغ دیں۔ اور اس خاموش دین کی تبلیغ میں مددگار بن کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ادارہ)

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

۱۰ اپریل ۲۰۱۰ء آل انڈیا تعلیمی فاؤنڈیشن کے صدر و ممبر پارلیمنٹ مولانا اسرار الحق قاسمی نے تبلیغی جماعت کے افراد کے ساتھ ٹرین میں کی جانے والی بدسلوکی کو شرپسندوں کی انتہائی مذموم حرکت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یکے بعد دیگرے تبلیغی جماعت کے افراد پر ٹرینوں میں جس طرح ملک بھر میں خاص طور پر اترپردیش میں حملے کئے جا رہے ہیں ان پر ہم سخت برہمی کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ فرقہ پرست عناصر کا یہ رویہ ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے تبلیغی جماعت کے دعوتی و اصلاحی مشن کو انسانیت کے حق میں مفید بتاتے ہوئے کہا کہ اس جماعت سے وابستہ افراد مثبت انداز میں دعوت دین کے فریضہ کی انجام دہی کے ساتھ ملک بھر میں امن و انسانیت کو فروغ دے رہے ہیں۔ تبلیغی جماعت کی کوششوں سے متاثر ہو کر جن لوگوں نے برائیوں اور غلط راستوں کو چھوڑا ہے ان کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ مثبت فکر رکھنے والی اصلاحی و معاشرتی سطح پر کام کرنے والی اس جماعت سے وابستہ افراد پر حملے کرنا یا ان کے ساتھ بدتمیزی کرنا فرقہ پرستی اور انسانیت و ملک دشمنی کا کھلا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اور اس کے ہمنوا فرقہ پرست گروہ نے جس طرح مسلم دشمنی اور فرقہ پرستی کے فروغ کو اپنا مشن بنایا ہوا ہے اس سے متاثر ہو کر ہی دہلی میں اس کی جانب سے منعقد کی جانے والی ریلی میں شرکت کے لئے آنے والے بھاجپائی کارکنان نے تبلیغی جماعت کے ۱۱ افراد کو ٹرین میں سفر نہیں کرنے دیا اور نہ صرف ان کے خلاف نعرہ بازی کی بلکہ انہیں ٹرین سے پھینک دینے کی دھمکی بھی دی۔

ملی فاؤنڈیشن کے صدر نے ریاستی سرکار اور انتظامیہ کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا کہ اس معاملہ میں ریاستی سرکار مسلسل غفلت برت رہی ہے جس کے باعث شرپسندوں کے حوصلے بڑھتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اترپردیش میں تبلیغی جماعت کے لوگوں اور ٹوپی و داڑھی والوں پر اس طرح حملے آئے دن ہو رہے ہیں مگر چوں کہ سرکاری کی جانب سے شرپسندوں کو کھلی چھوٹ حاصل ہے اس لئے فرقہ پرست گروپوں کو غنڈی کارروائیاں انجام دینے اور مخصوص فرقہ کے لوگوں کو نشانہ بنانے پر مبنی مذموم حرکتیں بڑھتی جا رہی ہیں، جس سے ملک کے امن و امان اور گنگا جمنی تہذیب کو بھی شدید خطرہ لاحق ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ چند دن پہلے میرٹھ سے دیوبند آ رہی صوبہ مہاراشٹر کے کولہاپور کی جماعت پر کھتولی اور مظفرنگر کے درمیان فرقہ پرست عناصر نے حملہ کر دیا، جس میں جماعت کے کئی افراد زخمی ہو گئے۔ شرپسندوں نے انہیں بے عزت کرنے کے لئے گالی گلوج کی ٹوپیاں اتاریں اور داڑھیوں کی بے حرمتی کی اور کہا کہ تم طالبانی ہو، دہشت گردی پھیلانے کے لئے آئے ہو اور تمہارے سامان میں بم رکھے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ اس قدر جارحانہ سلوک پر کارروائی کرتے ہوئے سرکار کو چاہئے تو یہ تھا کہ وہ شرپسند عناصر کے خلاف ایسی سخت کارروائی کرتی کہ پھر کبھی انہیں ایسی جرأت کرنے کی ہمت نہ ہوتی لیکن ریاستی سرکار و انتظامیہ نے لاپرواہی کا ثبوت دیا۔ نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ اس طرح کا ایک اور واقعہ رونما ہو گیا اور اگر یہی صورت حال رہی تو اس طرح کے نہ جانے کتنے واقعات پیش آئیں گے اور ٹوپی، داڑھی والے مسلمانوں کا سفر کرنا دشوار ہو جائے گا۔ مولانا اسرار الحق قاسمی نے ریاستی سرکار سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ شرپسندوں کے خلاف کارروائی کرے اور انتظامیہ کو ہدایت جاری کرے کہ وہ ایسے مواقع پر اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں جانب داری سے کام نہ لے۔

آخری صفحہ

حیرت انگیز اور شرمناک بات ہے ۱۱؍۹ کے بعد امریکہ نے اسلامی دہشت گردی کا جو صور پھونکا ہے اس سے سب سے زیادہ مسلم حکمران اور مسلم علماء متاثر نظر آتے ہیں، ان ہی کی طرف سے سب سے زیادہ صفائی پیش کی جارہی ہے اور شرمندگی اور بزدلی کا اظہار کیا جارہا ہے، کسی حکومت میں امریکہ اور اسرائیل کی ریاستی دہشت گردی کے خلاف زبان کھولنے کی ہمت نہیں بلکہ ان ہی کی حمایت کی جارہی ہے۔ ایک طرف مسلم علماء، زعما، حکمرانوں اور دانشوروں کی بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد کی جارہی ہیں جن میں مسلمانوں کے اوپر ہونے والے مظالم اور ناانصافی کے خلاف کوئی ایجنڈا تو نہیں ہوتا، البتہ دہشت گردی یعنی مسلم دہشت گردی کا ایجنڈا سرفہرست ہوتا ہے، اس کی مذمت کی لمبی لمبی قراردادیں منظور کی جاتی ہیں، اس عمل کو جہاد اور اسلام کے خلاف قرار دیا جاتا ہے۔ دہشت گردی کیا ہے آج تک اس کی تعریف متعین نہیں کی جاسکی۔ ایسے حالات میں جب دہشت گردی کا دائرہ بہت وسیع ہوچکا ہے اس کے مرتکب یہودی، عیسائی، ہندو سب ہورہے ہیں، صرف مسلمانوں کو مسلمانوں کے ذریعہ اس کٹہرے میں لاکھڑا کرنا ناانصافی اور ظلم ہے۔

جو دانشور یہ سمجھتے ہیں کہ ”آج اسلام کے خلاف دنیا میں کہیں بھی صلیبی جنگ جس میں کوئی مہم نہیں چلائی جارہی ہے۔ سارے سماجی اور تہذیبی دھارے ایک دوسرے کی انفرادیت کا احترام کرتے ہوئے بہہ رہے ہیں“ افسوس کہ وہ حالات سے بالکل بے خبر اور اندھیری دنیا میں رہتے ہیں۔ کیا ان کو نہیں معلوم کہ بش نے افغانستان پر وحشیانہ حملہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ صلیبی جنگ ہے؟ اور امریکہ تب سے آج تک جو کچھ مسلم ممالک کے ساتھ کررہا ہے وہ صلیبی جنگ نہیں تو کیا ہے؟ کیوں وہ مسلم ممالک کو برداشت نہیں کرپارہا ہے اور اپنے اتحادیوں کے ساتھ ان ملکوں کو تباہ و برباد کرکے اپنا تسلط قائم کرنا چاہتا ہے۔ منصوبہ بند طریقہ سے قرآن، اسلام، رسالت مآب ﷺ، صحابہؓ و صحابیاتؓ کے خلاف مہم کس لئے چلائی جارہی ہے؟ کیا ٹوپی، داڑھی، حجاب، برقعہ، مسجد کا مینارہ کے خلاف شرمناک مہم ”سماجی و تہذیبی“ دھارے کا احترام ہے؟ کیا اسی کو مذہبی رواداری کہتے ہیں؟ کیا مسلمانوں نے بھی عیسائیت اور عیسائی بزرگوں کی اہانت کی ہے؟ ان کی کتاب کو جلایا ہے، ان کی عبادت گاہوں کے برجوں کو ردعمل کے طور پر توڑا ہے؟ کہا جارہا ہے کہ اسامہ بن لادن اور القاعدہ کی پرورش و پرداخت اور سرپرستی امریکہ نے کی ہے، پتہ نہیں ان دانشوروں کو یہ بھی معلوم ہے کہ نہیں؟ تشدد اور قتال و جدال کی بھیانک تصویر دیکھنی ہو تو وہ ذرا اپنے آرام دخول سے باہر نکل کر دیکھیں کہ افغانستان، عراق اور فلسطین میں کیا ہورہا ہے؟ نہتے بے قصور اور معصوم بچوں، عورتوں اور نڈھال لوگوں پر کس طرح مظالم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، کس طرح غزہ پٹی کے باشندوں کی ناکہ بندی کرکے ان پر فاسفورس بم برسائے جارہے ہیں، ان کو دنیا سے کاٹ کر بھوکا پیاسا مارا جارہا ہے۔ ان کا قصور یہی ہے کہ نا کہ وہ اپنا ملک چاہتے ہیں، جن کو ان کی سرزمین سے کھدیڑ دیا گیا ہے، وہ آزادی چاہتے ہیں، وہ اسرائیل کے سامنے جھکنا نہیں چاہتے ہیں کیا یہ جرم ہے؟ اسامہ بن لادن اور القاعدہ نے کس ملک پر قبضہ کیا، کس ملک کو تباہ و برباد کیا، کس کی سرزمین پر بمباری کی، کتنے لوگوں کی آزادی چھینی، کتنے لوگوں کو بنیادی حقوق سے محروم کیا، کتنے ملکوں کے خلاف پابندی عائد کی؟ نفرت کی آندھی امریکہ یا اسرائیل اور فسطائی قوتیں چلارہی ہیں، اسی نے مسلمانوں کا جینا حرام کردیا ہے، ان کے خلاف شکوک و شبہات پھیلائے جارہے ہیں، ان کے نوجوانوں کو پابند سلاسل کیا جارہا ہے اور یہ اس وقت سے ہورہا ہے جب اسامہ اور القاعدہ کا وجود بھی نہیں تھا۔ کیا مسلمانوں کی، ان کے عالموں کی، ان کے حکمرانوں کی، ان کے دانشوروں کی آنکھیں نہیں کھلیں گی؟ اب بھی ان کی سوچ کا دریچہ نہیں کھلے گا اور سب کچھ دیکھتے ہوئے وہ امریکہ کا راگ الاپتے رہیں گے؟ امریکہ کی ذہنی غلامی کرتے رہیں گے؟ آخر کب تک؟......؟؟؟ کیا مسلمان اور کیا ہمارے علماء اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی خاطر امریکہ کے اشاروں پر رقص کرنا بند نہیں کرسکتے؟

(بہ شکریہ حج میگزین)

TILISMATI DUNIYA
(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND-247554

ماہنامہ طلسماتی دنیا

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2009-11

Rs.100/=

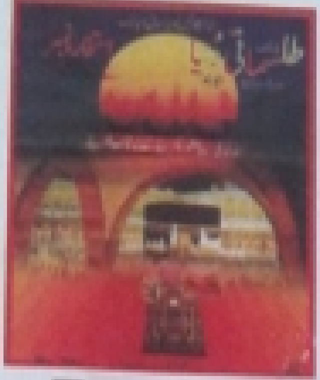

Rs.75/=

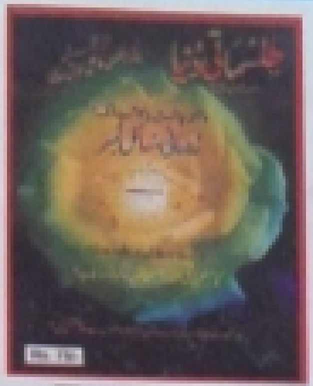

Rs.75/=

ماہنامہ طلسماتی دنیا
کے
خصوصی نمبرات

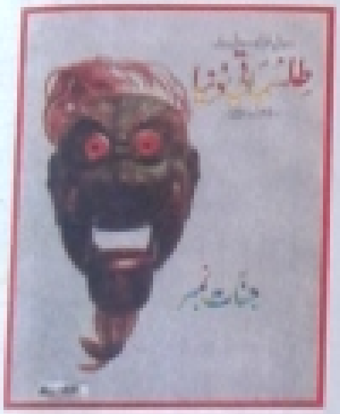
Rs.60/=

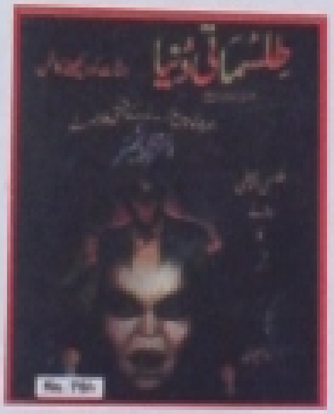

Rs.75/=

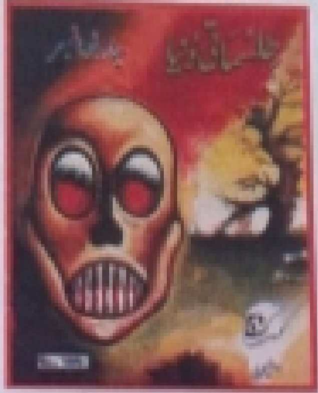

Rs.100/=

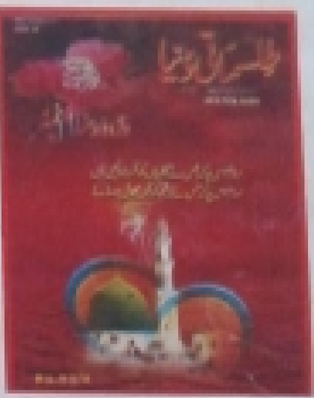
Rs.50/=

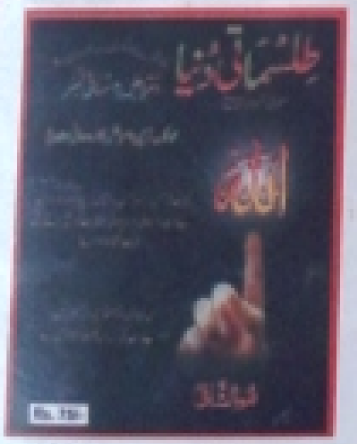

Rs.75/=

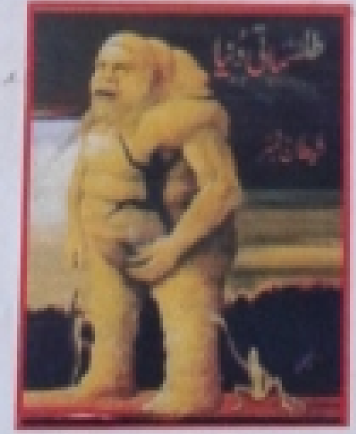
Rs.60/=

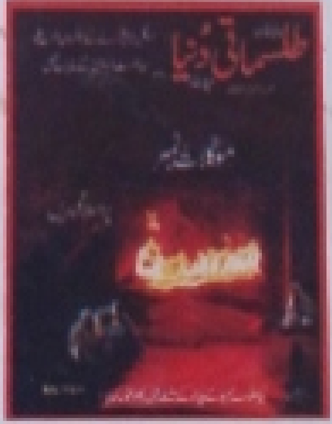

Rs.75/=

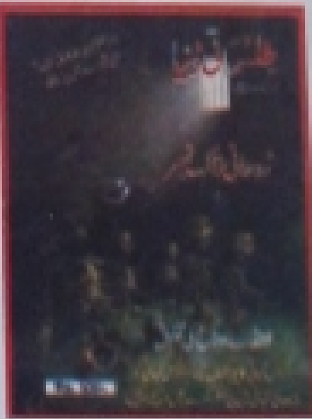
Rs.60/=

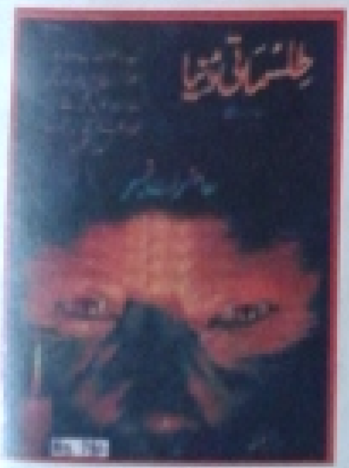

Rs.75/=

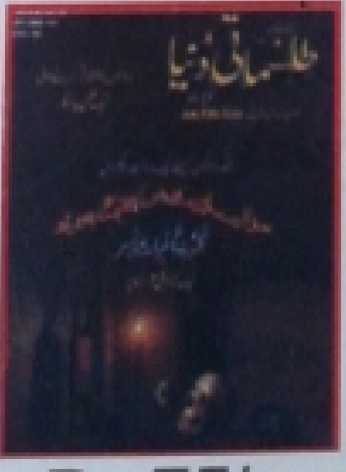

Rs.75/=

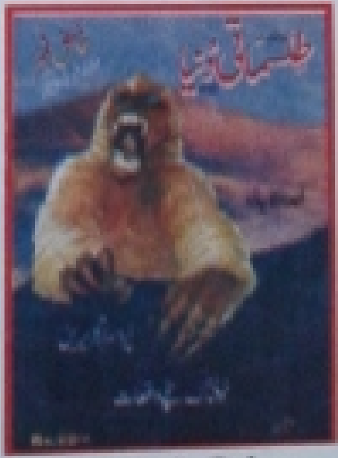

Rs.60/=

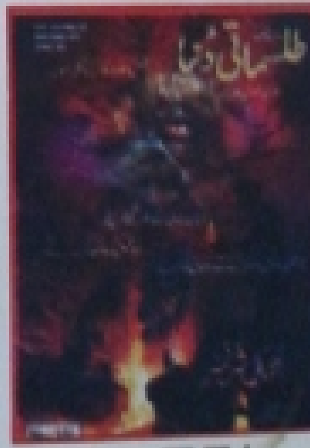

Rs.75/=

DANISH AAMRI 09997247030